وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان
اور "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام سے منظور شدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ چہارم

نام ____________________

ولدیت / سرپرست ____________________

کلاس __________ سیکشن __________

اسکول ____________________

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات“ کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل .... طبع اوّل تا دہم– ۲۰۱۰ء تا ۲۰۱۷ء–کل تعداد: ۱۱۵۱۷۵۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۸ء–تعداد: ۵۰۰۰۰
- حصّہ دوم .... طبع اوّل تا نہم– ۲۰۱۱ء تا ۲۰۱۸ء–کل تعداد: ۵۰۲۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء–تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ سوم .... طبع اوّل تا ہشتم– ۲۰۱۲ء تا ۲۰۱۸ء–کل تعداد: ۲۴۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء–تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ چہارم .... طبع اوّل تا ششم– ۲۰۱۳ء تا ۲۰۱۸ء–کل تعداد: ۱۵۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء–تعداد: ۱۰۰۰۰۰
- حصّہ پنجم .... طبع اوّل تا چہارم– ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۸ء–کل تعداد: ۱۲۴۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء– تعداد: ۸۰۰۰۰
- حصّہ ششم .... طبع اوّل ۲۰۱۸ء– کل تعداد: ۳۵۰۰۰
- طبع جدید .... جولائی ۲۰۱۹ء– تعداد: ۷۰۰۰۰
- حصّہ ہفتم .... طبع اوّل جولائی ۲۰۱۹ء– تعداد: ۷۰۰۰۰

زیرِ اہتمام .... شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

پتہ .... ۶۳/۳، بلاک نمبر ۳، دہلی مرکنٹائل کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی،
پوسٹ کوڈ ۷۴۸۰۰، کراچی، پاکستان

فون نمبر .... (+92-21) ۳۴۳۰۴۴۵۰، ۳۴۳۰۴۴۵۱

موبائل نمبر ۰۳۳۵-۳۳۹۹۹۲۹

ای میل .... tif1430@gmail.com /info@tif.edu.pk

ویب سائٹ .... www.tif.edu.pk

عرضِ ناشر

اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہو گئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ یہ الہامی کتاب ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے"۔ (سورۃ الطارق ۸۶، آیت:۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رُسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے گمراہ کردے گا، یہ قرآن حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔" (جامع ترمذی، بحار الانوار)

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہوگا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھادی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمدللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تواُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات و احکامات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء وطالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاءاللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء وطالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء وطالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کی خصوصیات

۱- ”مکمل قرآنِ حکیم“ کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کر کے ”عام فہم اور آسان ترجمہ“ مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ”دو رنگوں کے استعمال“ سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے ”اہم نکات“ لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے ”سادہ صفحات“ بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان ”مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب“ کیا گیا ہے۔

۵- ”بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی“ کو مدّ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ کے حصّہ اوّل میں قرآن اور صاحبِ قرآن کے عنوان سے حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل وکمالات کے حوالہ سے چند بنیادی باتیں، سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰٓفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصّے، حصّہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَةُ النَّبَا سے سُوْرَةُ الْهُمَزَة) کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل ومکارم اور معجزات کے حوالہ سے چند آیات مبارکہ اور احادیث، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّے، حصّہ سوم میں شمائل النبی ﷺ سے متعلق ایک تفصیلی مضمون اور حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ اور حصّہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصّوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصّہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصّے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصّہ ششم اور حصّہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی ﷺ، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا ”شانِ نزول اور تعارف“ بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے ”آسان اور دلچسپ انداز“ میں ”معتبر مواد“ کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصّے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے ”نقشوں کا استعمال“ بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل ومقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں ”فرمانِ نبوی ﷺ“، ”عملی بات“، ”کیا آپ جانتے ہیں؟“، ”معلوم کیجیے“ اور ”سوچیے“ کے عنوانات کے ذریعے اہم معلومات اور عملی کام بھی دیئے گئے ہیں۔

۱۰- ہر سورت اور قصّہ کے آخر میں سبق آموز نکات ”علم وعمل کی باتیں“ کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۱- ہر سورت اور قصّہ سے متعلق ”سمجھیں اور حل کریں“ کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جا سکے۔

۱۲ طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے ”گھریلو سرگرمی“ کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے ”مشکل الفاظ کے معنی“ کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصّہ کے ساتھ ایک جامع ”رہنمائے اساتذہ“ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں ”تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرانی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ“ الحمد للہ ۷۰ سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ”طریقہ تدریس“، ”مقاصدِ مطالعہ“ اور ”ربطِ سورت“ کے ساتھ ساتھ ”مشقوں کے جوابات“، ”اسباق کی منصوبہ بندی“ اور مزید ”عملی سرگرمیاں“ بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے ”عمومی تدریسی ہدایات“ بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ”Demo Class“ بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ”ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)“ بھی ”رہنمائے اساتذہ“ میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- ”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات“ مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ ”مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز“ کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر اکثر وبیشتر تمام مکاتبِ فکر کے علماء کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی ”مشاورت اور نظرِ ثانی“ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

No.F.1-1/2017-(NCC)

Academy of Educational Planning and Management (AEPAM)
Ministry of Federal Education & Professional Training
Taleemi Chowk, (Sarya Chowk), G-8/1, Islamabad
Ph: (051) 9260674, Fax: (051) 9261359

Dr. Dawood Shah
Director General, AEPAM/
Convener of the Committee

19th February 2019.

Subject: COMPULSORY TEACHING OF THE HOLY QURAN

The compulsory teaching of the Holy Quran Act, 2017 was passed by the Parliament. The Act ensures compulsory teaching of the Holy Quran to Muslim students in all educational institutions in Islamabad Capital Territory and also in all the public sector educational institutions owned and controlled by Federal Government.

2. In pursuance of the recommendations made by Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan (ITMP), the Ministry of Federal Education and Professional Training constituted a committee comprising the representatives from all Masalik. The main purpose of the committee is to reach consensus on the translation of the Holy Quran and Teachers Guide developed by ILM Foundation, Karachi. The translation of the Holy Quran and Teacher Guide consists of seven parts.

3. Uptil now 12 meetings of the committee have been held. Consensus has reached on about 70% on the Translation of the Holy Quran and Teachers Guide. There is complete consensus by all the Masalik on first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide and each of the Masalik has given written statement of no objection (copy enclosed). After incorporating views/ comments, given by the committee members representing each Maslik, the ILM Foundation has finalized first three parts of the translation of the Holy Quran and Teachers Guide, and ready for printing.

4. The Ministry of Federal Education and Professional Training grants permission to the ILM Foundation, Karachi for printing and publishing of first three parts of the Holy Quran and Teachers Guide to be taught to all Muslim students in all public educational institutions. Moreover, the ILM Foundation cannot make any changes and amendments in the translation of the Holy Quran and Teacher Guide of first three parts without the prior approval of the committee.

Best regards,

Yours sincerely,

(Dr. Dawood Shah)

Program Director
The ILM Foundation
63/3 Block-3, DMCH Society, Karachi.

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تاریخ: اکتوبر ۲۰۱۸ء

وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

الحمدللہ ہم نے دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کے اصلاح شدہ حصہ چہارم اور پنجم کا بڑی گہرائی، انہماک اور تفصیل کے ساتھ مطالعہ کیا ہے۔ ان اصلاح شدہ حصوں میں ہمارے تمام اصلاح طلب نکات کی درستگی کردی گئی ہے اور ہماری آراء وتجاویز کو باہمی افہام وتفہیم کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ جو گزشتہ کئی اجلاس میں زیر بحث آتی رہیں۔ اس کام کو بطریق احسن سرانجام دینے پر ہم وزارت تعلیم کے جملہ منتظمین اور علم فاؤنڈیشن کے تمام صاحبان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور ان کے لئے دعاگو ہیں جنھوں نے انتہائی احتیاط اور محنت کے ساتھ تمام اصلاح طلب نکات کو تصحیح کے بعد مطالعہ قرآن کے نصاب میں شامل کیا۔

اتحاد تنظیمات مدارس کی کمیٹی کے ذمہ دار رکن ہونے کی حیثیت سے اور اپنے مکتبہ فکر کی ترجمانی ونمائندگی کرتے ہوئے پوری دیانتداری اور ذمہ داری سے اس بات کی تائید وتوثیق کرتے ہیں کہ ان حصوں کی احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ طباعت کا آغاز کر دیا جائے۔ مطالعہ قرآن حکیم کے حصہ چہارم اور پنجم کے ترجمہ، تشریح اور دیگر متعلقہ مواد میں مزید کوئی اصلاح طلب نکتہ موجود نہیں ہے۔ یہ نصاب اتحاد بین المسلمین میں بہت مدد ومعاون ثابت ہوگا۔ ان شاءاللہ ہماری طرف سے آئندہ بھی اس کار خیر میں بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔

ہم اس بات کی بھی تائید کرتے ہیں کہ ان کتب کی اشاعت کے بعد انہیں ہائر سیکنڈری تک بچوں کے تعلیمی نصاب میں باقاعدہ لازمی مضمون کی حیثیت سے شامل کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس مخلصانہ کاوش کو قبول فرمائے اور اسے نافع خلائق بنائے۔ اس عظیم کام میں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو آمین۔ جزاکم اللہ خیرا

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ ارشد سعید کاظمی (چیئرمین نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان) دستخط ....

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل (نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی) دستخط ....

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق (نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد) دستخط ....

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی (نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد) دستخط ....

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان (ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان) دستخط ....

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی (چیئرمین قرآن بورڈ، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت سٹڈیز لاہور) دستخط ....

نمائندہ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان:

ڈاکٹر مرزا حبیب شاہد (ڈائریکٹر جنرل اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ، وفاقی وزارت تعلیم اسلام آباد) دستخط ....

نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم" کے بارے میں چند معروف علماء کرام اور ماہرین تعلیم کے تاثرات سے اقتباسات

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (نائب صدر جامعہ دارالعلوم کراچی، چیئرمین شریعہ کونسل بحرین)

اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیمات اور واقعات آسان زبان اور اسلوب میں پیش کرنا ہے، کتاب کی ورق گردانی سے اندازہ ہوا کہ بحیثیتِ مجموعی یہ کتاب اس مقصد میں کامیاب ہے، اور بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں مفید معلومات آسانی کے ساتھ فراہم کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بچوں کیلئے نافع بنائے۔

مفتی منیب الرحمٰن صاحب (صدر تنظیم المدارس، مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

ان کتابوں میں منتخب انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سوانح کو دل نشین اور سہل انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔ طلبہ میں اصلاحِ نفس (Self-Reform) اور احتسابِ ذات (Self-Accountability) کا شعور پیدا کرنے کے لئے "ہم نے کیا سمجھا؟" کے عنوان سے خود اپنا جائزہ لینے کے لئے تربیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بحیثیتِ مجموعی یہ ایک قابلِ قدر اور قابلِ تحسین کاوش ہے۔ یہ سارا سلسلہ ادارے کے مؤسسین کے اخلاص اور دینی جذبے کا مظہر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو ماجور فرمائے، اِس کے فیض کو دوام اور قبولِ عام نصیب فرمائے۔

مولانا محمد اسماعیل صاحب (چیئرمین متحدہ علماء بورڈ، چیف خطیب خیبر پختونخوا)

عموماً قرآن کا ترجمہ، تفسیر لکھنا یا بیان کرنا اپنی حساسیت (Sensitivity) کے باوجود نسبتاً آسان کام ہے، لیکن اس سے کورس کی کتاب بنانا اور ٹیکسٹ بک کی شکل دینا بڑا دل گردے کا اور کٹھن کام ہے اور یہی مشکل کام دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے انجام دیا ہے کہ پورے قرآن کو مختلف سیریز میں تقسیم کر کے طلبہ کی صلاحیتوں کے مطابق اسے مرتب کیا ہے اور پھر اسے نصاب کی کتاب بنا کر اسکولوں کے طلبہ کے لئے انتہائی آسان کر دیا گیا ہے۔

اس لئے بجاطور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ نصاب اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات انتہائی اطمینان کا باعث ہے کہ اس کے تیار کرنے میں تمام مکاتبِ فکر کے جیّد علماء اور مفسرین کرام کی کاوشوں سے بھرپور مدد لی گئی ہے اور یوں اسے تمام مکاتبِ فکر کے لئے قابل قبول بنادیا گیا ہے۔ اس نصاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کہیں بھی فرقہ واریت یا کسی قسم کی عصبیت کی بُو تک نہیں پائی جاتی بلکہ قرآن کی آفاقی دعوت کو محور بنایا گیا ہے۔ اس سے یہ اُمید پیدا ہوگئی ہے کہ ہمارے بچے اور بچیاں اس نصاب کو پڑھ کر ہر قسم کے لسانی، گروہی، نسلی، قومی، علاقائی اور مذہبی فرقہ بندیوں سے آزاد ہو کر خالص قرآن و سنت کے ذریعے اپنے آفاقی دین "اسلام" کا فہم حاصل کر سکیں گے۔ گویا یہ نصاب فرقوں اور گروہوں میں تقسیم اس اُمت کو ایک بار پھر واحد بنانے کے لئے واحد اُمید کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا محمد مظفر شیرازی صاحب (فاضل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ، وائس چانسلر جامعہ عمر بن عبدالعزیز الاسلامیہ سیالکوٹ)

یہ نصاب سلیس اور سہل ہے۔ چھوٹی عمر کے طلبہ کے لئے نہایت مفید اور آسان ہے۔ بعض آیات کے ساتھ دیئے ہوئے نقشہ جات کی وجہ سے طلبہ کے لئے انتہائی دلچسپ ہے۔ طلبہ کی ذہنی استعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہستی پاک قرآنِ کریم کے لئے آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کی اس عمدہ کاوش کو دنیا میں باعث برکت اور آخرت میں باعث نجات بنائے۔ آمین

ڈاکٹر محمد محسن نقوی صاحب (ماہر تعلیم)

الحمد للہ! زیر نظر سلسلۂ کتب ہمارے برادرانِ دینی علماء و فضلاء نے ترتیب دیا ہے۔ جدید اسلوب کے ذریعہ قرآنِ مجید کے مختلف مقامات کا مطالعہ، اس کی زبان و بیان کی تشریح، حلّ مطالب، تمرینات، شگفتہ بیانی نیز تعقید سے پاک اسلوب اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس سلسلۂ کتب کے مصنفین، مرتبین، حسن افزائی کے ذمہ دار حضرات اور ناشرین کی مساعیِ جمیلہ کو قبول فرمائے اور طالبانِ قرآن کو اس سلسلۂ کتب سے بھرپور استفادے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا محمد سیف البر سکر گاہی صاحب (فاضل وفاق المدارس العربیہ، مرکزی ناظم اعلیٰ ٹرسٹ جمیعت تعلیم القرآن)

دی علم فاؤنڈیشن نے اکابرین کی تفاسیر وتراجم کو سامنے رکھتے ہوئے خاص طور پر اسکولز کے طلبہ کیلئے جو نصاب ترتیب دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اسباق کا حاصل، تمارین اور گھریلو سرگرمیاں وغیرہ متعلمین ومتعلمات کیلئے انتہائی مفید ثابت ہونگی ان شاء اللہ۔ امید واثق ہے کہ یہ نصاب فہمِ قرآن حکیم کیلئے انتہائی موئثر کردار ادا کریگا۔ اس میں سب سے زیادہ خاص بات یہ ہے کہ جملہ نصاب میں ان اُمور اور تشریحات کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے جن میں عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔ جس سے بچوں کا یہ ذہن بنے گا کہ ہمارا دین اختلافات کا مجموعہ نہیں ہے اس طرح قربتوں کو فروغ ملے گا اور جو فاصلے بلکہ خلیجیں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوگئی ہیں وہ رفتہ رفتہ کم ہو جائیں گی (ان شاء اللہ تعالیٰ) دل وجان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ ذمہ داران کی خدمات اور کاوشوں کو قبول فرمائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے اور ادارے کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

مولانا حکیم محمد مظہر صاحب (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی)

اس کتاب میں بچوں کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے، مجموعی لحاظ سے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس کتاب کا مقصد اسکول کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سے مناسبت پیدا کرنا اور اس کی بنیادی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوگی ان شاء اللہ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمن صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ بہاولپور)

قرآنِ کریم ہی مسلمانوں کی دنیاوی اور اخروی فلاح وبہبود کا واحد ضامن ہے۔ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ جس قوم کو یہ کتاب عطا کی گئی وہی آج اس کتاب سے بیگانہ اور انجان نظر آتی ہے۔ دین بیزاری اور مغربیت کی چکا چوند کے اس دور میں بعض اہلِ دل ایسے بھی ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سہل سے سہل انداز میں ڈھال کر گھر گھر پہنچانے کی سعی کر رہے ہیں۔ انہی باہمت لوگوں میں دی علم فاؤنڈیشن کے اصحاب بھی ہیں۔ جنہوں نے ماشاء اللہ علماء کرام کی زیر نگرانی سکول اور کالج کی درس گاہوں کے لئے انتہائی آسان اور جدید طرزِ تدریس سے ہم آہنگ مطالعہ ٔ قرآنِ حکیم کا نصاب تشکیل دیا ہے۔ مجموعی طور پر نصاب اپنی ترتیب اور انتخابِ مضامین کے لحاظ سے بہترین ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کے تمام رفقاء کار اس خدمت کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ ﷻ ان حضرات کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور امت کو تادیر ان سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جسٹس دوست محمد خان صاحب (جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان)

"مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا نصاب اسلامی اقدار کی نشو نما میں گراں قدر خدمت ہے جو قابل ستائش ہے کیونکہ قرآنی علوم اوج ثریا اور دل بینا عطا کرتے ہیں۔ دی علم فاونڈیشن کی طرف سے یہ کوشش دوسرے تدریسی اداروں کو بھی رہنمائی مہیا کرے گی۔ اس کا مطالعہ جاں گداز ہے۔ بصارت کے ساتھ بصیرت کو اجاگر کرنے والا ہے تاکہ قوم کے معماروں کا مستقبل تاریکی سے پرے رہے۔ اللہ آپ کو سلامت اور خوش رکھے۔

مولانا ڈاکٹر قاری محمد ضیاء الرحمٰن صاحب (چیئرمین القرآن ایجوکیشن ٹرسٹ، انچارج فیصل مسجد اسلام آباد)

دی علم فاؤنڈیشن کا مرتب کردہ نصاب مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات پاکستان کے لاکھوں عصری و دینی تعلیمی اداروں کے طلبہ کے علم و عمل، کردار واخلاق اور فکری نشوونما کے لئے سنگ میل کا کام دے گا۔ جس کے ذریعہ ہم نہ صرف اپنی کھوئی ہوئی اخلاق قدروں اور گم کردہ قائدانہ مقام سے آشنا ہوں گے بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مؤثر اور مفید ثابت ہونگے، مطالعۂ قرآن حکیم کورس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر طرح کی فرقہ ورانہ سوچ سے بلند تر اور اتحادِ امت کا ترجمان ہے۔

ونگ کمانڈر ڈاکٹر مولانا ضمیر اختر خان صاحب (ڈائریکٹر شعبہ امورِ دینیہ۔ پاکستان فضائیہ، فاضل علوم اسلامیہ)

دی علم فاؤنڈیشن نے عصری تعلیمی اداروں کے لئے مطالعۂ قرآن حکیم کا نصاب ترتیب دے کر ملت اسلامیہ پاکستان کی خاص طور پر اور امت مسلمہ کی عام طور پر خدمت کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ دی علم فاؤنڈیشن کا بڑا کارنامہ (Herculean Task) پورے قرآن مجید فرقان حمید پر محیط ان کتب کی ترتیب و تدوین ہے۔

Prof. Dr. Masoom Yasinzai (Rector International Islamic University-Islamabad)

Its very impressive work on Quranic teachings 'Mutalae Quran-e- Hakeem'.I am greatly impressed by the ILM Foundation approach for introducing Quranic teaching with the help of stories of prophets and from the grass root level. Surely, ILM Foundation work will make a sustainable impact on the lives of future generations in their personal lives as practicing Muslims and in the society at large.

دی سیٹیزن فاؤنڈیشن (شعبۂ نصاب)

مختلف رنگوں کا استعمال بچوں کے لئے بہت interactive ہے اور قرآن فہمی میں معاون ہے۔ اس کتاب کی مشقیں بہت اچھی ہیں۔ اس نصاب میں کوئی ایسا مواد نہیں جس سے طلباء وطالبات میں انتہا پسندی پیدا ہو رہی ہو۔ نصابِ قرآن بچوں کی اخلاقی تربیت میں بھی بہت معاون ہے۔ بحیثیت مجموعی بہت اچھی کاوش ہے یقیناً اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔

مفتی محمد قمر الحسن صاحب (استاد الحدیث جامعہ حمادیہ، شرعیہ ایڈوائزر ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن، ایڈوکیٹ ہائی کورٹ)

طلباو طالبات میں اسلامی کردار و تشخص اور ایمانی جذبہ و قوت پیدا کرنے کے لئے اس میں جو محنت کی گئی ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے آفرین کے الفاظ نکل گئے۔ ہر سورت کے شروع میں اس کا مقصد اور جاندار خلاصہ کا پیش کرنا بڑا مفید ہے۔ "علم و عمل کی باتیں" کے عنوان قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایت سے آگاہی دلانے کا طریقہ بھی نہایت مؤثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو دین کی اشاعت اور جذبہ ایمانی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

قاری سید علی عابد نقوی صاحب (اعزازی مشیر اسلامی نظریاتی کونسل، منتظم اعلیٰ امامیہ دار التجوید، بین الاقوامی قصر قرآنِ پروجیکٹ اسلام آباد)

مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ ادارہ نے مسلکی اختلافات سے پرہیز کرتے ہوئے طلباء و طالبات میں حقیقی قرآنی روح سے آگاہ کرنے کا بہترین اہتمام کیا ہے۔ میں اس عمل کو قابل تحسین قرار دیتا ہوں۔ وزارتِ مذہبی امور سے چالیس سال سے مربوط ہوں۔ علم فاؤنڈیشن کے افراد ادارہ میں ملازمت نہیں بلکہ نظریاتی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ موجودہ پر اشوب دور میں علم فاؤنڈیشن کا قرآنی حوالے سے کام بہت بلند ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

مفتی محمد منظور علی خان قادری حنفی صاحب (فاضل علوم شرقیہ، خطیب اعلیٰ غوثیہ مسجد، گلشن حدید کراچی)

پانچویں کلاس سے دسویں کلاس کے بچوں کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کے قرآنی واقعات پر مشتمل جو نصاب پیش کیا گیا ہے یہ بچوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔ اس ترجمہ میں کسی مقام پر مجھے کوئی غلطی یا بے ادبی نظر نہیں آئی۔ یہ ترجمہ مسلک اہلسنت کے مطابق بالکل درست ہے۔ اس وقت اس کام کے لئے جو لوگ جانی اور مالی تعاون کر رہے ہیں وہ لائق تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

Muhammad Rafique Tahir (Joint Education Adviser, Ministry of Federal Education Govt of Pakistan)

The ILM Foundation has devised the Holy Quran Urdu translation books / course consists of seven parts. The Ministry of Federal Education & Professional Training has constituted a committee which consist of representatives of Ittehad Tanzeemat-ul-Madaris Pakistan to reach consensus regarding translation of the Holy Quran and Teachers Guide. The process of review is going on successfully. The council of Islamic Ideology has also highly appreciated this effort and suggested to form an Ulema Committee for providing guidelines. The Ministry of Federal Education and Professional Training too appreciate the efforts of The ILM Foundation and term it as an excellent support towards the implementation of Compulsory Teaching of the Holy Quran Act 2017.

نوٹ: الحمدللہ مذکورہ بالا علماء کرام اور معزز شخصیات کے علاوہ بھی دیگر تعلیمی اداروں کے سربراہان، علماء کرام اور ماہرین تعلیم نے اپنے قیمتی تاثرات سے نوازا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

نوٹ: تلاوتِ قرآن، فہم قرآن اور تجوید کی اہمیت مع قرآنِ حکیم کی بنیادی معلومات مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔
۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ) اور تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔
۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔
۴۔ تلاوت کرتے ہوئے ربّ العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔
۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔
۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا ضروری ہے۔
۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوتِ قرآن کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔
۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکامِ دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔
۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہارِ خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔
۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔
۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری امتِ مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء و طالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔
۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جد و جہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراجِ تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص اور رضائے الٰہی کی بنیاد پر یہ کام کیا۔
۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔
۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کرسکتے ہیں اور ہمیں اہلِ علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔
۵۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ ﷺ نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہلِ علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

سبق: ۱ قصّہ حضرت زکریا عَلَیہِ السَّلام

حضرت زکریا علیہ السلام کا تعارف

قرآنِ حکیم میں ۲۶ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور زمانے کی ترتیب کے اعتبار سے حضرت عزیر علیہ السلام کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نہایت عبادت گزار اور صبر کرنے والے تھے اور بیت المقدس کے ایک بڑے امام تھے۔

۱۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت

بیت المقدس کے امام حضرت عمران کی بیوی حضرت حَنہ نے منت مانگی کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں اولاد عطا فرمائے تو وہ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں حضرت مریم علیہا السلام جیسی عظیم بیٹی عطا فرمائی۔ حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت سے پہلے ہی ان کے والد حضرت عمران انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت حَنہ نے اپنی مَنت پوری کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرما دیا۔ بیت المقدس میں موجود علماء بنی اسرائیل میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اسے حاصل ہو۔ اس معاملے کو نمٹانے کے لئے یہ طے ہوا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہی حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کرے گا۔ یہ قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت حضرت زکریا علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے دل میں اولاد کی خواہش کا پیدا ہونا

حضرت زکریا علیہ السلام کی زیرِ سرپرستی بیت المقدس کے بہترین ماحول میں حضرت مریم علیہا السلام پرورش پانے لگیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام ان کی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال فرماتے اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام سے ملاقات کے لئے ان کے حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ تو اُن کے حجرہ میں اکثر بے موسم پھل رکھے ہوئے پاتے۔ ایک دن حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے پوچھا کہ اے مریم! یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس سے ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ چونکہ ابھی تک حضرت زکریا علیہ السلام کو اولاد کی نعمت میسر نہیں آئی تھی تو حضرت مریم علیہا السلام کا جواب سن کر آپ علیہ السلام بھی اس غیر عادی امور کی طلب کی طرف متوجہ ہوئے کہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا فرما سکتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے بھی بڑھاپے میں اولاد عطا فرما سکتا ہے۔

۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا

اسی وقت اور اسی جگہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو آہستہ آواز سے پکارا اور دعا مانگی کہ اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے نیک اولاد عطا فرما جو میری اور آلِ یعقوب (علیہ السلام) کی وارث بنے اور اُسے اپنا ایسا پسندیدہ بندہ بنا دے کہ وہ تجھے ہمیشہ خوب راضی رکھے۔

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کی قبولیت

ابھی حضرت زکریا علیہ السلام عبادت کے حجرے میں کھڑے ہو کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگ ہی رہے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کو ایک بیٹے یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت عطا فرماتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلمہ کی تصدیق کریں گے، سردار ہوں گے، اپنے نفس کی خوب حفاظت کرنے والے ہوں گے، نبی ہوں گے اور کامل نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

۵۔ بیٹے کی خوشخبری پر حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب

بیٹے کی خوشخبری پانے پر حضرت زکریا علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور ان کی بیوی بھی بوڑھی ہونے کے ساتھ بانجھ بھی ہیں۔ اس لئے ان کے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ اگرچہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت پر پورا یقین تھا لیکن اپنے دل کے اطمینان کے لئے انہوں نے سوال کیا کہ آخر اولاد کیسے ہوگی؟ جس کا جواب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ دیا کہ وہ ان کے لئے ان کی بیوی کو درست فرما دے گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا ہی ہوگا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے آپ علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب کہ آپ علیہ السلام کچھ بھی نہ تھے۔

۶۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے علامت کا مقرر کیا جانا

حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے علامت مقرر کرنے کی درخواست اس لئے کی کہ انہیں پتہ چل جائے کہ اب حمل قرار پا گیا ہے تاکہ وہ اُسی وقت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں لگ جائیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زکریا علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ کے لئے علامت یہ ہے کہ آپ لوگوں سے بغیر کسی بیماری کے صحیح وسلامت ہونے کے باوجود تین دن تک صرف اشاروں سے بات کر سکیں گے۔ چنانچہ جب وہ دن آ گئے تو حضرت زکریا علیہ السلام اپنے عبادت کے حجرہ سے باہر آئے اور لوگوں کو اشاروں سے تلقین فرمانے لگے کہ وہ صبح وشام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔

۷۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت

حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک طویل عمر اولاد کے بغیر گزاری تھی اور پھر بڑھاپے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اولاد کے لئے دعا مانگی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اپنی قدرت کاملہ سے ان کی بانجھ بیوی کو درست فرمایا کر انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا عظیم بیٹا عطا فرمایا۔

۸۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے فضائل

حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نبی تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی مقامات پر ان کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ وہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرنے والے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو امید اور خوف کے ساتھ پکارنے والے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پہلے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بچپن ہی سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو نبوت ودانائی عطا فرمائی تھی۔ وہ لوگوں پر ترس کھانے والے، شفقت کرنے والے، پاکیزگی اختیار کرنے والے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دینے والے تھے۔ آپ علیہ السلام سرکشی اور گناہ کے کاموں سے بچنے والے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر سلامتی فرمائی جس دن وہ پیدا ہوئے، جس دن ان کی وفات ہوگی اور قیامت کے دن جب وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

۹۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شہادت

مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہود نے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام کو شہید کیا۔ یہود کے بڑے بڑے جرائم میں سے ایک بہت بڑا جُرم انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کرنا بھی ہے۔ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کئی انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کیا۔

قرآنِ حکیم میں بیان کئے گئے انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست

نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام	نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام
۱	حضرت آدم علیہ السلام	۱۴	حضرت ہارون علیہ السلام
۲	حضرت ادریس علیہ السلام	۱۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام
۳	حضرت نوح علیہ السلام	۱۶	حضرت داوٗد علیہ السلام
۴	حضرت ھود علیہ السلام	۱۷	حضرت سلیمان علیہ السلام
۵	حضرت صالح علیہ السلام	۱۸	حضرت الیاس علیہ السلام
۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۹	حضرت یسع علیہ السلام
۷	حضرت لوط علیہ السلام	۲۰	حضرت یونس علیہ السلام
۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السلام
۹	حضرت اسحاق علیہ السلام	۲۲	حضرت عزیر علیہ السلام
۱۰	حضرت یعقوب علیہ السلام	۲۳	حضرت زکریا علیہ السلام
۱۱	حضرت یوسف علیہ السلام	۲۴	حضرت یحییٰ علیہ السلام
۱۲	حضرت ایوب علیہ السلام	۲۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۳	حضرت شعیب علیہ السلام	۲۶	خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سبق:۲ قصّہ حضرت مریم علیہاالسلام

حضرت مریم علیہاالسلام کا تعارف

حضرت مریم علیہاالسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور حضرت عمران کی بیٹی تھیں۔ قرآنِ حکیم میں تقریباً گیارہ سورتوں میں ان کا ذکر ہے۔

۱۔ حضرت مریم علیہاالسلام کا مقام و مرتبہ

سورۂ تحریم ۶۶، آیت:۱۲ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہل ایمان کے لئے حضرت مریم علیہاالسلام کی مثال پیش فرمائی ہے۔ جنہوں نے اپنی عِصمت کی حفاظت فرمائی اور اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور انہوں نے اپنے رب کی کامل عبادت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت مریم علیہاالسلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”مردوں میں تو کامل بہت سے گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم (علیہاالسلام) بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ (علیہاالسلام) کے سوا کوئی اور کامل پیدا نہیں ہوئیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے“۔ (صحیح بخاری) ”مریم (علیہاالسلام) بنت عمران (اپنے زمانے کی) سب سے بہترین خاتون تھیں“۔ (صحیح بخاری) ”چار خواتین، مریم (علیہاالسلام) بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ (علیہاالسلام)، خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خُوَیلِد اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں“۔ (صحیح بخاری)

۲۔ حضرت مریم علیہاالسلام کے والدین

حضرت مریم علیہاالسلام کے والد حضرت عمران حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے تھے۔ وہ بنی اسرائیل میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ اپنے علم و تقویٰ کی وجہ سے بیت المقدس کے ائمہ میں سے تھے۔ حضرت مریم علیہاالسلام کی والدہ حضرت حَنہ نہایت متقی، عبادت گزار اور پرہیز گار خاتون تھیں۔

۳۔ حضرت مریم علیہاالسلام کی والدہ کی مَنت

حضرت عمران اور حضرت حَنہ ایک طویل عرصے سے بے اولاد تھے۔ حضرت حَنہ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے نذر مانی کہ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اولاد عطا فرمائی تو وہ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمادیں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۴۔ حضرت مریم علیہاالسلام کی ولادت اور ان کی والدہ کی دعا

کچھ عرصہ بعد حضرت حَنہ کے گھر ایک بیٹی کی ولادت ہوئی۔ حضرت حَنہ کو امید تھی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اسے بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردیں گی۔ بیٹی ہونے پر حضرت حنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے اس لڑکی کا نام مریم ”عبادت کرنے والی“ رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے بچانے کے لئے تیری پناہ میں دیتی ہوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت حنہ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی اور حضرت مریم علیہاالسلام اور ان کا بچہ شیطان سے محفوظ رہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیدائش کے وقت شیطان ہر بچہ کو ضرور چھوتا ہے جس سے بچہ چیخنے چلانے اور رونے لگتا ہے۔ مگر حضرت مریم (علیہاالسلام) اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

شیطان سے محفوظ رہے۔(صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔حضرت حَنہ نے اپنی نذر کو پورا کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمادیا۔یہ پہلا موقع تھا کہ کسی لڑکی کو بیت المقدس کے لئے وقف کیا گیا ہو۔

۵۔حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت و پرورش کی ذمہ داری

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلے ہی ان کے والد حضرت عمران کا انتقال ہو چکا تھا جو بیت المقدس کے امام تھے۔حضرت حَنہ نے جب اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمایا تو بیت المقدس کے تمام علماء بنی اسرائیل میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اُسے ہی حاصل ہو چنانچہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نبی اور حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔اس طرح حضرت مریم علیہا السلام حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں بیت المقدس کے بہترین ماحول میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے پرورش پانے لگیں۔

۶۔حضرت مریم علیہا السلام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خصوصی انعامات دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حضرت مریم علیہا السلام نہایت پرہیز گار، نیک اور عبادت گزار تھیں۔حضرت زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے پاس ان کے حجرہ میں جاتے تو کھانے پینے کا کچھ سامان اور بے موسم پھل پاتے۔تو وہ ان سے پوچھتے اے مریم! تمہارے پاس یہ کہاں سے آئے ہیں؟ تو حضرت مریم علیہا السلام جواب دیتیں یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پاس سے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔حضرت مریم علیہا السلام کا جواب سن کر آپ علیہ السلام بھی اس غیر عادی امور کی طلب کی طرف متوجہ ہوئے کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ حضرت مریم کو بے موسم پھل عطا فرماسکتا ہے وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مجھے بھی بڑھاپے میں اولاد عطا فرماسکتا ہے۔چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اسی وقت اور اسی جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا مانگی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں انہیں بیٹا عطا فرما کر ان کی دعا قبول فرمائی۔

۷۔حضرت مریم علیہا السلام کا امتحان

حضرت مریم علیہا السلام اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر بیت المقدس کے مشرقی جانب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کے لئے بیٹھ گئیں اور پردہ ڈال لیا۔جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی آزمائش فرماتا رہتا ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کا بھی امتحان لیا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک خوب صورت انسان کی شکل میں بھیجا۔حضرت مریم علیہا السلام نے تنہائی میں جب اچانک ایک اجنبی مرد کو دیکھا تو خوف زدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ:"میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم اس رحمٰن سے ڈرنے والے ہو"۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کا خوف دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ:"میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اس لئے آپ مجھ سے نہ ڈریں"۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے آپ کو پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔چنانچہ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ طور پر ولادت ہوئی۔

۸۔حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹے کی خوشخبری پر اظہار تعجب

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے بیٹے کی خوشخبری سن کر حضرت مریم علیہا السلام کو تعجب ہوا کہ ان کے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیوں کہ نہ تو انہوں نے شادی کی ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی بُرائی کی ہے۔حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "ایسا ہی ہو گا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے"۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر مرد اور عورت کے پیدا فرمایا اور حضرت حوا علیہا السلام کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا کیا گیا جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ جس مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی سے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر مرد کے صرف عورت سے پیدا فرمایا۔ باقی تمام انسانوں کو مرد اور عورت کے نطفہ سے پیدا فرمایا۔ اس مثالوں سے پتہ چلا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی بھی تخلیق کے لئے کسی ذریعہ کا محتاج نہیں ہے۔ وہ جیسے چاہتا ہے ویسے تخلیق فرماتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا کہ آپ کے ہاں بچے کا پیدا ہونا ایک طے شدہ بات ہے۔ یہ بچہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی اور لوگوں کے لئے رحمت کا ذریعہ ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت مریم علیہا السلام بالکل مطمئن ہو گئیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے پھونک ماری جس سے وہ حاملہ ہو گئیں۔

۹۔ حضرت مریم علیہا السلام کا بیت اللحم تشریف لے جانا

یہ اگرچہ خوشخبری تھی لیکن حضرت مریم علیہا السلام کی بہت بڑی آزمائش بھی تھی۔ انہوں نے ساری زندگی اپنی عِصمت وعِفت کی حفاظت کی تھی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت میں گزاری تھی۔ شدید اندیشہ تھا کہ لوگ ان کا مذاق اُڑائیں گے اور ان کو بُرا بھلا کہیں گے۔ چنانچہ وہ بیت المقدس سے آٹھ میل دور ایک جنگل اور پہاڑی علاقے "بیت اللحم" تشریف لے گئیں تاکہ بچے کی ولادت تک لوگوں سے کنارہ کش رہ سکیں۔

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا وقت قریب آیا اور حضرت مریم علیہا السلام نے شدید تکلیف محسوس کی تو وہ کھجور کے ایک درخت کے نیچے تشریف لے گئیں۔ انہوں نے حسرت بھرے انداز میں فرمایا کہ کاش میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی۔ کیوں کہ انہیں گمان تھا کہ لوگ ان کی پاک دامنی اور طہارت پر شک کریں گے اور بدگوئی کریں گے۔ حضرت مریم علیہا السلام اس مشکل وقت میں تنہا تھیں۔ جنگل بیابان میں نہ ان کی خدمت کے لئے کوئی دائی تھی نہ کھانے کی کوئی چیز اور نہ ہی پینے کے لئے شیریں پانی تھا۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں پکارا کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ آپ کے رب نے آپ کے قدموں کے نیچے سے ایک میٹھے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا ہے۔ آپ اس کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلائیں تو وہ آپ پر تازہ پکی کھجوریں گرائے گا۔ آپ کھجوریں کھائیں، پانی پئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں۔ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا پاکیزہ اور عظیم بیٹا عطا فرمایا جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ایک بلند مرتبہ رسول تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں بہت سی عظمتیں عطا فرمائی تھیں۔

۱۱۔ حضرت مریم علیہا السلام کا چُپ کا روزہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے حضرت مریم علیہا السلام کی تنہائی دور ہوگئی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کے کھانے پینے کا انتظام بھی فرما دیا۔ ان کے لئے سب سے بڑی پریشانی اور گھبراہٹ کا سبب یہ بات تھی کہ وہ بچے کو گود میں لے کر لوگوں کے سامنے اپنی پاک دامنی اور ان کے اعتراضات کا کیسے جواب دیں؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کی یہ پریشانی بھی دور فرمادی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے فرمایا جب لوگ آپ سے سوال

کریں تو آپ انہیں اشارے سے بتادیں کہ میں نے رحمٰن کے لئے "چُپ رہنے کے روزے" کی نذر مان رکھی ہے لہٰذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ یہ روزہ ان کی شریعت میں جائز تھا البتہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں چپ رہنے کے روزے کی نذر درست نہیں۔

۱۲۔ حضرت مریم علیہاالسلام پر قوم کے اعتراضات

حضرت مریم علیہاالسلام بچے کو لیکر جب اپنے خاندان والوں کے پاس آئیں تو لوگ بچے کو دیکھتے ہی ان پر برس پڑے کہ تمہاری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تو یہ بچہ کیسے ہوگیا؟ یہ تم نے کیسا بُرا کام کیا؟ یہ تم نے کیوں کیا؟ اے ہارون کی بہن! "یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والی" نہ تمہارا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تمہاری ماں کوئی بُری عورت تھی پھر اتنے نیک خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود تم نے اتنا بُرا کام کیوں کیا؟ حضرت مریم علیہاالسلام نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا یعنی ان اعتراضات کا جواب یہ بچہ خود دے گا۔ اس پر لوگوں کو اور غصہ آگیا انہوں نے کہا ہم اس سے کیا بات کریں یہ تو گہوارے میں پڑا ایک چھوٹا سا بچہ ہے۔ یہ تو بول بھی نہیں سکتا۔

۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گہوارے میں معجزانہ طور پر بولنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ابھی دودھ پیتے بچے تھے قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور معجزانہ طور پر بولے "بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے حکم فرمایا نماز اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش و نافرمان نہیں بنایا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہُوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن میں زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا"۔ (سورۂ مریم ۱۹: آیات: ۳۰ تا ۳۳)

۱۴۔ حضرت مریم علیہاالسلام کی پاک دامنی کا اعلان

اس طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت مریم علیہاالسلام کی پاک دامنی اور پرہیز گاری کا اعلان معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے کرا دیا۔ حضرت مریم علیہاالسلام نے مشکل امتحان میں ثابت قدم رہ کر دنیا اور آخرت میں نہایت بلند اور عظیم مقام حاصل کرلیا۔

اس واقعہ سے پتہ چلا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کی خصوصی مدد فرماتا ہے اور ان کے ساتھ کیئے ہوئے وعدوں کو پورا فرماتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نیک اور پرہیز گار بندے مشکل حالات میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے اور مصائب و آلام اور مشکل حالات میں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔

سبق ۳: قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے جانے والے آخری رسول تھے۔ جن کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے آخری رسول خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ ”حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تقریباً چھ سو سال کا زمانہ ہے“۔ (صحیح بخاری) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کنواری حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں معجزانہ طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں اپنی کتاب انجیل عطا فرمائی اور دشمنوں سے ان کی حفاظت فرمائی۔

ا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی واضح معجزات عطا فرمائے۔ جنہیں دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے۔ مگر ان کی قوم کے اکثر لوگوں نے معجزات دیکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بجائے ان کے معجزات کو جادو قرار دیا اور کفر پر جمے رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مندرجہ ذیل معجزات عطا فرمائے تھے:

- حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد جب انہیں گود میں اٹھائے ہوئے قوم کی طرف تشریف لائیں تو قوم نے ان پر الزامات لگائے۔ حضرت مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم اس سے کیا بات کریں یہ تو چھوٹا سا دودھ پیتا بچہ ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزانہ طور پر بولنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ وہ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ: ”بے شک میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندہ ہوں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے نبی بنایا ہے“۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں گہوارے میں بولنے کا معجزہ عطا فرمایا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری بھی آپ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کی سی صورت بنا کر جب اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے زندہ پرندہ بن کر اُڑنے لگتا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب اپنے عروج پر تھا۔ لیکن اندھے پن اور کوڑھ جیسے خطرناک اور پھیلنے والی بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔ اس دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے پیدائشی اندھے کی بینائی درست فرمادیتے۔ کوڑھ کے مریض کو ہاتھ سے چُھوتے تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہو جاتا۔ ایک ایک دن میں کئی کئی مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں معجزانہ طور پر شفا پاتے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بہت بڑا معجزہ یہ تھا کہ وہ مُردوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے زندہ فرمادیتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: ”قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ“ یعنی ”اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ“ تو مُردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو جاتا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک یہ معجزہ بھی عطا فرمایا کہ آپ علیہ السلام لوگوں کو یہ بتادیتے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور انہوں نے اپنے گھروں میں کیا جمع کر رکھا ہے (سورۂ آل عمران ۳، آیت: ۴۹)۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ میں تمہاری طرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا رسول ہوں، تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے۔ جن کا نام احمد ہو گا۔ لہٰذا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی میرا اور تم سب کا رب ہے۔ پس تم اسی کی عبادت کرو اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ (سورۂ آلِ عمران ۳، آیات: ۵۰، ۵۱) انہوں نے بنی اسرائیل کو تعلیم دی کہ وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حلال کی ہوئی پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہرائیں۔

۳۔ بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا انکار اور اُن کی مخالفت کرنا

بنی اسرائیل کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم دیا اور گناہوں کو ترک کرنے کی تلقین فرمائی تو بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف ہو گئے۔ وہ آپ علیہ السلام کے معجزات کو جادو کہنے لگے اور آپ علیہ السلام کی جان کے دشمن ہو گئے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی

بنی اسرائیل میں سے چند لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کیا اور آپ علیہ السلام کا ہر ممکن ساتھ دیا۔ یہ کچھ افراد تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی یا حواری کہلاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے مخالفین کی طرف سے کفر و انکار پر اصرار اور قتل کا ارادہ محسوس کیا تو فرمایا کہ کون ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی راہ میں میرا مددگار بنے؟ تو اس پر حواریوں نے جواب دیا کہ: ”ہم ہیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے مددگار“۔

۵۔ حواریوں کا ایک عجیب مطالبہ

حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقاضا کیا کہ آپ کا رب ہم پر آسمان سے ایک کھانے کا خوان نازل فرمائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا تم اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نافرمانی سے بچو۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں، ہمارے دل مطمئن ہو جائیں، ہم یقین کر لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم کھانے کے خوان کے اترنے پر گواہ ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے خوان کے نازل فرمانے کی دعا کی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا: ”بے شک میں تم پر کھانے کا خوان نازل کروں گا پھر اگر تم میں سے کسی نے ناشکری کی تو میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ پورے جہان والوں میں سے کسی کو ایسی سزا نہ دی ہو گی“۔ (سورۃ المائدۃ: آیات: ۱۱۲ تا ۱۱۵)

۶۔ خوان کے بارے میں علماء کرام کی وضاحت

خوان نازل ہونے کے بارے میں علماء کی ایک رائے یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے خوان نازل فرمایا اور حکم دیا کہ صرف فقیر اور مریض کھائیں مگر اس خوان میں سے عام، خوشحال اور صحت مند لوگوں نے بھی کھانا شروع کر دیا تو اس پر کفر کرنے والوں کو خنزیر اور بندر بنا دیا گیا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ”جو دستر خوان آسمان سے اتارا گیا تھا اس میں روٹی اور گوشت تھا اور انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ اس میں نہ خیانت کریں گے اور نہ اگلے دن کے لئے ذخیرہ کریں گے۔ پھر ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور اگلے دن کے لئے بھی ذخیرہ کیا۔ لہٰذا انہیں بندر اور سُور بنا دیا گیا“۔ (جامع ترمذی)

۷۔ عیسائیوں کے غلط عقائد اور ان کی اصلاح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تثلیث یعنی تین میں سے ایک مانتے ہیں یعنی باپ، بیٹا، روح القدس (God The Father, God The son and God The Holy Spirit)۔ جب کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ ہی تثلیث کا عقیدہ درست ہے بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔ جنہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ماں اور باپ کے بغیر محض اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے والد کے بغیر پیدا فرمایا۔ انہیں اپنا محبوب بندہ اور رسول بنایا۔

۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو دین کی دعوت اور ان کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دشمنی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو انجیل کی تعلیم کے ساتھ تورات کے بعض احکامات پر عمل کرنے کی بھی ترغیب دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی بشارت فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان علمائے بنی اسرائیل کو سخت ملامت کی جن کا گناہوں کے بارے میں طرزِ عمل گویا یہ تھا کہ ”وہ مچھر چھانتے ہیں اور پورے پورے اونٹ نگل جاتے ہیں“ یعنی چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں روک ٹوک کرتے ہیں اور بڑے بڑے گناہ علانیہ اور بڑی بے باکی سے کر جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو دنیا سے شدید محبت پر سخت تنبیہ کی کہ ”تم ان مقبروں کی مانند ہو جن کے باہر رنگ و روغن ہو اور اندر گلی سڑی ہڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو“ یعنی باہر سے پرہیز گاری اور نیکی کا اظہار ہے لیکن اندر وہی دنیاوی محبت اور مال کا لالچ ہے۔

۹۔ بنی اسرائیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف بڑی سازش

اُس وقت فلسطین پر رومیوں کی حکومت تھی۔ بنی اسرائیل کے یہودی علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف سازش کی۔ ان کے معجزات کو جادو قرار دیا۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں بھی جادو حرام تھا اس لئے اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرتد قرار دیا اور واجب القتل ٹھہرایا۔ بنی اسرائیل نے رومی حکمرانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مذہبی مجرم قرار دے کر اُنہیں سولی چڑھانے کی درخواست کی۔ (معاذاللہ)

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے اُن کی حفاظت

انجیل برناباس (Gospel of Barnabas) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک حواری Judas Iscariot رومی سپاہیوں کو اس باغ میں لے گیا جہاں ایک مکان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے زندہ آسمان کی طرف اٹھالیا۔ رومی سپاہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ Judas Iscariot کو پکڑ کر لے گئے اور اس کو سولی چڑھا دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سزائے موت اگرچہ بظاہر رومی عدالت اور حکومتی ذمہ داروں نے سنائی، لیکن درحقیقت آپ علیہ السلام کو سزا دلوانے میں اور آپ علیہ السلام کے لئے سزائے موت کا حکم جاری کرانے میں یہودیوں کا ہی مکمل ہاتھ تھا اور اصل مجرم یہود ہی تھے۔ رومی عدالت اور ذمہ دار آپ علیہ السلام کو سزا دینا ہرگز نہیں چاہتے تھے، بلکہ وہ اس سے برابر بچ رہے تھے، یہ یہود ہی تھے، جنہوں نے جھوٹا استغاثہ گھڑا، جھوٹی گواہیاں فراہم کیں، اور بغاوت و فساد کی دھمکی دے دے کر اسے حکم سنانے پر مجبور کر دیا۔ جب عدالت اور حکومتی ذمہ داروں نے ان کے دباؤ کے زیر

اثر آپ علیہ السلام کو بے گناہ اور معصوم یقین کرنے کے باوجود سولی دینے کی سزا سنائی اور عمل درآمد کا حکم دے دیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھا لیا۔ یوں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو یہودیوں کی سازش سے محفوظ رکھا اور ایک شخص کی شکل کو آپ علیہ السلام کے مشابہ کر دیا یہودی اسی کو مسیح سمجھ کر پکڑ لے گئے اور اسے پھانسی دے دی۔ یوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔

۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور

مسلمان اور عیسائیوں کا اس بات پر یقین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر بھیجے جائیں گے۔ آپ علیہ السلام کا نزول قیامت کے آنے کی بڑی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے اور آپ علیہ السلام کی آمد سے قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ اس وقت کیفیت یہ ہو گی کہ دنیا میں ہر طرف بے چینی اور ظلم و ستم عام ہو گا اور اہل ایمان کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وسیع زمین بھی تنگ ہو جائے گی تو اس وقت حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل سے ہوں گے۔ مہدی ان کا لقب ہو گا اور آپ حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ کا پیکر ہوں گے۔ وہ خود خلافت کے منصب پر فائز کئے جانے سے کنارہ کش ہوں گے جب کہ اس وقت کے اکابر اولیا اللہ انہیں پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر حرم کعبہ میں رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے، آپ تمام روئے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور خلاف عادت آسمانی اور زمینی برکات کا غیر معمولی ظہور ہو گا، آپ اس وقت امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تمناؤں اور امیدوں کا مرکز ہوں گے۔

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور فتنہ دجال کا خاتمہ

اسی عرصہ میں یہودیوں کا ایک بڑا لیڈر کانا دجال ظاہر ہو جائے گا جو اس دنیا کا سب سے بڑا اور آخری فتنہ ہو گا اور اہل ایمان کے لئے سخت ترین امتحان و شدید مصائب کا باعث ہو گا۔ دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ نکلے گا اور یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک بہت بڑی اور فیصلہ کن جنگ ہو گی۔ خروج دجال کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے نازل فرمائے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب عیسیٰ تم میں نازل ہوں گے اور امام تم ہی میں سے کوئی شخص ہو گا“ (صحیح مسلم)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے۔ دنیا میں یہودیوں کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر تک پکاریں گے کہ اے مسلمانو! ہمارے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر دو۔ دنیا میں کوئی یہودی نہیں بچے گا۔ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ یا تو اسلام قبول کر لیں گے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شادی بھی کریں گے، آپ علیہ السلام کی اولاد بھی ہو گی اور پھر اسی دنیا میں آپ علیہ السلام کا انتقال ہو گا آپ علیہ السلام کے وصال کے کچھ عرصے بعد قیامت واقع ہو جائے گی۔

اہم نکات



سبق:۴

سُوْرَۃُ مَرْیَم

(سورت نمبر:۱۹، کل رکوع:۶، کل آیات:۹۸)

تعارف: سورۂ مریم مکی سورت ہے جو ہجرت حبشہ یعنی ۵ سنہ نبوی سے پہلے نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچانے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ ہجرت حبشہ کے موقع پر جب کفار مکہ کے کہنے پر حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں سے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں پوچھا تو حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سورۂ مریم کی تلاوت فرمائی۔ اس سورت کو سن کر نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس نے ایک تِنکا اُٹھا کر کہا کہ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں جو کچھ تم نے کہا ہے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے ایک تنکہ برابر بھی زیادہ نہ تھے۔ قریش کے وفد کو حبشہ سے ناکام واپس جانا پڑا اور مسلمانوں کو حبشہ میں ایک محفوظ ٹھکانا مل گیا۔ (بعد ازاں نجاشی بادشاہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا)۔

اِس سورت کا موضوع ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت ہے۔ اس سورت میں باری تعالیٰ کی وحدانیّت کا بیان ہے یعنی اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی واحد ہے اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔ ایمان بالرسالت کا بیان سات انبیاء کرام علیہم السَّلام کے ذکر سے کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی معجزانہ پیدائش اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بناتی۔ سورت میں حضرت مریم علیہا السَّلام کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے اسی لئے یہ اس سورت کا نام ہے۔ سورت کے آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اور اس بات کا ذکر ہے کہ اس دن متقی لوگوں کو مہمان بنا کر لایا جائے گا جبکہ مجرموں کو پیاسے جانوروں کی طرح ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ روز قیامت انہی لوگوں کو شفاعت کا اختیار ہوگا جنہوں نے رحمٰن سے عہد لیا ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۚ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۚ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾

کٓھٰیٰعٓصٓ۔ (یہ) آپ کے رب کی رحمت (فرمانے) کا ذکر ہے اپنے بندے زکریا (عَلَیْہِ السَّلَام) پر۔ جب انہوں نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا

انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر شعلہ کی طرح چمکنے لگا

وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ

اور اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ اور بے شک مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں (کے دین سے دور ہونے) کا خوف ہے

وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ﴿۵﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ

اور میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ جو میرا وارث بنے اور اولادِ یعقوب (عَلَیْہِ السَّلَام) کا وارث بنے

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿۶﴾ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ

اور اے میرے رب! اس کو پسندیدہ (انسان) بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا! بے شک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) ہوگا

اہم نکات

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

اس سے پہلے ہم نے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟

وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا کہ یہ میرے لئے آسان ہے

وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ

اور میں یقیناً اس سے پہلے تمہیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جب کہ تم کچھ (بھی) نہ تھے۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

(اللہ نے) فرمایا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے مسلسل تین رات تک تندرست ہونے کے باوجود۔

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

پھر وہ (عبادت کے) حُجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو انہیں اشارے سے فرمایا کہ تم صبح اور شام (اللہ کی) تسبیح کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ

اے یحیٰی! کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں حکمت (و نبوت) عطا فرمائی۔ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (عطا فرمائی)

وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش (و) نافرمان نہ تھے۔ سلام ہو ان (یحیٰی علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے

ع ١٥ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ۧ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ

اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن وہ زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے۔ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا (بھی) ذکر کیجیے

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا

جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوئیں ایک مشرقی مکان میں۔ پھر انہوں نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے ان کے پاس اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

تو وہ ان کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا بے شک میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ

اگر تم (رحمٰن سے) ڈرنے والے ہو۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا بے شک میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا ہوں

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝١٩ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

(اس لئے آیا ہوں) تاکہ آپ کو (اللہ کے حکم سے) ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے

وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝٢٠ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

جب کہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا یوں ہی ہے

اہم نکات



قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لئے بہت آسان ہے تاکہ ہم اسے اپنی طرف سے لوگوں کے لئے ایک نشانی اور رحمت بنائیں

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ تو ان کو اس (بچے) کا حمل ہوگیا تو وہ اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ انہیں لے آیا

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

کھجور کے تنے کی طرف وہ کہنے لگیں اے کاش! میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں بھولی بسری ہو جاتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

پھر اس (فرشتے) نے انہیں ان (کی وادی) کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کیجئے آپ کے رب نے آپ کے نیچے سے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلایئے یہ (درخت) آپ پر تازہ کھجوریں گرادے گا۔ پھر آپ کھائیں اور پئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں

فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا

پھر اگر آپ کسی انسان کو دیکھیں تو (اشارے سے) کہہ دیں کہ میں نے رحمان کے لئے (نہ بولنے کے) روزے کی نذر مان رکھی ہے

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ ۚ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ

لہٰذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں انہوں نے کہا اے مریم!

لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

یقیناً تم تو بڑی عجیب چیز لائی ہو۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارے والد برے آدمی تھے اور نہ ہی تمہاری والدہ بدکار تھیں۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ

تو انہوں نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ سب بولے ہم کیسے بات کریں (اس سے) جو گہوارے میں (پڑا ہوا) ایک بچہ ہے؟ وہ (بچہ) بول اٹھا

اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ؕ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ ۙ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ ۪ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴾٣٢﴿ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ

جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش (و) نافرمان نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر

يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے

الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے

اہم نکات



فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٣٥ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٣٦

تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧

پھر مختلف جماعتیں آپس میں اختلاف میں پڑ گئیں تو ان لوگوں کے لئے تباہی ہے جنہوں نے انکار کیا ایک بڑے دن کی حاضری سے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨

کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن آج ظالم لوگ واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٩

اور آپ ان کو حسرت کے دن سے ڈرائیے جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝٤٠ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ڛ ع ٢/٥

بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور جو اس کے اوپر ہے اور ہماری ہی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ اور آپ کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝٤١ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ! تو اُن چیزوں کی کیوں پوجا کرتا ہے جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں

وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـــًٔا ۝٤٢ يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ قَدْ جَاۗءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ

اور نہ ہی وہ تیرے کچھ کام آسکتی ہیں؟ اے میرے باپ! بے شک میرے پاس وہ علم آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا پس تُو میری پیروی کر

اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝٤٣ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝٤٤

میں تیری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کروں گا۔ اے میرے باپ! تُو شیطان کی پوجا نہ کر بے شک شیطان رحمان کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝٤٥

اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمان کا کوئی عذاب پہنچے پھر تو (عذاب میں) شیطان کا ساتھی ہو جائے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

(آزر نے) کہا اے ابراہیم! کیا تم میرے معبودوں سے منہ پھیرتے ہو اگر تم (اس کام سے) باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور رجم کر دوں گا

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝٤٦ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ

اور تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا (بس) تجھ پر سلام میں عنقریب اپنے رب سے تیرے لئے بخشش مانگوں گا

اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝٤٧ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ اور میں تم لوگوں سے الگ ہوتا ہوں اور اُن سے بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝٤٨ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ

اور میں اپنے رب ہی کی بندگی کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی کرکے محروم نہ رہوں گا۔ پھر جب وہ (ابراہیم علیہ السلام) ان سے الگ ہو گئے

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

اور اُن (بتوں) سے جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ہم نے ان کو اسحاق (عَلَیْہِ السَّلَام بیٹا) اور یعقوب (عَلَیْہِ السَّلَام پوتا) عطا کئے اور ہم نے ان سب کو نبی بنایا۔

۳ ع ۱۰

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫

اور ہم نے ان کو اپنی رحمت عطا فرمائی اور ہم نے ان کا ذکرِ خیر بہت بلند فرما دیا۔ اور آپ اس کتاب میں موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا (بھی) ذکر کیجیے

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

بے شک وہ خاص (بندے) تھے اور رسول (اور) نبی تھے۔ اور ہم نے اِنہیں طور (پہاڑ) کی دائیں جانب سے پکارا

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

اور راز کی بات کہنے کے لئے انہیں اپنے قریب کیا۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ ج

اور آپ اس کتاب میں اسماعیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کا بھی ذکر کیجیے بے شک وہ وعدے کے سچے تھے اور رسول (اور) نبی تھے۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫

وہ اپنے گھر والوں کو (خاص طور پر) حکم دیا کرتے تھے نماز اور زکوٰۃ کا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔ اور آپ اس کتاب میں ادریس (عَلَیْہِ السَّلَام) کا ذکر کیجیے

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں بلند مرتبے تک پہنچایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) میں سے

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫

(اور) آدم (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح (عَلَیْہِ السَّلَام) کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) اور اسرائیل (یعنی یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام) کی اولاد میں سے

السجدۃ

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة

اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے پسند فرمایا جب ان پر رحمان کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نااہل) جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ ۙ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

تو وہ عنقریب گمراہی (کے انجام) سے دوچار ہوں گے۔ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿۶۰﴾ ۙ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

اور ان پر کچھ (بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ہمیشہ رہنے والے دائمی باغات میں (رہیں گے) جن کا رحمان نے وعدہ فرمایا ہے اپنے بندوں سے غائبانہ

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿۶۱﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿۶۲﴾

بے شک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔ وہ اس میں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے صرف سلام (سنیں گے) اور اس میں اُن کے لئے اُن کا رزق صبح و شام ہو گا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ

یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے بنائیں گے اس کو جو پرہیز گار ہے۔ اور ہم (فرشتے) آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ ۚ

(سب) اسی کا ہے جو (کچھ) ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ

(وہ) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے تو آپ اسی کی عبادت کیجیے اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہیے

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ؏ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ ع ٤ ١٥

کیا آپ اس کا کوئی (اور بھی) ہم نام جانتے ہیں۔ اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب زندہ کرکے نکالا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یہ یاد نہیں

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ

کہ بے شک اس سے پہلے ہم نے اسے پیدا کیا جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ کے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ۚ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ

پھر یقیناً ہم ان سب کو حاضر کریں گے جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ضرور کھینچ کر نکالیں گے

اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

جو رحمان کے خلاف زیادہ سخت سرکش تھے۔ پھر یقیناً ہم خوب جانتے ہیں ان کو جو اس (جہنم) میں جھونکے جانے کے زیادہ حق دار ہیں۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ۚ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اور تم میں سے ہر ایک اس (جہنم) پر سے گزرنے والا ہے یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے

وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

تو جنہوں نے انکار کیا وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون مقام کے اعتبار سے بہتر ہے اور مجلس کے اعتبار سے اچھا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ

اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو سازو سامان اور نمود نمائش میں (ان سے کہیں) اچھی تھیں۔ آپ فرما دیجیے جو شخص گمراہی میں مبتلا ہو

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ

تو رحمان بھی اسے ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی) عذاب یا قیامت کو

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ؕ

پھر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے بُرے مقام والا اور کس کا گروہ کمزور ہے۔ اور اللہ بڑھاتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو

اہم نکات



وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ

اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہت اچھی ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا

كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

جس نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دیا جائے گا۔ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا اُس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَّنَرِثُهٗ

ہرگز (ایسا) نہیں (ہے)! ہم عنقریب اسے لکھ لیں گے جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اور ہم اس کے وارث ہوں گے

مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

جو وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لیے تاکہ وہ ان کے لئے باعثِ عزت ہوں۔

ع ٥ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ

ہرگز (ایسا) نہیں (ہے)! عنقریب یہ معبود خود ہی اُن کی پوجا سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ

کہ بے شک ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو انہیں خوب اُکساتے رہتے ہیں۔ تو آپ ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کریں

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

ہم خود ہی ان کے دن گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیز گاروں کو جمع کریں گے رحمان کے پاس مہمان بنا کر۔ اور ہم مجرموں کو ہانک کر لے جائیں گے

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾

جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح)۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے رحمان سے عہد لیا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

یقیناً تم بہت بھاری بات (زبان پر) لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس (بات) سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(اس لئے) کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ رحمان کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے

اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾

وہ رحمان کے پاس بندے کی حیثیت سے حاضر ہوگا۔ یقیناً اس (اللہ) نے اُن کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں خوب اچھی طرح گن رکھا ہے۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آئے گا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

عنقریب ان کے لئے رحمان محبت پیدا فرما دے گا۔ تو ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان فرما دیا ہے تاکہ آپ پرہیزگاروں کو اس سے خوشخبری دیں

وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ

اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائیں۔ اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں کیا آپ ان میں سے کسی ایک کو (بھی) محسوس کرتے ہیں

اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

یا کسی کی کوئی آہٹ بھی سنتے ہیں؟

ع ٦ / ١٦

علم و عمل کی باتیں

۱- تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (سورۃ مریم، آیات: ۳۰، ۳۵، ۳۶)

۲- ہمیں اپنی مشکلات کے حل کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیئے اور اسی کی بندگی بھی بجالانی چاہیئے۔
(سورۃ مریم، آیات: ۴، ۴۸، ۵)

۳- کسی نبی علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بنادیتی بلکہ یہ اُن کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔
(سورۃ مریم، آیات: ۸، ۱۹-۲۱)

۴- ہمیں اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (سورۃ مریم، آیات: ۱۴، ۳۲)

۵- ہمیں اپنے بڑوں کو انتہائی نرمی اور شفقت سے نیکی کی دعوت اور بُرائی سے منع کرنا چاہیئے۔ (سورۃ مریم، آیات: ۴۲-۴۵)

۶- ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیئے کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (سورۃ مریم، آیت: ۵۴)

۷- ہمیں اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ مریم، آیت: ۵۵)

۸- نماز کو ضائع کرنا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا جہنم میں لے جانے والے بُرے اعمال ہیں۔ (سورۃ مریم، آیت: ۵۹)

۹- گناہوں پر توبہ کرنا، ایمان لانا اور نیک اعمال کرنا جنت میں لے جانے والے اعمال ہیں۔ (سورۃ مریم، آیت: ۶۰)

۱۰- صرف وہی لوگ شفاعت اور سفارش کریں گے جن کی سفارش کو قبول کرنے کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وعدہ فرمالیا ہو گا۔
(سورۃ مریم، آیت: ۸۷)

۱۱- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان میں آسان فرمادیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ (سورۃ مریم، آیت: ۹۷)

۱۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے نیک و صالح بندوں کے دل میں اپنی محبت پیدا فرماتا ہے اور ان کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا فرمادیتا ہے۔
(سورۃ مریم، آیت: ۹۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت زکریا علیہ السلام کا بیٹے کی خوشخبری ملنے پر کیا تاثر تھا؟

(الف) وہ خوش ہوگئے (ب) وہ فکر مند ہوگئے (ج) انہیں تعجب ہوا

(۲) حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتے نے کس چیز کی خوشخبری دی؟

(الف) جنت میں اعلیٰ مقام کی (ب) بیٹے کی (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی

(۳) فرشتے نے حضرت مریم علیہا السلام کو لوگوں کے سوالات سے بچنے کے لئے کس بات کا مشورہ دیا؟

(الف) دور چلے جانے کا (ب) چھپ جانے کا (ج) چپ کا روزہ رکھنے کا

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) حواری (ب) تابعی (ج) صحابی

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے ان سے کیا عجیب مطالبہ کیا؟

(الف) جنت کا (ب) کتاب کا (ج) آسمان سے خوان نازل کرنے کا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ مریم میں جن سات انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے ان کے نام تحریر کریں؟

۲- حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کی خواہش کا اظہار کیوں فرمایا؟

۳- ان انبیاء کرام علیہم السلام کا نام تحریر کریں جن کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی؟

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کون سے پانچ معجزات عطا فرمائے؟

۵- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے سورۂ مریم کی تلاوت سُن کر نجاشی پر کیا اثر ہوا اور نجاشی نے کیا کہا؟

گھریلو سرگرمی

❁ مندرجہ ذیل انبیاءِ کرام علیہم السلام کا آپس میں کیا رشتہ تھا:

نبی علیہ السلام کا نام	نبی علیہ السلام کا نام	رشتہ (Relationship)
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسماعیل علیہ السلام	والد / بیٹا
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت یعقوب علیہ السلام	حضرت یوسف علیہ السلام	
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسحاق علیہ السلام	
حضرت اسحاق علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت اسماعیل علیہ السلام	حضرت اسحاق علیہ السلام	
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت لوط علیہ السلام	
حضرت موسیٰ علیہ السلام	حضرت ہارون علیہ السلام	
حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمان علیہ السلام	
حضرت زکریا علیہ السلام	حضرت یحییٰ علیہ السلام	

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کوئی دو احادیث تلاش کر کے تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۵

سُوْرَۃُ طٰہٰ

(سورت نمبر:۲۰، کل رکوع:۸، کل آیات:۱۳۵)

تعارف: سورۂ طٰہٰ ابتدائی مکی دور میں ہجرتِ حبشہ سے پہلے نازل ہوئی۔ یہ سورۂ یوسف سے ملتی جلتی سورت ہے جیسا کہ سورۂ یوسف کے بارہ رکوعوں میں سے گیارہ رکوعوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصّہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس سورت کے آٹھ رکوعوں میں سے پانچ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا قصّہ تین ادوار کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے مدین ہجرت فرمانے تک کا دور۔ ۲۔ مدیَن سے صحرائے سینا کی طرف ہجرت کا دور۔ ۳۔ صحرائے سینا ہجرت کے بعد سے وصال تک کا دور۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ان تینوں ادوار کی تفصیل مطالعۂ قرآن حکیم حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔)

احادیث مبارکہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا جو واقعہ بیان ہوا ہے اس وقت ان کی بہن سورۂ طٰہٰ ہی تلاوت فرما رہی تھیں۔

آخر کے تین رکوعوں میں ایمانیاتِ ثلاثہ توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ توحید کے حوالہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا بیان ہے۔ رسالت کے حوالہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ آخرت کے حوالہ سے مجرموں کو بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ قرآنِ حکیم کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے اور قرآنِ حکیم سے اعراض کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اسی طرح آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ منکرینِ حق کے معاملہ میں جلدی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر فوراً نہیں پکڑ لیتا بلکہ سنبھلنے کے لئے مہلت دیتا ہے۔ اس لئے اہلِ حق کو صبر و تحمل کے ساتھ دین کی دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طٰهٰ ۚ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ ﴿۳﴾

طٰہٰ۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے نہیں نازل فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ بلکہ یہ تو ایک نصیحت ہے اس کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ؕ ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾

یہ اس (اللہ) کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمینوں اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا۔ وہ بڑا مہربان عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمینوں میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی انتہائی گہرائی میں ہے۔ اگر تم زور سے بات کہو (یا آہستہ)

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿۸﴾

تو وہ پوشیدہ بات اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی بات جانتا ہے اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے سب اچھے نام ہیں۔

اہم نکات



نوٹ: اس سورت کی بقیہ آیات: ۹ تا ۹۸ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّہ میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَۃُ طٰهٰ: آیات: ۹۹ تا ۱۳۵

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾

(اے نبی ﷺ!) اسی طرح ہم آپ سے بیان کرتے ہیں ان (قوموں) کی خبریں جو گزر چکی ہیں اور یقیناً ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ذکر (قرآن) عطا فرمایا ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ

جو کوئی اس سے منہ موڑے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائے گا۔ (ایسے لوگ) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَسَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ

اور یہ بوجھ اُٹھانا قیامت کے دن ان کے لئے بُرا ہو گا۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے

يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾

اس دن اس حال میں کہ ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) دس دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۵

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہوں گے جب ان میں سے بڑا سمجھ دار کہے گا کہ تم ایک دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾

اور (اے محبوب) وہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ میرا رب انہیں دُھول بنا کر اڑا دے گا۔ اور زمین کو (ایسا) صاف میدان بنا دے گا

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ

کہ جس میں آپ نہ کہیں پستی دیکھیں گے اور نہ بلندی۔ اس دن لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس کی خلاف ورزی نہ ہو گی

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اور رحمان کے سامنے سب آوازیں پست ہو جائیں گی تو تم ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جس کے لئے رحمان اجازت دے

وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

اور جس کی بات پسند فرمائے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (اپنے) علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

اور سب چہرے جھک جائیں گے اس زندہ (اور) قائم رہنے والے کے آگے اور وہ یقیناً نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا۔ اور جو نیک کام کرے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

اور وہ مومن بھی ہو تو اسے نہ کسی ظلم کا خوف ہو گا اور نہ نقصان کا۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا

وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

اور اس میں ہم نے طرح طرح سے ڈرانے کی باتیں بیان کیں تاکہ وہ پرہیز گار بنیں یا (قرآن) ان کے لئے کوئی نصیحت پیدا کر دے۔

اہم نکات



فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫

تو بہت بلند ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور آپ قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں اس سے قبل کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ

اور آپ دعا کیجیے کہ اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔ اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے بھی عہد لیا تھا تو وہ بھول گئے

ع ٦ ١١ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ۧ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

اور ہم نے ان میں (خطا کا) کوئی عزم نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے

اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

اس نے انکار کیا۔ پھر ہم نے کہا اے آدم! بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے تو وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے

فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ۙ

پھر تم تکلیف میں پڑ جاؤ۔ بے شک تمہارے لئے (جنت میں) یہ ہے کہ اس میں نہ کبھی تم بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ ہو گے۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ

اور یہ کہ اُس میں نہ تمہیں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ۔ تو شیطان نے (ان کے دل میں) وسوسہ ڈالا وہ کہنے لگا اے آدم!

هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

کیا میں تمہیں بتاؤں ہمیشہ (کی زندگی) کا درخت اور ایسی بادشاہی جسے زوال نہ آئے؟ پھر دونوں نے کھالیا اس میں سے تو ان دونوں کے لئے ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ۖ

اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اوپر جنت کے پتے اور آدم (علیہ السلام) نے (بھول کر) اپنے رب سے لغزش کی تو (اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ

پھر ان کے رب نے انہیں چُن لیا ان کی توبہ قبول فرمائی اور ہدایت عطا فرمائی۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں اکھٹے یہاں سے اتر جاؤ

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ڏ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا

وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾

اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔ اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بے شک اس کی (دنیاوی) معاش تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا

وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا اسی طرح تمہارے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں

فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

پھر تم نے انہیں بھُلا دیا اور اسی طرح آج تمہیں بھی نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اسے جو حد سے گزرے

اہم نکات



وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور یقیناً آخرت کا عذاب بہت سخت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا انہیں (اس بات سے) رہنمائی نہ ملی

ع ۱۴ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع

کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے جن کے رہنے کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی اور ایک مقرر وقت نہ ہوتا تو (ان پر عذاب کا آنا) لازم ہو جاتا۔ تو آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ

اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجیے سورج کے طلوع سے پہلے (نماز فجر میں) اور غروب ہونے سے پہلے (نماز عصر میں)

وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

اور رات کے کچھ اوقات (نماز مغرب اور عشاء) میں تسبیح کیجیے اور دن کے کناروں پر (زوال کے بعد ظہر کے وقت) بھی تاکہ آپ راضی رہیں (انعام سے)۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اور آپ ہرگز اپنی نگاہ بھی نہ اٹھایئے ان چیزوں کی طرف جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہیں

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۬ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾

دنیاوی زندگی کی رونق کے طور پر تاکہ اس میں ہم انہیں آزمائیں اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر قائم رہیے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اور بہتر انجام پرہیز گاری کا ہی ہے۔ اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ (رسول ﷺ) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ

کیا ان کے پاس وہ واضح دلیل نہیں آئی جو پہلے صحیفوں میں ہے؟ اور اگر ہم اس (رسول ﷺ) سے پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾

تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب! تُو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے۔

ع ۸ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

آپ فرما دیجیے ہر کوئی منتظر ہے لہٰذا تم بھی انتظار کرو عنقریب تم جان لو گے کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن سفارش اسی کے کام آئے گی جس کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اجازت دے گا اور جس کے لئے وہ پسند فرمائے گا۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۰۹)
۲- قرآن حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ سب لوگ پرہیزگاری اختیار کریں اور اس پر غور وفکر کریں۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۱۳)
۳- ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے علم میں اضافہ کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۱۴)
۴- شیطان ہمارا دشمن ہے جو وسوسہ ڈال کر ہم سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرانا چاہتا ہے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۰)
۵- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شرم وحیا انسان کی فطرت میں رکھی ہے۔ ہمیں بے حیائی اور بے پردگی سے بچنا چاہیئے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۱)
۶- دنیا میں ہم ہدایت کے محتاج ہیں اور جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہی اور تکلیف سے بچ جائے گا۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۳)
۷- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر سے روگردانی اور قرآن حکیم پر عمل نہ کرنے والوں کی دنیاوی معاش تنگ کر دی جائے گی۔ قیامت کے دن ان کو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۴)
۸- سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے عبرت کے نشانات ہیں۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۸)
۹- مجرموں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پکڑ کا وقت طے شدہ ہے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۲۹)
۱۰- ہمیں نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت: ۱۳۰)
۱۱- دنیا کی آسائشیں اور نعمتیں ہماری آزمائش اور امتحان کے لئے ہیں۔(سورۃ طٰہٰ، آیت: ۱۳۱)
۱۲- ہمیں دوسروں کے مال و دولت کو دیکھ کر متاثر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اصل نعمتیں آخرت کی ہیں جو بہت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہیں۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۳۱)
۱۳- ہمیں اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۳۲)
۱۴- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآنِ حکیم ہے۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۳۳)
۱۵- انبیاء کرام علیہم السلام کو زمین پر بھیجنے کا مقصد ہدایت کے راستہ کو واضح کر دینا ہے تاکہ لوگ قیامت کے دن اپنی لاعلمی یا ہدایت کے نہ پہنچنے کا بہانہ نہ کر سکیں۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۳۴)
۱۶- کون کامیاب ہے اور کون ناکام ہے اس کا نتیجہ قیامت کے دن نکل آئے گا۔(سورۃ طٰہٰ، آیت:۱۳۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قرآنِ حکیم کس کے لئے نصیحت ہے؟
(الف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے والوں کے لئے　(ب) عقل مند لوگوں کے لئے　(ج) عربی زبان سمجھنے والوں کے لئے

(۲) اس سورت سے متعلق کس صحابی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ مشہور ہے؟
(الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ　(ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ　(ج) حضرت بلال رضی اللہ عنہ

(۳) دنیا کی آسائشوں اور نعمتوں کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟

(الف) اللہ ﷻ کے راضی ہونے کی علامت ہیں (ب) انسانوں کو آزمانے کے لئے ہیں (ج) جہنم میں لے جانے کا سبب ہیں

(۴) سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے کس طرح کے نشانات ہیں؟

(الف) عظمت کے (ب) تاریخی ورثہ کے (ج) عبرت کے

(۵) قرآنِ حکیم سے منہ موڑنے والا قیامت کے دن کس حال میں ہوگا؟

(الف) لنگڑا ہوگا (ب) گونگا ہوگا (ج) اندھا ہوگا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- قیامت کے دن پہاڑ اور زمین کی کیا کیفیت ہوگی؟

____

____

۲- سورۂ طٰہٰ کی روشنی میں قرآن حکیم سے منہ موڑنے والوں کے بارے میں کوئی چار باتیں بیان کریں؟

____

____

۳- سورۂ طٰہٰ کے آخری رکوع میں اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو جن باتوں کا حکم دیا ان میں سے کوئی چار لکھیں؟

____

____

۴- قیامت کے دن کن لوگوں کے چہرے جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ نامراد رہیں گے؟

____

____

۵- حضرت آدم علیہ السلام نے اِرادہ نہ ہونے کے باوجود بھی بھول ہو جانے پر کیا طرزِ عمل اختیار فرمایا؟

____

____

گھریلو سرگرمی

- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تینوں ادوار پر ایک ایک پیراگراف تحریر کریں۔
- قرآنِ حکیم کی جن سورتوں کا نام "حروفِ مقطعات" پر مبنی ہے ان کے ناموں کی ایک فہرست تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ______________ دستخط والدین مع تاریخ: ______________

سبق:۶

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ

(سورت نمبر:۲۱، کل رکوع:۷، کل آیات:۱۱۲)

تعارف: یہ سورت مکی دور کے اس عرصہ میں نازل ہوئی جب سردارانِ قریش نبی کریم ﷺ کی دعوت کی بھرپور مخالفت کر رہے تھے اور آپ ﷺ کا مذاق اُڑا رہے تھے۔(معاذاللہ) حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء میرا قدیم اور قیمتی مال ہیں"۔ (صحیح بخاری) یعنی اِن کی میں حفاظت کرتا ہوں، اِن کو میں دُہراتا رہتا ہوں۔اس سورت میں نافرمانوں کو ان کے بُرے انجام سے خبر دار کیا گیا ہے۔ سورت کی ابتدائی ۴۷ آیات میں ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ توحیدِ باری تعالیٰ کے دلائل بھی دیئے گئے ہیں۔ قرآنِ حکیم اور رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ سورت کے درمیانی حصّہ (آیات:۴۸-۹۳) میں ۱۷ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں ایمان بالآخرت کا ذکر ہے قیامت کے قریب آنے اور دیگر احوالِ قیامت کا ہے۔ نیز اس حقیقت کا ذکر ہے کہ صدق واخلاص کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لئے کامیابی ہے۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں کوئی خوف نہ ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سرورِ کائنات حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

لوگوں کے لئے ان کے حساب کا وقت قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کوئی نئی نصیحت ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے نہیں آتی

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ

مگر وہ اسے کھیل کود میں لگے ہوئے سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہوتے ہیں اور انہوں نے خفیہ سرگوشیاں کیں جنہوں نے ظلم کیا

هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ

کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے تو کیا تم جادو کے پاس آتے ہو؟ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔ (نبی کریم ﷺ نے) فرمایا

رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ

میرا رب آسمان اور زمین کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ بلکہ وہ کہنے لگے کہ (یہ قرآن) پریشان خواب ہیں

بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

بلکہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے بلکہ وہ تو شاعر ہے تو ان کو چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئیں جیسے پہلے رسول (نشانیاں) دے کر بھیجے گئے تھے۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا

ان لوگوں سے پہلے کوئی (نافرمان) بستی ایمان نہیں لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟ اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے۔

اہم نکات



نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے تو علم والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ اور ہم نے ان (انبیاء علیہم السلام) کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں

وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۗءُ

اور نہ وہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے اُنہیں (یعنی انبیاء علیہم السلام کو) وعدہ سچا کر دکھایا تو ہم نے انہیں اور جن کو ہم نے چاہا نجات دی

ع ۱/۱۰ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ۧ

اور حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کیں جو ظالم تھیں اور ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا فرمایا۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا

اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ۭ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ

تو فوراً وہاں (بستیوں) سے بھاگنے لگے۔ (کہا گیا) مت بھاگو اور واپس جاؤ جہاں تمہیں آسودگی دی گئی تھی اور اپنے گھروں میں

لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ

تاکہ تم سے پوچھا جائے۔ وہ کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ تو وہ یہی پکارتے رہے

حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

یہاں تک کہ ہم نے انہیں (کھیتی کی طرح) کٹا ہوا (اور آگ کی طرح) بجھا ہوا بنا دیا۔ اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے

لٰعِبِيْنَ ۝۱۶ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۷

کھیل تماشے کے طور پر۔ اگر ہم کھیل ہی بنانا چاہتے تو یقیناً اسے اپنے پاس سے بنا لیتے اگر ہمیں یہی کرنا ہوتا۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَي الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ

بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں تو وہ اُسے کچل دیتا ہے تو وہ اسی وقت مٹ جاتا ہے

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝۱۸ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ

اور تمہارے لئے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔ اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰

وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں وہ سُستی نہیں کرتے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝۲۱ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ

کیا اُن لوگوں نے زمین میں سے ایسے معبود بنا لیے ہیں جو زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے

لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۲۲

تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے لہٰذا پاک ہے اللہ جو عرش کا مالک ہے ان (تمام نازیبا) باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

اہم نکات



لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۲۳ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ
اس (اللہ) سے سوال نہیں کیا جا سکتا اُس کے متعلق جو وہ کرتا ہے بلکہ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کیا ان لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ
(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل یہ (قرآن) ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۲۴ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ
بلکہ ان میں اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کو یہی وحی فرمائی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۲۵ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ
کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔ اور وہ (مشرکین) کہتے ہیں رحمان نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے وہ پاک ہے

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۲۶ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۲۷
بلکہ وہ (فرشتے) معزز بندے ہیں۔ وہ اس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کرسکتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى
وہ (اللہ) ان باتوں کو جانتا ہے جو ان کے روبرو اور جو ان کے پس پردہ ہیں اور وہ اسی کی سفارش کریں گے جس کے لئے وہ (اللہ) راضی ہو

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۲۸ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ
اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو کوئی کہے کہ میں اس کے سوا معبود ہوں

ع ۲ ۱۹ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۲۹ ع اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔ کیا کافروں نے نہیں دیکھا

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۳۰
کہ آسمان اور زمین دونوں (پانی برسنے اور سبزہ اگنے سے) بند تھے پھر ہم نے ان دونوں کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۳۱
اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ انہیں لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ وہ راستہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۳۲ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ اس (آسمان) کی نشانیوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۳۳ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ
اور سورج اور چاند (یہ) سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو ابدی زندگی نہیں دی

اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۳۴ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ
تو اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لئے مبتلا کرتے ہیں

اہم نکات



وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اُڑاتے ہیں

اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

(کہتے ہیں) کیا یہی ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرتا ہے حالانکہ وہ خود رحمان کے ذکر کے منکر ہیں۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾

انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا تو تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ

اور وہ کہتے ہیں یہ (عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر تم سچے ہو؟ کاش کافر (اس وقت کو) جانتے جس وقت نہ تو یہ آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے

وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا

اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو وہ ان کے ہوش کھو دے گی پھر نہ تو وہ اس کو ہٹا سکیں گے

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

اور نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔ اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا تو ان لوگوں میں سے انہیں جو مذاق اُڑاتے تھے اسی (عذاب) نے گھیر لیا

٣ ع ١٢ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ؑ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ

جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ (اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ!) آپ فرما دیجیے کہ کون تمہاری حفاظت کرتا ہے؟ رات اور دن میں رحمان (کے عذاب) سے

بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارے سوا اِن کے کچھ اور معبود ہیں جو انہیں بچا سکیں؟ وہ نہ تو خود اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ

اور نہ انہیں ہمارا ساتھ حاصل ہو گا۔ بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو سامانِ (زندگی) دیا یہاں تک کہ ان پر لمبی عمر گزر گئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے

اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ

کہ (مسلمانوں کو فتوحات دے کر) ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں۔ تو کیا وہی غالب آنے والے ہیں؟ (اے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ!) آپ فرما دیجیے

اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ

بے شک میں تمہیں (اللہ کی) وحی کے ذریعے (بُرے انجام) سے ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے۔ اور اگر انہیں چھو جائے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ

آپ کے رب کے عذاب کا جھونکا تو ضرور کہیں گے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو رکھیں گے

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہو گا تو ہم لے آئیں گے اسے (بھی) اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

وَ لَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ الۡفُرۡقَانَ وَضِيَآءً وَّ ذِكۡرًا لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۴۸﴾

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) اور ہارون (عَلَیْہِ السَّلَام) کو کتاب عطا فرمائی جو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی اور روشنی دینے والی اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت تھی۔

الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَيۡبِ وَهُمۡ مِّنَ السَّاعَةِ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكۡرٌ مُّبٰرَكٌ اَنۡزَلۡنٰهُ ؕ

جو اپنے رب سے بِن دیکھے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھنے والے ہیں۔ اور یہ (قرآن) مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے

اَفَاَنۡتُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ ع

تو کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو؟

ع ۴ / ۹

اہم نکات



نوٹ: آیات: ۵۱ تا ۷۳ مطالعہ ٔقرآنِ حکیم حصّہ دوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصّہ میں دی گئی ہیں۔

سُوۡرَۃُ الۡاَنۡۢبِيَآءِ: آیات: ۷۴ تا ۱۱۲

وَ لُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّ عِلۡمًا وَّ نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَۙ ﴿۷۴﴾

اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نے اُنہیں اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ بُرے اور بدکردار لوگ تھے۔

ع ۵ ۲۵ وَ اَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا‌ ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ؑ وَ نُوۡحًا

اور ہم نے اُن (لوط علیہ السلام) کو اپنی رحمت میں داخل کیا بے شک وہ صالحین میں سے تھے۔ اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (اپنی رحمت میں داخل فرمایا)

اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ‌ۚ ﴿۷۶﴾

جب اس سے پہلے انہوں نے پکارا تو ہم نے اُن کی دعا قبول فرمائی پھر ہم نے اُنہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑے غم سے۔

وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا‌ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۷۷﴾

اور ہم نے ان کی مدد کی ان لوگوں پر جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا بے شک وہ بُرے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ‌ۚ

اور داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) (کو یاد کیجیے) جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں

وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَۙ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا‌

اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔ تو ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو اس کا (صحیح فیصلہ) سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا

وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ‌ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۹﴾

اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع فرما دیا تھا جو تسبیح کرتے اور پرندوں کو بھی (تابع فرمایا) اور (یہ سب) ہم (ہی) کرنے والے تھے۔

وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ‌ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

اور ہم نے اُن کو تمہارے لئے زرہیں بنانا سکھایا تاکہ وہ تمہاری لڑائی میں تمہیں بچائیں تو کیا تم شکر گزار بنتے ہو؟

وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا‌ ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿۸۱﴾

اور تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کیا جو ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جہاں ہم نے برکت دی ہے اور ہم تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ عَمَلًا دُوۡنَ ذٰ لِكَ‌ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَۙ ﴿۸۲﴾

اور کئی شیاطین (جنّات) ایسے تھے جو ان کے لئے غوطہ لگاتے (تاکہ قیمتی پتھر نکالیں) اور اس کے علاوہ اور بھی کئی کام کرتے تھے اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ‌ ۚ‌ۖ ﴿۸۳﴾

اور ایوب (علیہ السلام کو یاد کیجیے) جب اُنہوں نے اپنے رب کو پکارا بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ رحم فرمانے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ

تو ہم نے ان کی دعا قبول کی پھر ہم نے دُور کی جو انہیں تکلیف تھی اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے اور بھی عطا فرمائے

اہم نکات



رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ

یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے۔ اور اسماعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو بھی (یاد کیجیے)

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ۚۖ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾

یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا بے شک وہ صالحین میں سے تھے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ

اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام کو یاد کیجیے) جب وہ (قوم پر) غصے کی حالت میں چلے گئے تو خیال کیا کہ ہم ان پر ہرگز تنگی نہیں کریں گے

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ۚۖ

پھر انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات عطا فرمائی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ۚۖ

اور زکریا (علیہ السلام کو یاد کیجیے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمائے اور ان کی (بانجھ) بیوی کو ان کے لئے درست فرما دیا

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے لئے عاجزی اختیار کرتے تھے۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا

اور (یاد کیجیے) اس (مریم علیہا السلام) کو جنہوں نے اپنی عِفّت کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح میں سے پھونک دیا

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

اور انہیں اور ان کے بیٹے کو تمام جہان والوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا۔ بے شک یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں

ع ٦ ١٨ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ع

تو میری عبادت کرو۔ اور انہوں نے آپس میں اپنے (دین کے) معاملہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر ایک کو ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾

تو جو کوئی نیک اعمال کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی اور ہم اس کے لئے لکھ رہے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا (ان کے لئے) ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) واپس آئیں۔ یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے

اہم نکات



وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝٩٦ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط

اور وہ ہر بلندی سے نیچے کو دوڑتے آئیں گے۔ اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آجائے گا تو اچانک کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٩٧ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(وہ پکار اُٹھیں گے) ہائے ہماری خرابی! یقیناً ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ہی ظالم تھے۔ بے شک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو

حَصَبُ جَهَنَّمَ ط اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝٩٨ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ط

سب دوزخ کا ایندھن بنو گے تم اس میں داخل ہونے والے ہو اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو اُس (جہنم) میں داخل نہ ہوتے

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٩٩ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝١٠٠

اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہاں ان کی چیخ پکار ہوگی اور وہ اس میں (چیخ پکار کے سوا) کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝١٠١ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ

بے شک جن کے لئے پہلے سے ہی ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دُور رکھے جائیں گے۔ وہ تو اس (جہنم) کی آہٹ تک نہ سنیں گے

وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝١٠٢ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط

اور وہ اپنی من پسند چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٣ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ط

(اور کہیں گے) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اُس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذ لپیٹ دیے جاتے ہیں

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ط وَعْدًا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٠٤

جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح لوٹائیں گے ہم پر (یہ) وعدہ ہے بے شک ہم (ایسا ضرور) کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝١٠٥ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

اور یقیناً زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہوں گے ہمارے نیک بندے۔ بے شک اس (قرآن) میں ایک بڑا پیغام ہے

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝١٠٦ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ

عبادت گزار لوگوں کے لئے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ فرمادیجیے میرے طرف تو وحی کی جاتی ہے

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٨ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ط

کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو کیا تم فرماں برداری کرتے ہو؟ پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو آپ فرمادیجیے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا

وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝١٠٩ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ

اور میں نہیں جانتا کہ قریب ہے یا دور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے۔ بے شک وہ (اللہ) بلند آواز سے کی ہوئی بات کو جانتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝١١٠ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝١١١ قٰلَ

اور وہ بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کچھ فائدہ اٹھانا ہو۔ (نبی کریم ﷺ نے) عرض کیا

رَبِّ　احۡکُمۡ　بِالۡحَقِّ ؕ　وَ رَبُّنَا　الرَّحۡمٰنُ　الۡمُسۡتَعَانُ　عَلٰی　مَا　تَصِفُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ ع　ع ۱۹

اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیجیے اور (اے کافرو!) ہمارا رب بڑا مہربان ہے اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔اس لئے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے غافل ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیئے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۱)

۲- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے صرف مردوں کو ہی اپنا نبی اور رسول بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا۔ (سورۃ الانبیاء، آیات:۷،۸)

۳- جو بات ہم نہیں جانتے وہ بات ہمیں علم رکھنے والوں سے پوچھ لینی چاہیئے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۷)

۴- قرآنِ حکیم ہر دور کے لئے رہنمائی عطا کرتا ہے۔اس میں ہمارے لئے نصیحت موجود ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۱۰)

۵- ظالم لوگ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ (سورۃ الانبیاء، آیات:۱۱-۱۵)

۶- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے یہ دنیا محض کھیل تماشہ کے لئے نہیں بلکہ با مقصد طور پر پیدا فرمائی۔اس لئے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو راضی کرنے والی زندگی گزارنی چاہیئے۔ (سورۃ الانبیاء، آیات:۱۶،۱۷)

۷- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہمیشہ حق کو باطل سے ٹکرا کر باطل کا سر کچل دیتا ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۱۸)

۸- اگر اس کائنات میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو زمین اور آسمان میں فساد مچ جاتا۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۲۲)

۹- ہر شخص اپنے اعمال کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۲۳)

۱۰- کائنات، پانی، پہاڑ، آسمان، سورج اور چاند سب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قدرت کی واضح نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الانبیاء، آیات ۳۰-۳۳)

۱۱- ہر نفس کو موت آکر رہے گی۔ ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۳۵)

۱۲- ہمیں مشکلات میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو پکارنا چاہیئے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مشکلات کو دور فرمانے والا اور سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۸۳)

۱۳- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے نیک بندوں کو قیامت کی بڑی گھبراہٹ غم زدہ نہیں کرے گی بلکہ فرشتے یہ کہتے ہوئے ان کا استقبال کریں گے کہ آج انعام واکرام کا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (سورۃ الانبیاء، آیت:۱۰۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) کون سے نبی علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے؟

(الف) حضرت اسحاق علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام (ج) حضرت لوط علیہ السلام

(۲) اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یہ کس نبی علیہ السلام کی دعا ہے؟

(الف) حضرت یونس علیہ السلام (ب) حضرت زکریا علیہ السلام (ج) حضرت ایوب علیہ السلام

(۳) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر جاندار شے کو کس چیز سے بنایا ہے؟

(الف) آگ سے (ب) پانی سے (ج) آکسیجن سے

(۴) ذُوالنون سے کون مراد ہیں؟

(الف) حضرت ایوب علیہ السلام (ب) حضرت یونس علیہ السلام (ج) حضرت ادریس علیہ السلام

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کس کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے؟

(الف) تمام نیک لوگوں کے لئے (ب) تمام مسلمانوں کے لئے (ج) تمام جہانوں کے لئے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ اس سورت کے پہلے رکوع میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بیان کیئے گئے کوئی چار مشترکہ حقائق تحریر کریں؟

۲۔ تیسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ منکرین باری تعالیٰ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی کون سی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟

۳- چھٹے رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟

۴- حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عطا کی جانے والی کوئی چار خاص نعمتیں اور فضیلتیں تحریر کریں؟

۵- سورۃ الانبیاء کے آخری رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آسمانی کتاب "زبور" کی کس پیشن گوئی کا ذکر فرمایا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت میں دی گئیں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ترجمے کے ساتھ ایک چارٹ بنائیے۔
- "اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا" اس آیت کی روشنی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت و شفقت کے کوئی تین واقعات تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۷

سُوْرَۃُ الْحَجّ

(سورت نمبر:۲۲، کل رکوع:۱۰، کل آیات:۷۸)

تعارف: اس سورت میں مکی اور مدنی دونوں سورتوں میں بیان ہونے والے مضامین کا تذکرہ ہے۔ مزید بر آں اس سورت کی چند آیات سفر ہجرت کے دوران بھی نازل ہوئیں۔ یوں یہ سورت منفرد مزاج کی سورت ہے۔ سورت کی ابتداء میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے بُرے انجام اور مومنوں کے اچھے انجام کا ذکر ہے۔ پھر حج اور قربانی کے احکامات کا بیان ہے۔ مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور شرک سے منع کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں تمام انسانوں کو ایمان لانے کی بھرپور دعوت دی گئی ہے نیز بتایا گیا ہے کہ اللہ ﷻ نے فرشتوں اور انسانوں میں سے جسے چاہا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کی امت کا خاص نام مسلمان رکھا۔ پھر اہلِ ایمان کو عملِ صالح کرنے اور اُمت والی ذمہ داری ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کو امت پر گواہ بنانے اور اس امت کو عام لوگوں پر گواہی کا شرف بخشنے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل گرا دیں گی اور (اے مخاطب) تُو لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھے گا

وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہو گا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں علم کے بغیر

وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ
اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست بنائے گا تو وہ اسے گمراہ کر دے گا

وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
اور جہنم کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں (دوبارہ) جی اٹھنے میں کوئی شک ہے تو یقیناً ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ
پھر ایک قطرے سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے (جس کی بناوٹ) مکمل بھی ہوتی ہے

وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۤءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى
اور اُدھوری بھی تاکہ ہم تمہارے لئے ظاہر کر دیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں ایک خاص وقت تک

اہم نکات



ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى

پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں پھر (تمہاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ اور تم میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے

وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ

اور بعض تم میں وہ ہیں جو ناکارہ عمر (زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیئے جاتے ہیں تاکہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانیں

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے

وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى

اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اُگاتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور بے شک وہی مُردوں کو زندہ فرماتا ہے

وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ۝٦ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝٧

اور بے شک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ (زندہ کرکے) اُٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ۝٨

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اور تکبر سے) شانہ پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے چکھائیں گے

ع ١٠ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٩ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝١٠ ۧ

جلنے کا عذاب۔ (کہا جائے گا) یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ

اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کی عبادت کرتا ہے ایک کنارے پر (رہ کر) پھر اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو وہ اس (اسلام) سے مطمئن ہو جاتا ہے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۫ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝١١

اور اگر کوئی مصیبت پڑ جائے تو منہ کے بل اُلٹا پھر جاتا ہے اس شخص نے دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھایا یہی تو کُھلا نقصان ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٢ ۚ يَدْعُوْا لَمَنْ

وہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ اسے فائدہ دے سکتی ہے یہی تو دُور کی گمراہی ہے۔ وہ اس کو پوجتا ہے

ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝١٣ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے وہ کیا ہی بُرا مددگار اور کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝١٤ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

اور انہوں نے نیک اعمال کئے ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کوئی یہ گمان رکھتا ہو

اہم نکات



اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ

کہ اللہ اس کی مدد نہیں فرمائے گا دنیا و آخرت میں تو وہ ایک رسی آسمان کی طرف لٹکائے پھر کاٹ دے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس چیز کو دور کرتی ہے

مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

جس پر وہ غصہ ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو واضح آیتیں بنا کر نازل فرمایا اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ

بے شک جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرما دے گا بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں بے شک اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی

وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿۱۸﴾ السجدۃ

اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ

یہ دو فریق (مومن و کافر) ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹ دیئے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾

(اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں (بھی)۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ

اور ان (کی سزا) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔ وہ جب بھی ارادہ کریں گے کہ غم (کی وجہ) سے اس (جہنم) سے نکل جائیں وہیں لوٹا دیئے جائیں گے

ع ۲ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے ایسی جنتوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہو گا۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾

اور انہیں (دنیا میں) پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی اور انہیں تمام تعریفوں والے (اللہ) کے راستے کی طرف ہدایت کی گئی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور جو روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے (اس طرح) بنایا ہے

سَوَآءَ ۨالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ

کہ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی ٹیڑھ کا ارادہ کرے گا

نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا ع ٣

ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ اور جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں

وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

اور میرے گھر کو صاف ستھرا رکھیں طواف کرنے والوں کے لئے اور قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کیجیے (تو) وہ آپ کے پاس آئیں گے پیدل اور دُبلے پتلے اُونٹوں پر (جو) آئیں گے دور دراز علاقوں سے۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنے فائدے دیکھیں جو ان کے لئے رکھے گئے ہیں اور اللہ کا نام یاد کریں (قربانی کے) مقررہ دنوں میں

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

ان جانوروں پر جو اس (اللہ) نے انہیں عطا فرمائے ہیں تو اس میں سے (خود بھی) کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلائیں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ

پھر چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

اور جو تعظیم کرے اللہ کی حرمتوں کی تو وہ خود اسی کے لئے بہتر ہے اس کے رب کے نزدیک اور تمہارے لئے تمام مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ

سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ ایک اللہ کے ہو کر رہو

غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ

پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اُچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے کسی دوردراز جگہ۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ بے شک دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔ تمہارے لئے ان (قربانی کے جانوروں) میں فائدے ہیں

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا ع ٤

ایک مقررہ وقت تک پھر ان (کے قربان کرنے) کی جگہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کے پاس ہے۔ اور ہر امت کے لئے ہم نے (قربانی کے) طریقے مقرر کئے ہیں

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ

تاکہ وہ اللہ کا نام لیا کریں ان مویشی چوپایوں پر جو اس (اللہ) نے انہیں عطا فرمائے ہیں تو تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے لہٰذا تم اسی کے فرماں بردار بنو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۞۳۴ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔ (یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞۳۵

اور جب ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے بنایا ہے اللہ کی نشانیوں میں سے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں پھر انہیں کھڑا کر کے (نحر کرتے ہوئے) ان پر اللہ کا نام لو

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ

پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم (خود بھی) اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ (نہ مانگ کر) قناعت کرنے والے کو اور (بے قرار ہو کر) مانگنے والے کو بھی

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۞۳۶ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

اسی طرح ہم نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ کو ہرگز نہ ان (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

اور نہ ان کے خون بلکہ اُس (اللہ) کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اس (اللہ) نے اُن (جانوروں) کو تمہارے لئے مسخر کر دیا

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۞۳۷

تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور آپ (ﷺ) نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۞۳۸ ع ۵ ۵

بے شک اللہ ایمان والوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے بے شک اللہ پسند نہیں فرماتا کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۞۳۹

جن لوگوں پر لڑائی مسلط کی جائے انہیں (جہاد کی) اجازت دی گئی ہے کیوں کہ وہ مظلوم واقع ہوئے اور بے شک اللہ ان کی مدد پر یقیناً بڑی قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے ہیں محض اس جرم میں کہ وہ یہ کہتے تھے ہمارا پروردگار اللہ ہے

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے روکے نہ رکھتا تو منہدم کر دیا جاتا راہبوں کی کوٹھڑیوں

وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ

اور گرجوں اور عبادت گاہوں اور مساجد کو جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا

اہم نکات



مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ یقیناً بڑا طاقتور اور بڑا غالب آنے والا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں تو یہ نماز قائم کریں گے

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ آپ (ﷺ) کو جھٹلاتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

تو (نئی بات نہیں) ان سے پہلے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا نوح (علیہ السلام) کی قوم اور عاد اور ثمود نے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

اور مدین والوں نے بھی اور موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی جھٹلایا گیا تو (پہلے) میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو کیسا (سخت) رہا میرا عذاب۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے ہی کنوئیں بے کار پڑے ہیں

وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ

اور کتنے مضبوط محل ویران پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے یہ سمجھتے

اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

یا کان ایسے ہو جاتے جن سے یہ سنتے تو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

اور یہ لوگ آپ سے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرمائے گا اور بے شک آپ کے رب کے ہاں ایک دن

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

ایک ہزار سال کے برابر ہے جو تم گنتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں (ایسی) تھیں جنہیں میں نے مہلت دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں

ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ ع

پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف واپس آنا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے اے لوگو! میں تو تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ان کے لئے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ

تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جو بھی رسول یا نبی بھیجے

اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ

تو جب بھی وہ کوئی آرزو کرتے تو شیطان ان کی آرزو میں (لوگوں پر) وسوسہ ڈالتا۔ تو جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے

اہم نکات



ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً

پھر اپنی آیات کو پختہ کر دیتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔ تاکہ وہ شیطان کے ڈالے ہوئے وَسوسہ کو آزمائش کا ذریعہ بنا دے

لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾

ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور یقیناً ظالم بہت دور کی مخالفت میں پڑے ہیں۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ

اور اس لئے کہ وہ جان لیں جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے کہ یہ (وحی) حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

پھر ان کے دل اس کے لئے جھک جائیں اور یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

اور کافر اس (قرآن) کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت کی گھڑی آ پہنچے یا ان پر کسی بے برکت دن کا عذاب آ پہنچے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

اس دن بادشاہی اللہ کی ہوگی وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی

ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

پھر قتل کیئے گئے یا مر گئے اللہ ضرور انہیں اچھا رزق عطا فرمائے گا اور یقیناً اللہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ

وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے اور یقیناً اللہ خوب جاننے والا نہایت حلم والا ہے۔ یہ (بات اپنی جگہ درست) ہے

وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ

لیکن اگر کوئی شخص اتنا ہی بدلہ لے جتنا سخت برتاؤ اس کے ساتھ کیا گیا تھا پھر اس پر زیادتی (بھی) کی جائے تو اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

یقیناً اللہ معاف فرمانے والا بڑا ہی بخشنے والا ہے۔ یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ

اور اس کے سوا جسے وہ پوجتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی بلند مرتبہ نہایت بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اہم نکات



اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۚ ﴿٦٣﴾

کہ اللہ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے پھر زمین (اس سے) سر سبز ہو جاتی ہے بے شک اللہ نہایت مہربان بڑا باخبر ہے۔

ع ٨ ٧ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۧ ﴿٦٤﴾

اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ اور یقیناً اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں

وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾

اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا یقیناً اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾

اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زندہ فرمایا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ

ہر اُمت کے لئے ہم نے عبادت (اور قربانی) کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ہر گز وہ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ

اور آپ (ﷺ) لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں

فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

تو آپ (ﷺ) فرما دیجیے اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا قیامت کے دن

فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ

جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بے شک یہ سب ایک کتاب میں ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ

اور نہ ہی ان کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو آپ (ﷺ) پہچان لیتے ہیں

فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ

ان کافروں کے چہروں پر ناگواری قریب ہے کہ وہ حملہ کر دیں ان لوگوں پر جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے

ع ٩ ٨ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۧ ﴿٧٢﴾

کیا میں تمہیں اس سے بھی بُری چیز بتاؤں؟ وہ آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے

وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ

اگرچہ اس کے لئے سب جمع ہوجائیں اور اگر وہ مکھی ان سے کچھ چھین لے تو یہ اس (چیز) کو اس (مکھی) سے چھڑا بھی نہیں سکتے

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝٧٣ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ

کتنا کم زور ہے طالب (عابد) اور مطلوب (معبود)۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝٧٤ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ

یقیناً اللہ بڑا ہی قوت والا بہت غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چُن لیتا ہے اور لوگوں میں سے بھی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٧٥ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ

بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٧٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو

السجدۃ عند امام شافعی

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٧٧ ۩ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

اور خیر کے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں چُن لیا ہے

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ

اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی (یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ ہے اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا

مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اس سے پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

ع ۱۰ / ٦

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝٧٨ ع

اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑ لو وہی تمہارا کارساز ہے تو وہ کتنا اچھا کارساز اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن ایک نہایت سخت اور ہولناک دن ہو گا جو عام لوگوں کے ہوش اڑا دے گا۔ (سورۃ الحج، آیات: ۱، ۲)
۲- شیطان کی پیروی کرنے والے دنیا میں گمراہی کا شکار اور آخرت میں جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ (سورۃ الحج، آیات: ۳، ۴)
۳- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے اور وہی اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرما کر اٹھائے گا۔ (سورۃ الحج، آیات: ۵-۷)
۴- شرک کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ مشرکین کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں جلانے والا عذاب ہے۔ (سورۃ الحج، آیات: ۸، ۹، ۱۷)
۵- منافقین اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کنارے کنارے رہ کر کرتے ہیں اور دنیا کے فائدے پر خوش ہوتے اور نقصان پر دین سے دور ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دنیا و آخرت کا نقصان ہے۔ (سورۃ الحج، آیت: ۱۱)
۶- جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (سورۃ الحج، آیت: ۱۴)
۷- قرآنِ حکیم کی واضح آیات سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ (سورۃ الحج، آیت: ۱۶)
۸- ساری کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہے۔ (سورۃ الحج، آیت: ۱۸)
۹- شعائر اللہ کی تعظیم اور ادب و احترام شرک نہیں بلکہ دل کی پرہیزگاری اور ایمان کا تقاضا ہے۔ (سورۃ الحج، آیت: ۳۲)
۱۰- اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کی مدد فرماتا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی مدد کرتے ہیں۔ (سورۃ الحج، آیت: ۴۰)
۱۱- سابقہ نافرمان قوموں کے برے انجام سے درسِ عبرت حاصل نہ کرنے والے دل کے اندھے یعنی عقل و بصیرت سے محروم ہوتے ہیں۔ (سورۃ الحج، آیت: ۴۶)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) جب ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کرتے ہیں تو کیا چیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچتی ہے؟

(الف) جانور کا خون (ب) ہمارا تقویٰ (ج) جانور کا گوشت

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کن لوگوں کی لازماً مدد فرمائے گا؟

(الف) جو حج کریں گے (ب) جو جانور قربان کریں گے (ج) جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی مدد کریں گے

(۳) سورۃ الحج کے چوتھے رکوع میں حج کے کن ارکان کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) قیامِ منیٰ اور رمی جمرات کا (ب) قربانی اور طوافِ زیارت کا (ج) وقوفِ عرفات و مزدلفہ کا

(۴) سورۃ الحج کے پانچویں رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے عاجزی اختیار کرنے والے نیک بندوں کو کیا کہا گیا ہے؟

(الف) محسنین (ب) مومنین (ج) مخبتین

(۵) سورۃ الحج کے آخری رکوع میں شرک کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

(الف) باپ دادا کی پیروی (ب) نا سمجھی اور جہالت (ج) اللہ ﷻ کی قدر نہ کرنا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ الحج کے دوسرے رکوع میں کافروں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۲- سورۃ الحج کے چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کون سے تین خصوصی احکامات عطا فرمائے تھے؟

۳- سورۃ الحج کے چھٹے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ جب اللہ ﷻ نیک لوگوں کو زمین میں قوت اور اختیار عطا فرمائے گا تو وہ کون سے چار کام کریں گے؟

۴- سورۃ الحج کے آخری رکوع میں بُتوں اور جُھوٹے معبودوں کی بے بسی اور لاچارگی کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟

۵- سورۃ الحج کے آخری رکوع میں ایمان لانے والوں کو کن آٹھ باتوں پر عمل کرنے کی دعوت دی گئی ہے؟

۶- سورۃ الحج کی آخری آیت میں اللہ ﷻ نے ایمان والوں کی کیا عظمتیں بیان فرمائی ہیں؟

گھریلو سرگرمی

- ایامِ حج (۸ ذی الحجہ تا ۱۳ ذی الحجہ) میں مناسکِ حج کی ادائیگی ترتیب سے تحریر کریں۔
- مناسکِ حج کی ادائیگی کی تصاویر جمع کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ:________ دستخط والدین مع تاریخ:________

سبق:۸

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

(سورت نمبر:۲۵، کل رکوع:۶، کل آیات:۷۷)

تعارف: سورت کے آغاز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان عبدیت اور قرآن کریم کی حقانیت کا انتہائی جامعیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور لاچارگی کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم اور انبیاء و رسل علیہم السلام پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے ظالموں کی اس حسرت کا بیان ہے کہ وہ قیامت کے دن اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے یہ کہتے ہوں گے کاش انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راستہ و تعلق اختیار کیا ہوتا اور ان لوگوں کے ساتھ دوستی نہ کی ہوتی جنہوں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و محبت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت سے محروم کر دیا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی نافرمان قوموں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا ذکر کر کے قریش مکہ اور ایسے تمام مجرموں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں رحمان کے اطاعت گزار پسندیدہ بندوں کی اعلیٰ صفات بیان فرمائی گئی ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ

بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر فرقان (قرآن) نازل فرمایا

لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تاکہ وہ تمام جہاں والوں کے لئے ڈرانے والے ہو جائیں۔ وہ ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی ہے

وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿۲﴾

اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ ہی کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور پھر اسے ایک مقرر کئے ہوئے اندازے پر رکھا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ

اور انہوں نے اس (اللہ) کے سوا کئی اور معبود بنالیئے جو کوئی چیز پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں

وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾

اور نہ وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نہ ہی فائدے کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے اور نہ دوبارہ جی اُٹھنے کے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ

اور کہا انہوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ یہ (قرآن) تو جھوٹ ہے جسے انہوں نے خود بنالیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے (بھی) اس کام میں ان کی مدد کی ہے

فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِىَ تُمْلٰى عَلَيْهِ

یقیناً یہ لوگ ظلم اور جھوٹ پر (اتر) آئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھوالی ہیں پھر وہی ان پر پڑھی جاتی ہیں

بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

صبح و شام۔ (اے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ!) آپ فرما دیجیۓ اس (قرآن) کو اس نے نازل فرمایا ہے جو سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے آسمانوں اور زمینوں کی

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ

بے شک وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسے رسول ہیں؟ جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں

لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ

ان کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا تو وہ بھی ان کے ساتھ ڈراتا۔ یا ان کی طرف کوئی خزانہ اُتار دیا جاتا یا ان کے لئے کوئی باغ ہوتا

يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

جس سے وہ کھایا کرتے اور ظالموں نے کہا تم تو بس پیروی کر رہے ہو ایسے آدمی کی جس پر جادو کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیۓ وہ آپ کے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْۤ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ ع ١ ٩

تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں پھر وہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جو اگر چاہے تو آپ کے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنا دے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا

(یعنی ایسے) باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور آپ کے لئے محل بنا دے۔ بلکہ انہوں نے قیامت کو جھٹلا دیا اور ہم نے تیار کر رکھی ہے

لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝۱۲

بھڑکتی ہوئی آگ اس کے لئے جو قیامت کو جھٹلائے۔ جب وہ (آگ) انہیں دیکھے گی دور کی جگہ سے تو وہ اس کے جوش اور دھاڑنے کی آوازیں سنیں گے۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳

اور جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

(ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) فرما دیجیۓ کہ کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت؟

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ

جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لئے بدلہ اور ٹھکانا ہوگی۔ وہاں ان کے لئے ہو گا جو وہ چاہیں گے (وہ اس میں) ہمیشہ رہیں گے

كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۶ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یہ وعدہ آپ کے رب کے ذمہ (کرم پر) ہے جو مانگے جانے کے لائق ہے۔اور جس دن وہ اِنہیں اکٹھا فرمائے گا اور اُنہیں جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں

فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝۱۷ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

پھر (اللہ) ان سے فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود ہی راستے سے بھٹک گئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ

ہمارے لئے مناسب نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو کارساز بناتے لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو سامان زندگی دیا

اہم نکات

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ

یہاں تک کہ وہ (تیری) یاد بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ تو (تمہارے ان معبودوں نے) یقیناً تمہاری باتوں کو جھٹلایا

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ

لہٰذا آج تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ ہی کوئی مدد حاصل کر سکتے ہو اور تم میں سے جو ظلم کرے گا

نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ

ہم اسے بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے

اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ

وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے

اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ع ۲ ۱۱

کیا تم صبر کرو گے؟اور آپ کا رب خوب دیکھنے والا ہے۔ اور جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

ہم پر فرشتے کیوں نازل نہیں کیئے گئے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے؟یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو اپنے دلوں میں بہت بڑا سمجھ لیا

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے

لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى

اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے (کاش! ہمارے درمیان) ایک مضبوط آڑ ہو۔ اور ہم اس کی طرف قصد کریں گے

مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

جو کوئی بھی عمل انہوں نے کیا ہوگا تو ہم اسے اُڑتے ہوئے خاک کے ذروں کی طرح بنا دیں گے۔ اس دن جنت والے

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

ٹھکانے کے لحاظ سے بہت بہتر اور آرام گاہ کے اعتبار سے کہیں اچھے ہوں گے۔ اور جس دن آسمان بادل سے پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کی ہوگی اور کافروں کے لئے وہ دن بڑا سخت ہوگا۔ اور جس دن ظالم (افسوس سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا وہ کہے گا

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی! کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ

یقیناً اس نے تو مجھے نصیحت سے گمراہ کیا اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آپہنچی

اہم نکات



وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ

اور انسان کے لئے شیطان بڑا ہی دغاباز ہے۔ اور (اس دن) رسول (کریم ﷺ) عرض کریں گے اے میرے رب!

اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ

بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہم نے بنا دیئے ہر نبی کے لئے دشمن مجرموں میں سے

وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ

اور آپ کا رب کافی ہے ہدایت اور مدد فرمانے کے لئے۔ اور کہا انہوں نے جنہوں نے کفر کیا یہ قرآن ان پر ایک ہی بار کیوں نہ نازل کیا گیا

كَذٰلِكَ ۚۛ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

اس طرح (اس لئے نازل ہوا) تاکہ ہم اس (کے ذریعے) سے آپ کا دل مضبوط کریں اور اسی لئے ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔

وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ ؕ

یہ آپ کے پاس جو بھی مثال لاتے ہیں ہم لے آتے ہیں آپ کے لئے اس کا ٹھیک جواب اور اس کی بہتر وضاحت۔

ع ٣ ١٤ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع

جو لوگ اپنے منہ کے بل جمع کئے جائیں گے جہنم کی طرف وہی بدترین ٹھکانے میں ہیں اور راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ ۚۖ

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ان کا مددگار بنایا۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ ؕ وَ قَوْمَ نُوْحٍ

پھر ہم نے کہا تم دونوں جاؤ ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (آخرکار) ہم نے اُن (آل فرعون) کو تباہ کر دیا۔ اور قوم نوح (علیہ السلام) (کو بھی)

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں لوگوں کے لئے (عبرت کی) نشانی بنا دیا اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ظالموں کے لئے

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ ۚۖ وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

دردناک عذاب۔ اور (ہلاک کر دیا) عاد اور ثمود کو اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان اور بہت سی قوموں کو بھی۔

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ

اور ہر ایک (کو سمجھانے) کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور ہر ایک (نافرمان) کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور یقیناً یہ اس بستی پر بھی گزرے ہیں

الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾ وَ اِذَا رَاَوْكَ

جس پر بری طرح بارش برسائی گئی کیا انہوں نے اس بستی کو نہیں دیکھا بلکہ یہ دوبارہ جی اُٹھنے کی امید نہیں رکھتے۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں

اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا

تو آپ کا مذاق اُڑاتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی ہیں وہ؟ جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ بے شک قریب تھا کہ وہ ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتا۔

اہم نکات

لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ

اگر ہم ان پر ڈٹے نہ رہتے اور جلد ہی یہ جان لیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ کون راستے سے گمراہ ہے؟ کیا آپ نے دیکھا؟

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ

اسے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا تو کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں؟

ع ٤/١٠ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ تَرَ

کہ بے شک ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا؟

اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾

اپنے رب (کی قدرت) کی طرف کہ کیسے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

پھر ہم اس (سائے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو ڈھانپنے والی بنایا

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا

اور نیند کو آرام کا ذریعہ (بنایا) اور دن کو (کام کے لئے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے خوشخبری بنا کر

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا

اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے اور ہم نے ہی آسمان سے پاک پانی نازل فرمایا۔ تاکہ ہم اس سے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں

وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

اور (تاکہ) سیراب کریں اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کو۔ یقیناً ہم نے اس (بارش) کو ان کے درمیان طرح طرح سے تقسیم کیا ہے

لِيَذَّكَّرُوْا ڮ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿٥١﴾

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا نہیں مانا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا (نبی) ضرور بھیج دیتے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور اس (قرآن) کے ذریعے ان سے بڑا جہاد کریں۔ اور وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا یہ (ایک) میٹھا پیاس بجھانے والا

وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا

اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان بنا دیا ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ۔ اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

پھر اسے خاندانی (نسب) اور سسرالی رشتوں والا بنایا اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔ اور یہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ان (چیزوں) کو

مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾

جو نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں اور نہ انہیں نقصان اور کافر اپنے رب کے مقابلے میں (دوسرے کی) پشت پناہی کرتا ہے۔

اہم نکات

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

اور ہم نے آپ کو صرف ایک خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ

مگر یہ کہ جو چاہے اختیار کرے اپنے رب کی طرف راستہ۔ اور آپ بھروسہ کیجیے اُس زندہ رہنے والے (رب) پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی

وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿۵۸﴾

اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کے لئے کافی ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ

جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ

وہ رحمان ہے آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیجئے۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے؟

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا

السجدة

ع ٥ ٦

کیا ہم اس کو سجدہ کریں؟ جس کا تم ہمیں حکم دیتے ہو اور یہ بات انہیں نفرت میں بڑھا دیتی ہے۔ بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں ستارے بنائے

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور اس میں بنایا چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو بنایا ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

اس (شخص) کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکرگزار بننا چاہے۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾

اور جب ان سے جاہل لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾

اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے بے شک اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا

بے شک وہ بری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں

وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

اور نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ (ہی) وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

قیامت کے دن اس کے لئے عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ

اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور جو توبہ کرے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ (ہیں) کہ جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا

آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں (جنت میں) بالا خانے عطا کئے جائیں گے ان کے صبر کے بدلے میں

وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۙ ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ

اور ان کا وہاں دعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع ٦

میرے رب کو تمہاری پرواہ بھی نہیں اگر تم اس کی عبادت نہ کرو یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو عنقریب (اس کا عذاب) چمٹ جانے والا ہوگا۔



علم و عمل کی باتیں

۱- قرآن حکیم حق اور باطل میں فرق کرنے والا وہ کلام ہے جو اللہ ﷻ نے اپنے مقدس بندے خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ پر تمام جہان والوں کو عذاب سے ڈرانے کے لئے نازل کیا۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۱)

۲- اللہ ﷻ، رسولِ کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم پر اعتراضات کرنے کی اصل وجہ قیامت کو جھٹلانا ہے۔(سورۃ الفرقان، آیت:۱۱)

۳- قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے ظالم لوگ اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے یہ حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ راستہ اور تعلق اختیار کیا ہوتا تو وہ بھی آج آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۲۷)

۴- رسول اللہ ﷺ کی تکذیب وتوہین کرنے والے ظالم لوگ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور روز قیامت بھی ان دوستوں کی دوستی پر افسوس کریں گے جن کی دوستی کی بنا پر وہ ہلاکت میں پڑے۔(سورۃ الفرقان، آیت:۲۸)

۵- شیطان کی پیروی کرنے والے ہمیشہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۲۹)

۶- قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اللہ ﷻ سے عرض کریں گے کہ میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۳۰)

۷- ہمیں دوسروں کے ساتھ عاجزی وانکساری کا رویہ اختیار کرنا چاہیۓ اور نادان لوگوں سے اُلجھنا نہیں چاہیۓ۔(سورۃ لفرقان، آیت:۶۳)

۸- رات کو اٹھ کر اللہ ﷻ کی عبادت کرنا عباد الرحمٰن کی اعلیٰ صفات میں سے ہے۔(سورۃ الفرقان، آیت:۶۴)

۹- اللہ ﷻ کے محبوب بندے زندگی میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔اسراف اور کنجوسی سے بچتے ہیں۔(سورۃ الفرقان، آیت:۶۷)

۱۰- شرک، قتل ناحق اور زنا بڑے گناہوں میں سے ہیں جن کی سزا مل کر رہتی ہے۔ (سورۃ الفرقان، آیت:۶۸)

۱۱- سچی توبہ کرنے پر اللہ ﷻ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔(سورۃ الفرقان، آیت:۷۰)

۱۲- اللہ ﷻ کے نیک بندے جھوٹ اور جھوٹے کاموں سے بچتے ہیں۔(سورۃ الفرقان، آیت:۷۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کے تیسرے رکوع میں مجرموں کی نیکیوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

(الف) راکھ کے ڈھیر کی طرح ہوں گے (ب) سراب کی مانند ہوں گے (ج) ریت کے ذرات کی طرح بکھیر دی جائیں گی

(۲) قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اللہ ﷻ سے اپنی قوم کی کیا شکایت فرمائیں گے؟

(الف) انہوں نے مال و دولت جمع کیا تھا (ب) انہوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (ج) انہوں نے تہجد کی نماز کو چھوڑ دیا تھا

(۳) اس سورت کے پانچویں رکوع میں اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کس چیز کے ساتھ کفار سے بڑا جہاد کرنے کا حکم فرمایا؟

(الف) قرآن کے ساتھ (ب) تلوار کے ساتھ (ج) قلم کے ساتھ

(۴) کس قوم پر پتھروں کی بارش کا عذاب بھیجا گیا؟

(الف) قوم عاد (ب) قوم ثمود (ج) قوم لوط

(۵) سورۃ الفرقان کے آخری رکوع میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی پہلی صفت کیا بیان کی گئی ہے؟

(الف) تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں۔ (ب) بے کار باتوں سے بچتے ہیں۔ (ج) زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ سورۃ الفرقان کے پہلے رکوع میں اللہ ﷻ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲۔ اس سورت کے دوسرے رکوع میں مجرموں کی کون سی پانچ کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

۳۔ اس سورت کے چوتھے رکوع میں کن نافرمان قوموں کا ذکر بطور عبرت کیا گیا ہے؟

۴- اس سورت کے پانچویں رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بیان کردہ قدرتوں اور نعمتوں میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

۵- سورت کے آخری رکوع میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی عظیم صفات بیان کی گئی ہیں۔ کوئی سی سات صفات تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

- قرآنِ حکیم میں ایک اور سورت تلاش کریں جس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نیک بندوں کی صفات بیان کی گئی ہوں ان میں سے کوئی پانچ صفات لکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کو عبادالرحمٰن (یعنی رحمان کے بندوں) کی دعا:
  ”رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا“ ترجمہ کے ساتھ زبانی سنائیں۔
- معاشرہ میں جو منفی عادات تیزی سے فروغ پارہی ہیں ان میں سے پانچ کی فہرست بنائیں ان سے بچنے کے لئے اپنے گھر والوں سے مشاورت کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق ۹: قصّہ حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق سے ہجرت فرمائی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں فلسطین کے قریب عَمُوْرَہ اور سَدُوْم کی بستیوں کی طرف بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے وہیں شادی کی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم شرک میں مبتلا تھی اور شرک کے ساتھ اُنہوں نے ایک ایسی بُرائی کا آغاز کیا جو اِن سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی تھی۔ اُن کے مرد عورتوں سے نکاح کرنے کے بجائے مَردوں سے ہی اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس قوم کی اصلاح کے لئے حضرت لوط علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو بہت سمجھایا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کریں اور ان بُرائیوں سے باز آ جائیں۔ قوم نے اُن کو دھمکی دی کہ تم بہت پاک صاف بنتے ہو۔ ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔

جب قوم اپنی بُرائیوں سے باز نہ آئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن پر عذاب بھیجا۔ عذاب لانے والے فرشتے نہایت خوب صورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے۔ حضرت لوط علیہ السلام اُن کو دیکھ کر پریشان ہوئے۔ اُنہیں خدشہ تھا کہ یہ بُرے لوگ میرے ان اجنبی مہمانوں کو اپنی ہَوَس کا نشانہ نہ بنالیں اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوائی نہ اُٹھانی پڑے۔ جلد ہی اُن کی قوم کو بھی اِن مہمانوں کی آمد کی اطلاع ہو گئی اور وہ سب کے سب حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ میرا لحاظ کرو اور میرے مہمانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ کیا تم میں کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں؟ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں اس بُرے عمل کو چھوڑ کر عورتوں سے نکاح کرنے کی نصیحت فرمائی۔ مگر قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کو جواب دیا کہ تم تو جانتے ہو کہ ہمیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔

مہمانوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو تسلی دی کہ آپ (علیہ السلام) فکر نہ کریں ہم انسان نہیں بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں ان کافروں پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا یہ کافر لوگ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ اور آپ کی بیٹیاں رات میں اِس بستی سے چلے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے کیونکہ صبح ہوتے ہی اِن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب بھیج دیا جائے گا۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آ گیا۔ اس بد عمل قوم کی پہلے آنکھیں مٹا دی گئیں اور بعد ازاں ان کو بستیوں سمیت اٹھا کر پٹخ دیا گیا اور ان پر آسمان سے نشان زدہ پتھروں کی بارش کی گئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی عذاب کا شکار ہوئی کیونکہ اس نے آپ علیہ السلام کا ساتھ دینے کے بجائے کافر قوم کے ساتھ ہمدردی رکھی اُس کی ہمدردیاں اپنی نافرمان قوم کے ساتھ ہی تھیں۔ اِس طرح یہ کافر و نافرمان لوگ مِٹا دیئے گئے۔ آج بھی اِن اُجڑی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات بحرِ مُردار (Dead Sea) کے قریب عبرت کا درس دے رہے ہیں۔

قصہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ الاعراف — آیات: ۸۰ تا ۸۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۰

اور لوط (علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کی۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝۸۱

بے شک تم مردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝۸۲

اور اُن کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا انہیں اپنی بستی سے نکال دو بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۸۳

تو ہم نے انہیں (لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ع ۱۰/۱۲ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۸۴ ع

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی تو دیکھ لیجیے مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟



اہم نکات



قصّہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ ھود — آیات: ۷۷ تا ۸۳

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور (لوط علیہ السلام نے) فرمایا

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ

آج کا یہ دن انتہائی مشکل ہے۔ اور ان کے پاس ان کی قوم (بے اختیار) دوڑتی ہوئی آئی اور وہ پہلے ہی سے بُرے عمل کیا کرتے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں وہ تمہارے (نکاح کے) لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تو تم اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ

اور مجھے میرے مہمانوں (کی موجودگی) میں رُسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یقیناً تم جان چکے ہو

مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

(کہ) ہمیں تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں اور یقیناً تم خوب جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا کہ کاش میرے پاس تمہارے مقابلے کی کوئی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ پکڑتا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ

(فرشتوں نے) کہا اے لوط! بے شک ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ

تو آپ رات کے ایک حصّے میں اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ

بے شک اسے (وہ عذاب) پہنچنے والا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بے شک ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا

کیا صبح قریب نہیں ہے؟ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے اُس (بستی) کے اُوپر والے حصّے کو نیچے کر دیا اور ہم نے اس (بستی) پر برسائے

ع ۱۵ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ع

پکی مٹی کی کنکریوں کے لگاتار پتھر۔ جن پر آپ کے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ (بستی) ظالموں سے دُور نہیں ہے۔

اہم نکات



قصّہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ الشعراء — آیات: ١٦٠ تا ١٧٥

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطِ الْمُرْسَلِينَ ۚ١٦٠ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۚ١٦١

لوط (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد لوط (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ١٦٢ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۚ١٦٣

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٤

اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ١٦٥ وَتَذَرُونَ

کیا تم (نفسانی خواہش کے لئے) مَردوں کے پاس آتے ہو جہان والوں میں سے۔ اور تم چھوڑ دیتے ہو

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ١٦٦

اپنی بیویوں کو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا فرمایا بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ١٦٧

(لوط علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور (اس بستی سے) نکال دیئے جاؤ گے۔

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ١٦٨

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں تمہارے اس عمل سے نفرت کرنے والا ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ١٦٩

اے میرے رب! آپ مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دیجئے اُس عمل (کی سزا) سے جو وہ کرتے ہیں۔

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ١٧٠ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۚ١٧١

تو ہم نے اُنہیں (لوط علیہ السلام کو) اور اُن کے سب گھر والوں کو نجات عطا فرمائی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ۚ١٧٢ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ

پھر ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے اُن پر (پتّھروں کی) شدید بارش برسائی

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ١٧٣ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

تو وہ (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر بہت بُری بارش تھی۔ یقیناً اِس (قصّہ) میں نشانی ہے

ع ٩ ١٦ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ١٧٤ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ١٧٥

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے شرمی اور بے حیائی سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں شرم و حیا اختیار کر کے پاکیزہ زندگی گزارنی چاہیے۔
(سورۃ الاعراف: ۸۰، ۸۱)

۲۔ مرد اور عورت کا احکامِ شریعت کے مطابق نکاح کرنا ثواب کا کام اور پاکیزہ طریقہ ہے۔
(سورۃ الاعراف: ۸۱، سورۃ ھود: ۷۸، سورۃ الشعراء: ۱۶۶)

۳۔ ہر دَور میں بُرے لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ (سورۃ الاعراف: ۸۲، سورۃ الشعراء: ۱۶۷)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حیا اختیار کرنے اور پاکیزہ رہنے والوں کو کامیاب فرماتا ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۸۳، سورۃ الشعراء: ۱۷۰، ۱۶۹)

۵۔ کفار کو روزِ قیامت کسی نیک آدمی سے رشتہ داری فائدہ نہیں دے گی۔ (سورۃ الاعراف: ۸۳، سورۃ ھود: ۸۱، سورۃ الشعراء: ۱۷۱)

۶۔ بے شرمی اور بے حیائی کرنے والوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آتا ہے۔
(سورۃ الاعراف: ۸۴، سورۃ ھود: ۸۱، ۸۲، ۸۳، سورۃ الشعراء: ۱۷۲، ۱۷۳)

۷۔ مہمان نوازی اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ (سورۃ ھود: ۷۷، ۷۸، ۸۰)

۸۔ ہمیں بُرے لوگوں کے بُرے انجام سے سبق حاصل کر کے بُرائیوں سے بچنا چاہیے۔ (سورۃ ھود: ۸۳، سورۃ الشعراء: ۱۷۴)

۹۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کی دعوت دی۔ (سورۃ الشعراء: ۱۶۱، ۱۶۳)

۱۰۔ ہمیں برے لوگوں کی برائی سے نفرت کرنی چاہیے اور ان کی اصلاح کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ (سورۃ الشعراء: ۱۶۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ مندرجہ ذیل جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱۔	حضرت لوط علیہ السلام کے تمام گھر والوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عذاب سے بچا لیا۔		
۲۔	اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بے حیائی سے سخت منع فرمایا ہے۔		
۳۔	لوط علیہ السلام کی قوم کا جرم صرف شرک کرنا تھا۔		
۴۔	حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نیک خاتون تھیں۔		
۵۔	حضرت لوط علیہ السلام پر ۱۰۰ افراد ایمان لائے تھے۔		

سوال ۲ مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ یہ قرآنِ حکیم میں کس کا قول بتایا گیا ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا	لوط علیہ السلام کا	فرشتوں کا	قوم کا
۱-	کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی۔				
۲-	انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔				
۳-	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوانہ کرو۔				
۴-	آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے وقت بستی سے چلے جائیں۔				
۵-	جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے اِس بستی کو اٹھا کر پٹخ دیا۔				

سوال ۳ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

۲- مہمانوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کیا سمجھایا؟

۳- بے حیائی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟

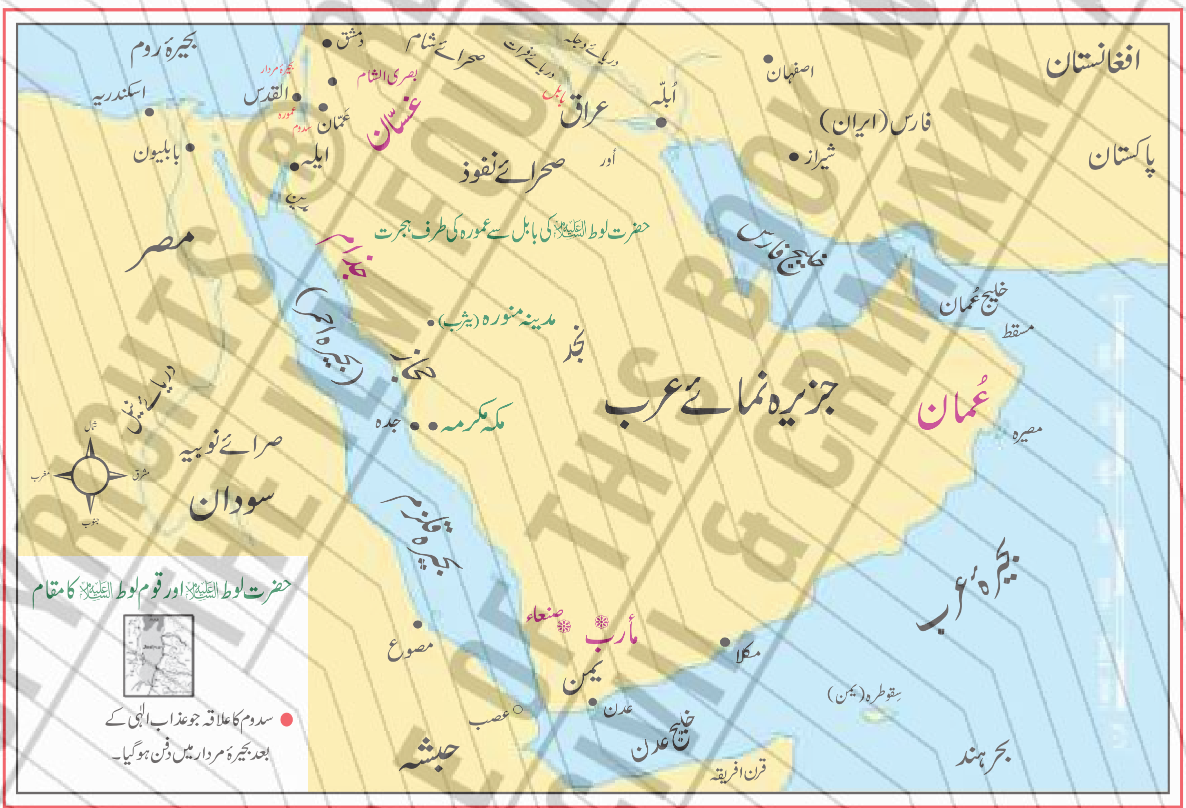
سوال ۴ آیئے بچّو! ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	جی نہیں
۱-	کیا ہم بے حیائی کے کاموں سے نفرت کرتے ہیں؟		
۲-	کیا ہم غیر اخلاقی ڈرامے اور فلمیں دیکھنے سے بچتے ہیں؟		
۳-	کیا ہم شرم وحیا اختیار کرتے ہوئے اپنی عفت کی حفاظت کے لئے مناسب لباس پہنتے ہیں؟		
۴-	کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والوں کا ساتھ دیتے ہیں؟		
۵-	کیا ہم اچھائی کی دعوت دینے والوں کی بات مانتے ہیں؟		

گھریلو سرگرمی

- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے علاقہ بحرِ مُردار پر جدید ذرائع سے معلومات حاصل کر کے مختصر نوٹ لکھیں۔
- اپنے گھر والوں سے نکاح کی اہمیت و فضیلت معلوم کریں اور نکاح کے بارے کوئی دو احادیث تلاش کر کے لکھیں۔
- اپنے گھر والوں سے پوچھ کر مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق کوئی پانچ باتیں تحریر کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا مقام



دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۰

سُوۡرَةُ الشُّعَرَآء

(سورت نمبر:۲۶، کل رکوع:۱۱، کل آیات:۲۲۷)

تعارف: آیات کی تعداد کے لحاظ سے سورۃ الشعر آء طویل ترین مکی سورت ہے۔ سورت کا آغاز مشرکینِ مکہ کے بارے میں آپ ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر تسلی دینے سے ہوتا ہے۔ آیات:۱۰ تا ۱۹۱ میں ۷ انبیاء کرام علیہم السلام (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام) کا اپنی قوم کو بڑی ہمت اور عزیمت کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ دعوتِ توحید کو قبول کرنے والے اہل ایمان کے نجات پانے اور کفّار پر دنیا میں بھی عذاب اُتارے جانے کا بیان ہے۔ گویا ان واقعات کے ذریعے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسلی دی گئی ہے کہ بالآخر اہلِ ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ کفار و مشرکین نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے باخبر ہو کر اپنی بروقت اصلاح کر لیں۔ ہر قصّہ کے بعد دو آیات "اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ○" بار بار (کل آٹھ بار) دُہرائی گئی ہیں۔ اس سورت کے آخر میں فضائلِ قرآن کا بیان ہے اور شاعروں کی عمومی کمزوریوں کو بیان کرتے ہوئے اچھے شعراء کی صفات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓمٓ ۞ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۞ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۞

طٰسٓمٓ۔ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ شاید آپ (ﷺ) اپنی جان دے دیں گے (اس غم کی وجہ سے) کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ۞

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل کریں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ۞ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا

ان لوگوں کے پاس جو بھی نئی نصیحت رحمان کی طرف سے آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو یقیناً وہ (حق کو) جھٹلا چکے

فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۞ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ

تو عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا

كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ۞ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۞

کہ ہم نے اِس میں کس طرح عمدہ چیزیں اُگائی ہیں۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ۞

اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات:۱۰ تا ۱۹۱ کی تفصیل: آیات :۱۰ تا ۶۸ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ دوم قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں، آیات: ۶۹ تا ۱۰۴ قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں، آیات: ۱۰۵ تا ۱۵۹ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ہود علیہ السلام اور قصّہ حضرت صالح علیہ السلام میں، آیات:۱۶۰ تا ۱۷۵، مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ چہارم قصّہ حضرت لوط علیہ السلام میں اور آیات:۱۷۶تا۱۹۱ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱۹۲ تا ۲۲۷

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل پر

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾

تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ (یہ قرآن نازل ہوا ہے) واضح عربی زبان میں۔ اور بے شک اس (قرآن) کا ذکر پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾

کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس (قرآن) کو نازل فرماتے کسی عجمی (غیر عربی) پر۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ اس طرح ہم نے اس (کے انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا

وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پھر وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں خبر بھی نہیں ہوگی۔ تو وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ تو کیا وہ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ تو بھلا آپ دیکھئے اگر ہم انہیں کئی سال فائدہ دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ (سامان زندگی) ان کے کسی کام نہ آئے گا جو انہیں دیا گیا تھا۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾

اور ہم نے کسی ایسی بستی (کے لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا جسے ڈرانے والے نہ (آئے) ہوں۔ (انہیں) نصیحت کرنے کے لئے اور ہم ظالم نہیں ہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾

اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نازل نہیں ہوئے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یقیناً وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر دیئے گئے ہیں۔

فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ﴿٢١٤﴾

تو تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (اے نبی ﷺ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ

اور اپنا (رحمت کا) بازو جھکایئے ان کے لئے جو ایمان والوں میں سے آپ کی پیروی کریں۔ پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ (ﷺ) فرما دیجئے

اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿٢١٧﴾

کہ بے شک میں بیزار ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔ اور آپ (ﷺ) بھروسہ کیجیے اس پر جو بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

الَّذِىۡ يَرٰٮكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ﴿٢١٩﴾

جو آپ (ﷺ) کو دیکھتا ہے جب آپ (ﷺ نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں۔ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ (ﷺ) کی نشست و برخاست کو (بھی دیکھتا ہے)۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿٢٢٢﴾

بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔

يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

وہ سنی سنائی باتیں (کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے ان (شاعروں) کے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّانۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ

اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جنہوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿٢٢٧﴾ ع ١١

اور وہ عنقریب جان لیں گے جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ کون سی پلٹنے کی جگہ واپس جائیں گے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ایک روشن کتاب ہے جس میں زندگی گزارنے کے واضح اصول موجود ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲)

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی کوئی بڑی نشانی دکھا کر لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۴)

۳- منکرینِ حق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں، انہیں جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۵،۶)

۴- ہمیں عربی زبان سیکھنی چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کو عربی زبان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر نازل فرمایا۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۱۹۴،۱۹۵)

۵- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے قوموں کو ان کے بُرے انجام سے ڈراتا ہے پھر کفر و نافرمانی کرنے پر اڑے رہنے والوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲۰۸)

۶- ہمیں اپنے رشتہ داروں کو گناہ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر انہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عذاب اور غضب سے ڈرانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طریقہ ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲۱۴)

۷- ہمیں ایمان والوں سے بہت شفقت اور تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲۱۵)

۸- شیطان جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہوتا ہے۔ (سورۃ الشعراء، آیات:۲۲۱-۲۲۳)

۹- جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً گمراہ لوگ ہوتے ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲۲۴)

۱۰- ایمان لانا، نیک اعمال کرنا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کرنا اور ظالموں سے انتقام لینا اچھے شاعروں کی صفات ہیں۔ (سورۃ الشعراء، آیت:۲۲۷)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الشعراء میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا گیا؟

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام　(ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام　(ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۲) اس سورت کے آخر میں کن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) جادوگروں کا　(ب) نبیوں کا　(ج) شاعروں کا

(۳) روح الامین قرآنِ حکیم کہاں لے کر اُترے؟

(الف) مکہ مکرمہ میں　(ب) مدینہ طیبہ میں　(ج) قلبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۴) سورت کی آخری آیات کے مطابق شیطان کیسے لوگوں پر اُترتے ہیں؟

(الف) چور اور ڈاکو پر　(ب) جھوٹے اور گناہ گاروں پر　(ج) شرابی اور جواری پر

(۵) اس سورت کی آخری آیات کے مطابق جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً کیسے لوگ ہوتے ہیں؟

(الف) غریب لوگ　(ب) گمراہ لوگ　(ج) امیر لوگ

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ اس سورت کے پہلے رکوع میں کافروں کے ایمان نہ لانے پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

۲۔ اس سورت میں دو آیتیں آٹھ مرتبہ دہرائی گئی ہیں ان آیات کے نمبر تحریر کریں۔

۳۔ اس سورت کے آخری رکوع میں قرآنِ حکیم کے تعارف کے حوالے سے بیان کی گئی پانچ باتیں تحریر کریں؟

۴۔ سورت کے آخری رکوع میں نبی کریم ﷺ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے پانچ خصوصی احکام تحریر کریں؟

۵۔ اس سورت کے آخری رکوع میں جھوٹے شاعروں کے بارے میں بیان کی گئی تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

- شیطان کے وسوسوں اور حملوں کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دیگر آیات میں سے کوئی پانچ باتیں تلاش کر کے لکھیں۔
- آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تین شعراء کے نام اور آپ ﷺ کی شان کے حوالے سے اُن کے دو دو نعتیہ اشعار تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۱ قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعارف

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاءِ کرام علیہم السلام میں سے ایک حضرت سلیمان علیہ السلام بھی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضرت طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے تیسرے بادشاہ تھے۔ جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عظیم الشان حکومت عطا فرمائی تھی۔ آپ علیہ السلام کا زمانہ ۹۸۵ قبل مسیح کا ہے۔

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعامات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر کئی انعامات واحسانات فرمائے اور آپ علیہ السلام کو بہت سی فضیلتیں عطا فرمائیں۔ اُنہیں نبی بنایا، حضرت داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا اور زمین پر بہت بڑی اور بے مثال بادشاہت عطا فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں انسانوں، جنّات، جانوروں اور ہواؤں پر حکومت عطا فرمائی اور جانداروں (پرندوں اور چیونٹیوں وغیرہ) کی بولیاں سکھائی تھیں۔ مزید یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہادیا تھا۔

۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنّات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنّات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ان جنّات سے کئی قسم کے کام لیتے تھے۔ مثلاً ان کے حکم پر جنّات سمندر میں غوطہ لگا کر ہیرے، جواہرات اور قیمتی اشیاء نکال لاتے، عمارتیں تعمیر کرتے، نیز قلعے، حوض اور بڑی بڑی بناتے تھے اس کے علاوہ آپ علیہ السلام اُن کو جو حکم کرتے وہ اس کی تعمیل کرتے۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہوائیں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہواؤں کو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک مہینے کی مسافت کا طویل سفر حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں کی ذریعے ایک صبح میں کر لیتے تھے۔ اسی طرح ایک مہینے کی مسافت کا سفر ایک شام میں طے کر لیتے تھے۔

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا چیونٹی کی بات سن کر مسکرا دینا

ایک موقع پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے اور ایک مہم پر روانہ ہوئے۔ راستے میں چیونٹیوں کی وادی سے ان کا گزر ہوا۔ ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں کو پکار کر کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں اپنے پیروں تلے کچل نہ ڈالیں اور انہیں اس کی خبر تک نہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات سن لی اور مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور آپ (علیہ السلام) نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اِن عظیم نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کیا جو اُن پر اور اُن کے والدین پر فرمائی گئیں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اپنے لشکر کو اتنی دیر ٹھہرے رہنے کا حکم دیا کہ چیونٹیاں حفاظت سے اپنے بلوں میں داخل ہو جائیں۔

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہُدہُد پرندہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر میں پرندوں کا جائزہ لیا تو اُنہیں ہُدہُد نظر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام ہُدہُد کے اُس وقت موجود نہ ہونے پر ناراض ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہُدہُد نے اپنی غیر موجودگی کی کوئی واضح وجہ نہ بتائی تو میں اُسے ضرور سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا۔

۶۔ ہُدہُد کا سورج کے پجاریوں کی خبر دینا

تھوڑی دیر بعد ہُدہُد آ گیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کے پاس ایک ایسی خبر لایا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں۔ پھر ہُدہُد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قومِ سبا کے بارے میں بتایا کہ ان پر ایک عورت حکومت کرتی ہے۔ اسے دنیاوی مال و دولت میں سے ہر چیز دی گئی ہے۔ ہُدہُد نے انہیں بتایا کہ ملکہ سبا کے پاس ایک نہایت عظیم الشان تخت ہے۔ ہُدہُد نے مزید بتایا کہ قومِ سبا کے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بجائے سورج کی پوجا کرتے ہیں۔

۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکہ سبا کے نام

ہُدہُد کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے سچ بولا ہے یا جھوٹ؟ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے نام ایک خط لکھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آ جاؤ"۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے خط ہُدہُد کو دے کر حکم دیا کہ میرا یہ خط لے جاؤ اور اسے ملکہ سبا کے پاس ڈال دو۔ پھر دیکھو کہ وہ لوگ اس خط کا کیا جواب دیتے ہیں۔

۸۔ ملکہ سبا کا اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے مشورہ

ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اپنے درباریوں اور سپہ سالاروں کو پڑھ کر سنایا اور کہا میں کوئی فیصلہ تمہارے مشورے کے بغیر نہیں کرتی۔ مجھے بتاؤ کہ اس معاملے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑی قوت و طاقت رکھنے والے ہیں اور جنگ کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ لیکن فیصلہ کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے۔ ہم آپ کا ہر فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔

۹۔ ملکہ سبا کی سمجھ داری اور تدبیر

ملکہ سبا نے سمجھ داری سے کام لیتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے درباریوں سے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں کہیں ہمارے ساتھ ایسا ہی نہ ہو۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حملے سے روکنے کے لئے قیمتی تحائف ان کی طرف بھجوائے اور ان کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

۱۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہ سبا کو جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے قیمتی تحفوں کو واپس کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے پاس پیغام بھجوایا کہ کیا تم لوگ مال و دولت سے مجھے متاثر کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ

کے قاصدوں سے کہا کہ تم اپنے تحفے لے کر واپس چلے جاؤ۔ اب ہم تم پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ ہم تمہیں شکست دے کر تمہارے ملک سے تمہیں بے عزت کر کے نکال دیں گے۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ پیغام سن کر جنگ کے بجائے فرماں برداری اختیار کرتے ہوئے ان کے پاس حاضر ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچا دی۔

۱۱۔ پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ سبا کا تخت حاضر کر دینا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ملکہ سبا کے آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ "میں تخت آپ علیہ السلام کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ علیہ السلام اس دربار سے اُٹھیں۔ میں بہت طاقت ور بھی ہوں اور امانت دار بھی ہوں"۔ آپ علیہ السلام کے دربار میں موجود ایک شخص نے کہا جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کتاب کا علم دیا تھا کہ "میں ملکہ سبا کا تخت آپ علیہ السلام کے سامنے آپ علیہ السلام کی پلک جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں"۔ چنانچہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے سامنے پایا تو خوش ہوئے اور آپ علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احسانات و انعامات پر اس کا شکر ادا فرمایا۔

۱۲۔ ملکہ سبا کا امتحان

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کے تخت پر کچھ تبدیلی کرنے کا حکم دیا تا کہ ملکہ کا امتحان لیں کہ آیا اُس تخت کو پہچان لیتی ہے یا نہیں۔ پھر جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے کہا یہ تو گویا وہی ہے اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے عظیم انعامات اور خصوصی فضل و کرم کی قائل ہو گئی۔

۱۳۔ ملکہ سبا کا ایمان لانا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک شیش محل بنوایا تھا جس کے صحن میں ایک پانی کا حوض تھا اور اس پر صاف شفاف شیشے کا فرش اس طرح ڈالا گیا تھا کہ غور سے دیکھے بغیر شیشہ نظر نہیں آتا تھا اور سرسری نظر سے دیکھیں تو وہ کھلا ہوا حوض معلوم ہوتا تھا، اور محل میں داخل ہونے کے لئے اسی حوض کے اوپر سے گزرنا پڑتا تھا چنانچہ جب ملکہ سبا محل میں داخل ہونے کے لئے چلی تو سامنے وہ حوض نظر آیا اس لئے اس نے حوض سے گزرنے کے لئے اپنے پائینچے اوپر کر لیے تاکہ پانی سے گیلے نہ ہو جائیں اس پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے بتایا کہ یہ پانی نہیں بلکہ شیشے کا فرش ہے۔ ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی یہ نعمتیں دیکھ کر متاثر ہوئی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توحید اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لے آئی۔

۱۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مقدمات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ ایک موقع پر ایک پیچیدہ مقدمہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا۔ ایک چرواہے کی چند بکریوں نے ایک کھیت کو رات میں چر لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مقدمہ کا یہ فیصلہ فرمایا کہ بکریوں کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھالے۔ اور کھیت کو بکریوں والے کے حوالے کر دیا جائے تا کہ وہ کھیتی اُگائے یہاں تک کہ کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے کہ جس حال میں وہ بکریوں کے چرنے سے پہلے تھی۔ پھر بکریاں چرواہے کے حوالے کر دی جائیں اور کھیت کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے۔

۱۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا راہِ الٰہی میں جہاد کے لئے گھوڑے پالنے کا شوق

حضرت سلیمان علیہ السلام کو جہاد کے لئے گھوڑے پالنے کا شوق تھا۔ آپ علیہ السلام اِن گھوڑوں سے اس لئے محبت کرتے تھے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام محبت کے اظہار کے لئے گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر بھی ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

۱۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو فرشتے ہاروت اور ماروت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت میں شیاطین جادو کی باتیں پڑھتے پڑھاتے اور لوگوں کو سکھاتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کو جادو سیکھنے سے منع کرتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس دور میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو نازل فرمایا ان فرشتوں نے جادو اور معجزے میں فرق واضح کر دیا۔ یہ فرشتے لوگوں سے کہتے تھے کہ ہم ایک آزمائش ہیں اور جادو سیکھ کر کفر نہ کرو اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ لیکن کافر اور نافرمان لوگ ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی کے درمیان جُدائی ڈال دیں۔

۱۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنّات کو ایک بڑی عبادت گاہ ہیکلِ سلیمانی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا۔ کئی طاقتور جن پہاڑوں سے پتھر تراش کرلاتے اور دوسرے معمار جنّات ان سے تعمیر کرتے اس طرح ایک عظیم عبادت گاہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اسی دوران حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا وقت آ گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے کہ ان کے انتقال کے بعد بھی یہ کام جاری رہے اور عبادت گاہ کی تعمیر مکمل ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک تدبیر فرمائی وہ اپنے عصا کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور ملک الموت نے اسی حالت میں آپ علیہ السلام کی روح قبض کر لی۔ جنّات اِنہیں کھڑا دیکھ کر یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں اور ہیکل کی تعمیر میں خوب محنت و مشقت کرتے رہے۔ اس طرح ہیکلِ سلیمانی یعنی بیت المقدس کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا جسم انور وصال کے بعد کافی عرصہ تک صحیح سلامت عصا پر قائم رہا جب اس عصا کو دیمک نے چاٹ لیا اور اس بنا پر وہ ٹوٹا تو آپ علیہ السلام کا جسم مبارک عصا پر قائم نہ رہ سکا۔ تب جنات کو پتا چلا کہ آپ علیہ السلام کا تو کب سے وصال ہو چکا ہے۔ اس سے معلوم ہوا اللہ سبحانہ وتعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک کو وصال کے بعد بھی تغیر و تبدل سے محفوظ رکھتا ہے۔ جنّات نے یہ بات جان لی کہ اگر اُنہیں غیب کا علم ہوتا تو وہ ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے بامشقت کام میں مبتلا نہ رہتے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کے ساتھ ہی ہیکل سلیمانی کی تعمیر کا کام چھوڑ کر چلے جاتے۔

سبق:۱۲

سُوْرَةُ النَّمْل

(سورت نمبر:۲۷، کل رکوع:۷، کل آیات:۹۳)

تعارف: سورۃ النمل مکی سورت ہے۔ اس کے آغاز میں قرآن حکیم سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ پھر چار انبیاء کرام علیہم السّلام کے قصے بیان کئے گئے ہیں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت سلیمان علیہ السّلام، حضرت صالح علیہ السّلام اور حضرت لوط علیہ السّلام۔ ان میں سے حضرت سلیمان علیہ السّلام کا قصہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دولت، حکومت، اور شوکت و حشمت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں اور اعزاز کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السّلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔ سورت کے آخری دو رکوعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا جواب دیا گیا ہے۔ قیامت کی علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور انجام پر سورت کا اختتام کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ۱ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ۲

طٰسٓ یہ آیات ہیں قرآن کی اور واضح کتاب کی۔ (جو) ہدایت اور خوش خبری ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۴ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما کر دیئے ہیں تو وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے برا عذاب ہے

وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۵ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

اور آخرت میں بھی یہی لوگ سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔ اور یقیناً آپ کو قرآن عطا کیا جاتا ہے

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝۶ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ط

بڑی حکمت والے اور خوب جاننے والے کی طرف سے۔ (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے اپنے گھر والوں سے فرمایا بے شک میں نے آگ دیکھی ہے

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝۷

عنقریب میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا سُلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸

جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اہم نکات



يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿٩﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

اے موسیٰ! بے شک میں ہی اللہ ہوں جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہوں۔ اور اپنی لاٹھی ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے حرکت کر رہی ہے

كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾

جیسے وہ سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے مڑ کر (بھی) نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! ڈریئے نہیں بے شک رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہوں۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالیئے

تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۣ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾

وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ نو نشانیاں لیکر فرعون اور اس کی قوم کی طرف (جائیے) بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا

تو جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں پہنچیں تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور انہوں نے اُن کا انکار کر دیا

وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾

حالانکہ ان کے دل اُن (نشانیوں) کا یقین کر چکے تھے (صرف) ظلم اور تکبر کی وجہ سے (انکار کیا) تو آپ دیکھیے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں

فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے وارث بنے اور انہوں نے فرمایا اے لوگو!

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾

ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا فرمائی گئی ہے یقیناً یہ (اللہ کا) واضح فضل ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ان کے لشکر جمع کئے جاتے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے پھر (نظم وضبط کے لئے ان کے سامنے) وہ روکے جاتے تھے۔

حَتّٰٓي اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ دیں

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ

اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ تو وہ (سلیمان علیہ السلام) اس کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور انہوں نے عرض کی اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جو تو پسند فرمائے

اہم نکات



وَ اَدۡخِلۡنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ فِیۡ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّیۡرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَی الۡہُدۡہُدَ ۫ۖ

اور مجھے اپنی رحمت سے داخل فرما اپنے نیک بندوں میں۔ اور انہوں نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا

اَمۡ کَانَ مِنَ الۡغَآئِبِیۡنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا شَدِیۡدًا اَوۡ لَاۡاَذۡبَحَنَّہٗۤ اَوۡ لَیَاۡتِیَنِّیۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۱﴾

کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے۔

فَمَکَثَ غَیۡرَ بَعِیۡدٍ فَقَالَ اَحَطۡتُّ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ بِہٖ وَ جِئۡتُکَ مِنۡ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ ﴿۲۲﴾

کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے (آکر) کہا میں وہ معلومات لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں اور میں (شہر) سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ امۡرَاَۃً تَمۡلِکُہُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ لَہَا عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾

میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان پر حکومت کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کے پاس بہت بڑا تخت (بھی) ہے۔

وَجَدۡتُّہَا وَ قَوۡمَہَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ زَیَّنَ لَہُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ

میں نے اسے اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما بنا دیئے ہیں

فَصَدَّہُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ فَہُمۡ لَا یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۲۴﴾ۙ اَلَّا یَسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ

تو اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے روک دیا ہے تو وہ ہدایت نہیں پاتے۔ (شیطان نے انہیں سیدھے راستے سے روک دیا) تاکہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں

الَّذِیۡ یُخۡرِجُ الۡخَبۡءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾

جو باہر نکال لاتا ہے آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۶﴾ (السجدة) قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ السجدۃ

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ (سلیمان علیہ السلام نے ہُدہُد سے) فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا

اَمۡ کُنۡتَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۲۷﴾ اِذۡہَبۡ بِّکِتٰبِیۡ ہٰذَا فَاَلۡقِہۡ اِلَیۡہِمۡ ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡہُمۡ فَانۡظُرۡ

یا تم جھوٹوں میں سے ہو۔ میرا یہ خط لے جاؤ پھر اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے (الگ) ہٹ کر دیکھو

مَا ذَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ قَالَتۡ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اِنِّیۡۤ اُلۡقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیۡمٌ ﴿۲۹﴾

کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! بے شک میرے پاس ایک عزت والا خط بھیجا گیا ہے۔

اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَ اِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۳۰﴾ۙ

بے شک وہ سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے (شروع کیا گیا ہے) جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَیَّ وَ اۡتُوۡنِیۡ مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ؑ قَالَتۡ یٰۤاَیُّہَا الۡمَلَؤُا اَفۡتُوۡنِیۡ فِیۡۤ اَمۡرِیۡ ۚ ع ۲/۱۷

یہ کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آجاؤ۔ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! میرے معاملے میں مجھے مشورہ دو

مَا کُنۡتُ قَاطِعَۃً اَمۡرًا حَتّٰی تَشۡہَدُوۡنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّۃٍ وَّ اُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِیۡدٍ ۬ۙ

میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا ہم بڑی قوت والے اور بہت سخت جنگ والے ہیں

وَّ الۡاَمۡرُ اِلَیۡکِ فَانۡظُرِیۡ مَا ذَا تَاۡمُرِیۡنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتۡ اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَۃً

اور حکم کا اختیار آپ کو ہے آپ خود ہی غور کریں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ اس (ملکہ) نے کہا بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں

اہم نکات



اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّىْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ

تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ (بھی) اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں

فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ

پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لاتے ہیں؟ تو جب وہ (قاصد) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

تو جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ تم اُن کے پاس واپس چلے جاؤ

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں سے ایسا ذلیل کر کے نکالیں گے کہ وہ بے عزت ہو کر رہ جائیں گے۔

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِىْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾

(سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اے دربار والو! تم میں سے کون اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس سے پہلے کہ وہ فرماں بردار ہو کر میرے پاس آجائیں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ

ایک قوی ہیکل جنّ نے کہا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنے مقام سے اُٹھیں

وَاِنِّىْ عَلَيْهِ لَقَوِىٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ

اور بے شک میں اس پر پوری قوت رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں۔ اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں

قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّىْ ۗ

اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے جب انہوں نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے

لِيَبْلُوَنِىْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے

فَاِنَّ رَبِّىْ غَنِىٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِىْٓ

تو بے شک میرا رب بے نیاز بڑی عزت والا ہے۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اس (ملکہ) کے لئے اس کے تخت (کی صورت) کو بدل دو ہم دیکھیں کہ وہ سمجھ پاتی ہے؟

اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ

یا ان لوگوں میں سے ہے جو سمجھ نہیں رکھتے۔ پھر جب وہ آگئی کہا گیا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا یہ تو گویا وہی ہے

وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا

اور ہمیں اس سے پہلے ہی (سلیمان علیہ السلام کی عظمت کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرماں بردار ہو چکے تھے۔ اور اسے (ایمان سے) روک رکھا تھا

مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِى الصَّرْحَ ۚ

ان چیزوں نے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر قوم میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ تم اس محل میں داخل ہو جاؤ

اہم نکات

فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا ؕ قَالَ

جب اس نے اسے دیکھا تو خیال کیا کہ وہ گہرا پانی ہے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا

اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ ؕ قَالَتۡ رَبِّ اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ

بے شک یہ ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں اس (ملکہ) نے عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا

ع ٣ ١٣ وَ اَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۴۴ ع وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰى ثَمُوۡدَ

اور (اب) میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ ایمان لائی اس اللہ پر جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یقیناً ہم نے ثمود کی طرف بھیجا

اَخَاهُمۡ صٰلِحًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمۡ فَرِيۡقٰنِ يَخۡتَصِمُوۡنَ ۴۵ قَالَ يٰقَوۡمِ

ان کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) کو کہ تم اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لِمَ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ ۚ لَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرُوۡنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۴۶

تم بھلائی سے پہلے بُرائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرۡنَا بِكَ وَبِمَنۡ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰۤئِرُكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ

انہوں نے کہا کہ ہم نے برا شگون لیا تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری نحوست اللہ کے پاس سے ہے

بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ تُفۡتَنُوۡنَ ۴۷ وَكَانَ فِى الۡمَدِيۡنَةِ تِسۡعَةُ رَهۡطٍ يُّفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا يُصۡلِحُوۡنَ ۴۸

بلکہ تم لوگ آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ اور اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد کرتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوۡا تَقَاسَمُوۡا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهۡلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوۡلَنَّ لِوَلِيِّهٖ

انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کو حملہ کریں گے ان (صالح علیہ السلام) پر اور ان کے گھر والوں پر پھر ان کے وارث سے کہہ دیں گے

مَا شَهِدۡنَا مَهۡلِكَ اَهۡلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ۴۹ وَمَكَرُوۡا مَكۡرًا وَّمَكَرۡنَا مَكۡرًا

ہم تو ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور یقیناً ہم ضرور سچے ہیں۔ اور انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے بھی (اپنی شان کے لائق) خفیہ تدبیر کی

وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۵۰ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكۡرِهِمۡ ۙ اَنَّا دَمَّرۡنٰهُمۡ وَقَوۡمَهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۵۱ فَتِلۡكَ بُيُوۡتُهُمۡ

اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ تو دیکھیئے ان کی چال کا انجام کیسا ہوا کہ بے شک ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا۔ پھر یہ ہیں ان کے مکانات

خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوۡا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۵۲ وَاَنۡجَيۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

جو ان کے ظلم کی وجہ سے ویران پڑے ہیں یقیناً اس (قصے) میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔ اور ہم نے بچا لیا ان کو جو ایمان لائے تھے

وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۵۳ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ۵۴

اور (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرتے رہتے تھے۔ اور لوط (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم بے حیائی کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو۔

اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ۵۵ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا

کیا تم مردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ تو ان کی قوم کا یہی جواب تھا کہ انہوں نے کہا

اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ‌ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ

لوط کے گھر والوں کو نکال دو اپنی بستی سے بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ تو ہم نے انہیں (لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو نجات دی

اِلَّا امۡرَاَتَهٗ قَدَّرۡنٰهَا مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۵۷﴾ وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ۚ

سوائے ان کی بیوی کے جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں طے کر دیا تھا۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) خوب بارش برسائی

فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيۡنَ اصۡطَفٰى‌ؕ ع ۴/۱۴

تو وہ بہت بُری بارش تھی ڈرائے جانے والوں پر۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چُن لیا

آٰللّٰهُ خَيۡرٌ اَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۹﴾ اَمَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً‌ۚ

کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا

فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ‌ۚ مَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۡۢبِتُوۡا شَجَرَهَا‌ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ؕ

پھر اس کے ذریعے ہم نے اگائے خوشنما باغات تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم ان (باغات) کے درخت اُگا سکتے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا

بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو راستے سے الگ ہو رہے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں بنائیں

وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا‌ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۱﴾

اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک آڑ ہے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔

اَمَّنۡ يُّجِيۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَيَجۡعَلُكُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ‌ؕ

بھلا وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بناتا ہے۔

ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ

(تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں راستہ دکھاتا ہے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں

وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ‌ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ؕ

اور کون ہے جو ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ

اللہ بہت ہی بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا

وَمَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰهِ‌ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۶۴﴾

اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق عطا فرماتا ہے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

قُلْ لَّا يَعۡلَمُ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ الۡغَيۡبَ اِلَّا اللّٰهُ‌ؕ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۶۵﴾

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے کہ اللہ کے سوا جو بھی آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ (از خود) غیب نہیں جانتے اور انہیں خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

ع ٥ ٨ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو گیا ہے بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔ اور کافروں نے کہا

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم (پھر) نکالے جائیں گے؟ یقیناً اس کا وعدہ ہم سے (بھی) کیا گیا اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے تم زمین میں چلو پھرو پھر تم دیکھ لو مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ اور آپ ان پر نہ غم کریں

وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى

اور نہ ہی آپ تنگ دل ہوں اس سے جو وہ چالیں چلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا اگر آپ سچے ہیں؟ آپ (ﷺ) فرما دیجیے امید ہے

اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

کہ اس (عذاب) میں سے کچھ تمہارے قریب ہی آ پہنچا ہو جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔ اور یقیناً آپ کا رب لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔ اور یقیناً آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور زمین و آسمان میں جو بھی پوشیدہ بات ہے وہ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے۔ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے بیان کرتا ہے

اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

اکثر وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور یقیناً یہ (قرآن) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ بہت غالب خوب جاننے والا ہے۔ تو آپ (ﷺ) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔ بے شک آپ مُردوں کو نہیں سناتے اور نہ ہی اپنی پکار بہروں کو سناتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیرے جا رہے ہوں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اور نہ آپ اندھوں کو راہ پر لانے والے ہیں ان کی گمراہی سے (بچا کر) آپ تو صرف انہیں سناتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ

پھر وہی مسلمان ہیں۔ اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا

ع ٦ ١٦ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا

اس لئے کہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ہر امت میں سے ایک گروہ

اہم نکات



مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ

ان لوگوں کا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو (نظم و ترتیب کے لئے) انہیں روکا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب (سب) حاضر ہو جائیں گے (اللہ فرمائے) گا

اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

کیا تم میری آیتوں کو جھٹلاتے تھے حالانکہ تم نے (اپنے) علم سے ان کا احاطہ نہ کیا تھا بھلا تم کیا کرتے تھے؟ اور ان پر بات پوری ہو جائے گی

بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ

اس وجہ سے جو انہوں نے ظلم کیا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے رات بنائی تا کہ وہ اس میں آرام کریں

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ

اور دن کو روشن (بنایا) یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو گھبرا جائے گا

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمینوں میں ہے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس حاضر ہوں گے عاجزی کرتے ہوئے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو (تو) خیال کرتے ہو کہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادل کی طرح اڑتے پھریں گے (یہ) اس اللہ کی کاری گری ہے

الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا بے شک وہ بڑا باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر بدلہ ہو گا

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔ اور جو بُرائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے مُنہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ

(کہا جائے گا) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔ (آپ فرما دیجئے) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کرتا رہوں

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

اور (یہ بھی) کہ میں قرآن کی تلاوت کروں تو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت قبول کی اور جو گمراہ ہوا

فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے میں تو بس (بُرے انجام سے) ڈرانے والوں میں سے ہوں۔ اور آپ (ﷺ) فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۱

وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور تمہارا رب بے خبر نہیں اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

علم و عمل کی باتیں

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اوپر اور اپنے آباء واجداد پر ہونے والی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیے۔(سورۃ النمل، آیت:۱۹)

۲۔ ہماری تمام ذہنی وجسمانی صلاحیتیں اور دنیا کی تمام نعمتیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل ہیں۔(سورۃ النمل، آیات:۴۰،۴۳)

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے خاص بندوں کو غیر معمولی کمالات سے نوازتا ہے جس طرح کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے کتاب کا علم رکھنے والا شخص پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ سبا کا تخت لے آیا۔(سورۃ النمل، آیت:۴۱)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی لاچار اور پریشان حال لوگوں کی فریاد سنتا ہے اس لئے ہمیں ہر مصیبت میں صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیے۔ (سورۃ النمل، آیت:۶۲)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی زمین و آسمان سے ہمیں رزق عطا فرماتا ہے۔ لہٰذا ہمیں حرام طریقے سے رزق حاصل کرکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔(سورۃ النمل، آیت:۶۴)

۵۔ ایمان لانے والوں کے لئے قرآن حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رحمت ہے۔(سورۃ النمل، آیت:۷۷)

۶۔ منکرین حق مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں جنہیں قرآن حکیم سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہوسکتی۔ (سورۃ النمل، آیات: ۸۰،۸۱)

۷۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہوں گے۔(سورۃ النمل، آیات:۸۳-۸۵)

۸۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوب عبادت کرنی چاہیے اور ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ النمل، آیت:۹۱)

۹۔ دین کی دعوت دینے والے کو قرآن حکیم کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرتے رہنا چاہیے۔(سورۃ النمل، آیت:۹۲)

۱۰۔ ہم جو اعمال بھی کرتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اُن کی خوب خبر ہے اور قیامت کے دن اُن کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔(سورۃ النمل، آیت:۹۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ النمل کے پہلے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے کس دور کا ذکر ہے؟

(الف) پیدائش سے مدین جانے تک (ب) مدین سے لے کر صحرائے سینا واپس جانے تک

(ج) صحرائے سینا جانے سے وصال تک

(۲) سورۃ النمل کے دوسرے رکوع میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا کس وادی سے گزرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) ہاتھیوں کی وادی سے (ب) جنّات کی وادی سے (ج) چیونٹیوں کی وادی سے

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہُدہُد کیا خبر لے کر آیا ؟

(الف) قومِ سبا کی ملکہ کی خبر (ب) چیونٹیوں کی وادی کی خبر (ج) قوی ہیکل جن کی خبر

(۴) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ سبا کا تخت پلک جھپکنے سے پہلے کون لے کر آیا؟

(الف) طاقت رکھنے والا دیو (ب) جادو کرنے والا شخص (ج) کتاب کا علم رکھنے والا انسان

(۵) سورۃ النمل کے چھٹے رکوع میں قیامت کی کیا بڑی نشانی بیان کی گئی ہے ؟

(الف) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (ب) ایک جانور کا انسانوں سے بات کرنا (ج) زمین کا کئی مقامات پر دھنس جانا

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے :

۱- سورۃ النمل کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی کون سی چار صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۃ النمل کے دوسرے رکوع میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کون سے چار فضائل بیان کیے گئے ہیں؟

۳- سورۃ النمل کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکِ سبا کی ملکہ کو کیا خط لکھا تھا؟

۴- سورۃ النمل کے پانچویں رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جن صفات کا ذکر ہے ان میں سے کوئی دس لکھیں؟

۵- سورۃ النمل کے آخری رکوع میں کن چار امور کی طرف آپ ﷺ کی توجہ مبذول کروائی گئی ہے؟

گھریلو سرگرمی

- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات عطا فرمائے تھے کسی صاحب علم کی رہنمائی سے تفسیر مطالعہ کر کے ان کی تفصیل تلاش کر کے لکھیں۔
- چیونٹیوں کے بارے میں جدید سائنسی معلومات میں سے کوئی پانچ باتیں تلاش کریں؟

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۳۰

سُوْرَةُ الْقَصَص

(سورت نمبر:۲۸، کل رکوع:۹، کل آیات:۸۸)

تعارف: سورۃ القصص سورۂ طٰہٰ سے ملتی جلتی سورت ہے۔ اس کے ابتدائی پانچ رکوعوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصّہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مکہ والوں سے نو مسلم عیسائیوں کے مکالمے کا ذکر ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے ایک شخص قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور اپنی قوم کے بجائے فرعون کی خدمت کی۔ یہ شخص اپنے مال واسباب کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ سورت کے اختتام پر نبی کریم ﷺ کی وساطت سے امت کو خصوصیت سے یہ تلقین کی گئی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔

نوٹ: اس سورت کی آیات: ۱ تا ۵۰ مطالعہ قرآنِ حکیم حصّہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصّہ میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَصَص: آیات: ۵۱ تا ۸۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ

اور یقیناً ہم مسلسل ان کے لئے (ہدایت کی) بات بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے

هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ

وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ان پر (یہ قرآن) پڑھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا

بے شک ہم اس سے پہلے ہی فرماں بردار تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اجر دُگنا دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

اور وہ بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کوئی بے کار بات سنتے ہیں

اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال تم پر سلامتی ہو

لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ

ہمیں جاہلوں سے مطلب نہیں۔ بے شک آپ ہدایت (کی توفیق) نہیں دے سکتے جس کو آپ پسند کریں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا

لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت (کی توفیق) عطا فرماتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور انہوں نے کہا

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لیئے جائیں گے کیا ہم نے انہیں امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی؟

يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اہم نکات



وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو اپنی معیشت پر غرور کر رہے تھے تو یہ ان کے گھر ہیں (جو) ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے

وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا

اور آخر کار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔ اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں جب تک کہ ان کے مرکز میں کوئی رسول نہ بھیج دے

يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم صرف ایسی بستی کو ہی ہلاک کرنے والے ہیں جس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ع ٦ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اور تمہیں جو چیز بھی عطا فرمائی گئی ہے وہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو تو وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے صرف دنیوی زندگی کا سامان دیا ہو

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

پھر وہ قیامت کے دن (مجرموں کی طرح) حاضر کئے جانے والوں میں سے ہوگا۔ اور جس دن (اللہ) ان کو ندا کرے گا تو وہ فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہوگی

رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ

اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے

تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

ہم آپ کے سامنے ان سے بیزاری (کا اظہار) کرتے ہیں یہ ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو پھر وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے (تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت پا لیتے۔ اور جس دن وہ (اللہ) انہیں ندا کرے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾

تو وہ فرمائے گا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ تو اس دن ان پر تمام خبریں تاریک ہو جائیں گی تو وہ آپس میں بھی سوال نہیں کر سکیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ

لیکن جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو امید ہے کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا۔ اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے

وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

اور چُن لیتا ہے ان کو اس (چننے) کا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور آپ کا رب جانتا ہے

اہم نکات



مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ

جو کچھ ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں

وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا

اور اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ آپ فرمادیجئے بھلا تم دیکھو اگر اللہ ہمیشہ کے لئے تمہارے اوپر رات طاری فرمادے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے تو کیا تم سنتے نہیں؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے بھلا تم دیکھو

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ

اگر اللہ ہمیشہ کے لئے تم پر دن طاری فرما دے قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں تم آرام پاؤ

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس (رات) میں آرام پاؤ

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

اور تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور جس دن (اللہ) ان کو ندا کرے گا تو وہ فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے؟ اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکالیں گے پھر ہم کہیں گے

ع ١٥ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے اور ان سے کھو جائیں گے جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ

بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے تھا پھر اس نے لوگوں پر ظلم کیا اور ہم نے اسے اس قدر خزانے عطا فرمائے کہ اس کی چابیاں (اٹھانا)

لَتَنُوْۗاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

طاقتور آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو بھی مشکل ہوتا (ایک دفعہ) جب اس کی قوم نے اس سے کہا اتراؤ نہیں بے شک اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

اور اللہ نے تمہیں جو (مال) دے رکھا ہے تم اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کرو اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھولو اور بھلائی کرو

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾ قَالَ

جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان فرمایا اور زمین میں فساد کی کوشش نہ کرو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (قارون نے) کہا

اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ

یہ سب کچھ مجھے دیا گیا ہے اس علم کی بنا پر جو میرے پاس ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ ہلاک کر چکا ہے اس سے پہلے بہت سی امتوں کو

اہم نکات



مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ

جو قوت میں بھی اس سے کہیں زیادہ سخت تھیں اور جمعیت کے اعتبار سے بھی کہیں بڑھ کر تھیں اور (تحقیق کی غرض سے) نہیں پوچھا جائے گا

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں۔ پھر وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی زینت میں (آرائش کے ساتھ) نکلا ان لوگوں نے کہا جو دنیاوی زندگی چاہتے تھے

يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اے کاش! ہمارے لئے بھی ایسا ہوتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے یقیناً وہ بڑے نصیب والا ہے۔ اور انہوں نے کہا جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

تم پر افسوس اللہ کا ثواب (اس سے کہیں) بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اور یہ (ثواب) صرف صبر کرنے والوں کو ہی ملتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ

پھر ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ

اور نہ وہ (خود) بچاؤ کرنے والوں میں سے ہوا۔ اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ کی تمنا کر رہے تھے صبح کو کہنے لگے کہ ہائے افسوس!

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اگر ہم پر اللہ احسان نہ فرماتا

ع ٨ لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ

تو ہمیں بھی یقیناً دھنسا دیتا ہائے افسوس! کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لئے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں

وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر (بدلہ) ہے اور جو بُرائی لائے گا

فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

تو جنہوں نے بُرے عمل کئے انہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا جو وہ عمل کرتے تھے۔ بے شک جس (اللہ) نے قرآن (کے احکام کو) آپ پر فرض فرمایا ہے

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّىْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

وہ آپ کو ضرور لوٹنے کی جگہ واپس لے آئے گا آپ (ﷺ) فرمادیجیے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور آپ کو امید نہ تھی کہ آپ پر (یہ) کتاب نازل کی جائے گی مگر آپ کے رب کی مہربانی سے (نازل ہوئی) تو آپ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بننا۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

اور (خیال رہے) وہ آپ کو اللہ کی آیتوں سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ وہ آپ پر نازل ہو چکی ہیں اور آپ (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بُلایئے

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ

اور آپ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہ کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾ ع ۹ ۶

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں واپس کیا جائے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہدایت صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے اس لئے ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ہدایت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ القصص، آیت:۵۶)

۲- انبیاء و رُسل علیہم السلام اور ان کی تعلیمات پر ایمان لانے کے بجائے انہیں جھٹلانے والے ظالموں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہلاک کر دیتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۵۹)

۳- دنیا کی زیب وزینت اور ساز و سامان آخرت کی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ (سورۃ القصص، آیت:۶۰)

۴- کفر اور گناہوں سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے قیامت کے دن کامیاب لوگوں میں شامل ہوں گے۔ (سورۃ القصص، آیت:۶۷)

۵- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ہمارے لئے دن اپنا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے اور رات آرام کرنے کے لئے بنائی ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۷۳)

۶- ہمیں اپنے علم اور صلاحیتوں پر اِترانا نہیں چاہیے کیونکہ یہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں۔ (سورۃ القصص، آیت:۷۸)

۷- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ناراض کرکے کمایا ہوا مال و دولت ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۸۱)

۸- دنیا میں ہمیں جو نعمتیں ملتی ہیں وہ سب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۸۲)

۹- آخرت کا گھر ان پرہیز گاروں کے لئے ہے جو نہ فرعون کی طرح سرکش ہوں اور نہ قارون کی طرح دولت پر تکبر و غرور کرتے ہوئے فساد مچاتے ہوں۔ (سورۃ القصص، آیت:۸۳)

۱۰- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور ہم سب کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ (سورۃ القصص، آیت:۸۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قارون کا تعلق کس قوم سے تھا؟

(الف) آلِ فرعون (ب) بنی اسرائیل (ج) اہلِ مدین

(۲) قارون نے اپنے مال و دولت کو حاصل کرنے کی کیا وجہ بیان کی؟

(الف) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے ملا ہے (ب) میری دعاؤں کا نتیجہ ہے (ج) میرے علم کی وجہ سے ملا ہے

(۳) قارون جب اپنے ٹھاٹ باٹ کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو اس کی قوم کے لوگوں نے کیا خواہش کی؟

(الف) کاش کہ ہمیں بھی یہ سب مل جاتا (ب) کاش کہ قارون نیک ہوتا (ج) کاش کہ قارون تباہ و برباد ہو جائے

(۴) اس سورت کے آخری رکوع کی روشنی میں قیامت کے دن نیکی کا کیسا بدلہ ملے گا؟

(الف) اس نیکی سے کم بدلہ ملے گا (ب) اس نیکی کے برابر بدلہ ملے گا (ج) اس نیکی سے بہتر بدلہ ملے گا

(۵) قیامت کے دن جھوٹے معبود مشرکین کے پکارنے پر انہیں کیا جواب دیں گے؟

(الف) تم اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہو (ب) کوئی جواب نہیں دیں گے (ج) انہیں ملامت کریں گے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے چھٹے رکوع میں بیان کی گئیں نومسلموں کی کوئی چار صفات تحریر کریں؟

____

____

____

____

۲- اس سورت کے ساتویں رکوع میں قیامت کے دن مشرکین کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

____

____

____

____

۳- ساتویں رکوع کی روشنی میں آیت کا حوالہ دے کر وضاحت کریں کہ رات اور دن کا یہ نظام کس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت ہے؟

۴- قارون کو اس کی قوم نے مال کے بارے میں کیا نصیحتیں کیں؟

۵- قارون کا کیا انجام ہوا؟

گھریلو سرگرمی

- دن اور رات کا نظام کس طرح جاری ہے سائنسی حقائق کی روشنی میں تصاویر کے ساتھ واضح کریں۔
- مال و دولت کے کم از کم دس اچھے استعمالات کی فہرست تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۴

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت

(سورت نمبر:۲۹، کل رکوع:۷، کل آیات:۶۹)

تعارف: سورۃ العنکبوت سنہ ۵ نبوی میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکینِ مکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔ رسول اکرم ﷺ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات اور پاکیزہ و بلند کردار کی وجہ سے نہایت مقبول اور پسندیدہ شخصیت رہے۔ لوگ آپ ﷺ کو ”الصادق اور الامین“ کہہ کر مخاطب کرتے لیکن جب آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان کی دعوت دی اور قرآن حکیم سنایا تو آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کی مخالف ہوگئی۔ یہی لوگ جو آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے تھے آپ ﷺ کو (معاذاللہ) کاہن، شاعر، مجنون، جھوٹا اور جادوگر کہنے لگے۔ آپ ﷺ کو یہ باتیں سن کر بے حد رنج ہوتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔

جیسے جیسے آپ ﷺ کی دعوت بڑھتی گئی اور نوجوان اور غلام اسلام قبول کرنے لگے تو مشرکین مکہ کی مخالفت میں بھی شدت آتی گئی۔ یہی دور تھا جب حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو تشدد کرنے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ اسی دور میں حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو جلتے ہوئے انگاروں پر لٹایا گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کی گلیوں میں بُری طرح گھسیٹا گیا، مار پیٹ اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بھی مشرکین کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھی۔ ظلم اور تشدد کے اس دور میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت، اُن کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لئے سورۃ العنکبوت نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطورِ مثال پیش کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر اور حضرت شعیب علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کشمکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کئے گئے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآن حکیم کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کرکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے ہجرت کریں۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں جدوجہد اور مجاہدہ کرتے ہیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے لئے ضرور اپنے قرب و معرفت کی راہیں کھولتا اور انہیں اپنی معیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ۚ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ②

الٓمّٓ۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا (صرف) یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا پھر اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا جھوٹوں کو۔

اہم نکات

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤

کیا وہ لوگ جو بُرے اعمال کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥

جو شخص اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝٦

اور جو شخص کوشش کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے یقیناً اللہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کریں گے اور ضرور انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے کا اور اگر وہ تم پر زور دیں کہ تم میرے ساتھ شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو

فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو ان دونوں کا کہا نہ ماننا میری ہی طرف تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

ہم انہیں ضرور نیک بندوں میں داخل کریں گے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے

فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

پھر جب انہیں اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠

(تو) ضرور کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ خوب نہیں جانتا اس کو جو جہان والوں کے سینوں میں ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا انہیں جو ایمان والے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا منافقوں کو۔ اور کافروں نے کہا ایمان والوں سے

اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

کہ تم ہمارے طریقے پر چلو اور ہم تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو اٹھالیں گے حالانکہ وہ اٹھانے والے نہیں ہیں ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝١٢ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں۔ اور وہ ضرور اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ بھی اور ان سے قیامت کے دن ضرور پوچھا جائے گا

ع ١٣/١ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝١٣ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ

ان (جھوٹی باتوں) کے بارے میں جو وہ گھڑا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس کم ہزار (ساڑھے نو سو) سال رہے

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾

پھر انہیں طوفان نے آ پکڑا اور وہ ظالم تھے۔ پھر ہم نے انہیں (نوح علیہ السلام) اور کشتی والوں کو نجات دی اور ہم نے اس (کشتی) کو جہان والوں کے لئے نشانی بنادیا۔

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور ابراہیم (علیہ السلام کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک تم اللہ کے سوا جنہیں پوجتے ہو (وہ تو صرف) بت ہیں اور تم جھوٹ گھڑ رہے ہو بے شک تم اللہ کے سوا جن کی پوجا کرتے ہو

لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

وہ تمہارے لئے کسی رزق کا اختیار نہیں رکھتے تو اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ

اسی کی طرف تم واپس کیئے جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو یقیناً تم سے پہلے بھی کئی اُمتیں (رسولوں کو) جھٹلا چکی ہیں

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ

اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچانا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کی ابتدا فرماتا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ آپ فرما دیجئے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کی ابتدا فرمائی

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

پھر اللہ ہی اسے دوسری بار پیدا فرمائے گا بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے

وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ

اور اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے۔ اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے

وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ ع ۲ ۹

اور نہ کوئی مددگار۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا وہی میری رحمت سے ناامید ہوں گے

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ تو ان (یعنی ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا انہیں قتل کردو یا انہیں جلادو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ

تو اللہ نے ان کو آگ سے نجات عطا فرمائی بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بس تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا لیا ہے (صرف) دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی کی وجہ سے پھر قیامت کے دن

يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

تم ایک دوسرے (کی دوستی) کا انکار کرو گے اور تم میں سے (ہر) ایک دوسرے پر لعنت بھیجے گا اور تمہارا ٹھکانا (جہنم کی) آگ ہے اور تمہارے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

تو ان پر لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بے شک وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ

اور ہم نے انہیں (ابراہیم علیہ السلام کو) اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا کیئے اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور انہیں دنیا میں بھی ان کا اجر عطا فرمایا

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

اور یقیناً وہ آخرت میں بھی صالحین میں سے ہیں۔ اور لوط (علیہ السلام) کو بھی رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

بے شک تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان والوں میں کسی نے نہیں کی۔ کیا تم (خواہش نفسانی کے لئے) مردوں کے پاس آتے ہو

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ

اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو تو ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ تم لے آؤ ہم پر اللہ کا عذاب

٣ ع ٨ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (لوط علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلے میں۔

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے کہا بے شک ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ

بے شک اس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک اس میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہیں انہوں نے کہا ہم ان (لوگوں) کو خوب جانتے ہیں

بِمَنْ فِيْهَا ڦ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

جو اس میں (رہتے) ہیں ہم انہیں (لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچا لیں گے سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غم زدہ ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور انہوں نے کہا نہ ڈریئے اور نہ غم کیجیے

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

بے شک ہم نازل کرنے والے ہیں اس بستی والوں پر آسمان سے عذاب اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

اہم نکات



وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور یقیناً ہم نے اس (بستی) سے ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ

اورمدین (کے لوگوں) کی طرف ان کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا) تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

اور تم زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ تو اُنہوں نے شعیب علیہ السلام کو جھٹلا دیا پھر اُنہیں زلزلہ نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۣ

اور عاد اور ثمود کو (بھی ہم نے ہلاک کر دیا) اور یقیناً یہ بات تمہیں ان کے گھروں (کے کھنڈرات) سے واضح ہو چکی ہے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ ۙ

اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوش نما بنا دیا اور انہیں (سیدھے) راستے سے روک دیا حالانکہ وہ بہت سمجھ دار لوگ تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۣ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو ان لوگوں نے زمین میں تکبر کیا

وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ ۚ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ

اور وہ (ہماری گرفت سے) آگے نکلنے والے نہ تھے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا ان میں کچھ وہ تھے جن پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اور کچھ وہ تھے جن کو چیخ نے آپکڑا اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ

بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ ان (لوگوں) کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو مددگار بنا رکھا ہے مکڑی کی مثال جیسی ہے

اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اس نے ایک گھر بنایا اور سب گھروں سے کمزور گھر یقیناً مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش! یہ لوگ جانتے۔ بے شک اللہ جانتا ہے

مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ

اُن تمام چیزوں کو جنہیں وہ اس کے سوا پوجتے ہیں اور وہی بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں

ع ۴ ۱۴ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

(اے نبی ﷺ!) اس کتاب کی تلاوت کیجیے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اور نماز قائم کیجیے بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ

اور یقیناً اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اہل کتاب سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو بہتر ہو

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہہ دو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور (اُس پر جو) تمہاری طرف نازل کیا گیا

وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ

اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے

فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ

تو جنہیں ہم نے (پہلے) کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس پر (بھی) ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان (مشرکین مکہ) میں سے (بھی) اس پر ایمان لاتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ

اور ہماری آیات کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ اور آپ نہیں پڑھتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ ہی آپ اسے اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ

ورنہ اہل باطل ضرور شک کرتے۔ بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ ہیں) جنہیں علم عطا کیا گیا ہے

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اور ہماری آیات کا انکار صرف ظالم ہی کرتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔ کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں

اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۵ ۷

کہ ہم نے آپ (ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے یقیناً اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ

آپ (ﷺ) فرما دیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے

وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى

اور جنہوں نے اللہ کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب میں عجلت چاہتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا

لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ

(تو) ضرور ان پر عذاب آچکا ہوتا اور وہ ضرور ان پر اچانک ہی آئے گا اور انہیں خبر تک نہ ہوگی۔ یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ

اور یقیناً جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔ جس دن وہ عذاب انہیں ڈھانپ لے گا ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ

اور وہ (اللہ) فرمائے گا کہ جو کچھ تم کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو! بے شک میری زمین وسیع ہے

فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو تم میری ہی عبادت کرو۔ ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم ہماری ہی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

ہم ضرور ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ عطا فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ

کیا ہی اچھا بدلہ ہے (نیک) عمل کرنے والوں کا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے رہے۔ اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں

لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں رزق عطا فرماتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا؟ اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے تو پھر یہ کہاں بھٹکتے پھرتے ہیں؟

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

اللہ ہی رزق کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد (کس نے) زندہ فرمایا

ع ۶ ۱۲ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ

تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے آپ (ﷺ) فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

اور بے شک آخرت کا گھر ہی (اصل) زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔ تو جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (تو) صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے تو جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات عطا فرماتا ہے (تو) اسی وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

تاکہ اس (نعمت) کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں عطا فرمائی اور فائدے اٹھاتے رہیں تو وہ عنقریب (اپنا انجام) جان لیں گے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے حرم (کعبہ) کو امن کی جگہ بنا دیا اور لوگ ان کے آس پاس سے اُچک لیئے جاتے ہیں

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے

اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آجائے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟(یقیناً ہے) اور جن لوگوں نے ہمارے (راستے کے) لئے کوشش کی

ع ٦ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور یقیناً اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیئے جائیں گے بلکہ اللہ ﷻ ہمیں آزمائے گا اور سچے اور جھوٹوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔(سورۃ العنکبوت، آیات:۲،۳)

۲- ظالم اور بُرے لوگ اللہ ﷻ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۴)

۳- ہماری موت کا وقت مقرر ہے اور اللہ ﷻ سے ہماری ملاقات ضرور ہو کر رہے گی۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۵)

۴- جو کوئی دین کے کام کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر و ثواب کے لئے کرتا ہے۔ اللہ ﷻ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں ہے۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۶)

۵- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ ﷻ لازماً نیک لوگوں میں شامل فرمائے گا، ان کی برائیوں کو مٹادے گا اور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔(سورۃ العنکبوت، آیات:۷،۹)

۶- شرک کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے کو اپنا سہارا بنایا ہو۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۴۱)

۷- اللہ ﷻ کے دین کے لئے ہجرت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۵۶)

۸- اللہ ﷻ تمام مخلوقات کا رازق ہے چنانچہ ہمیں رزق کے حوالے سے اللہ ﷻ ہی سے امید رکھنی چاہیئے۔ (سورۃ العنکبوت، آیت:۶۰)

۹- ہمیں مشکلات میں اللہ ﷻ سے دعا ضرور کرنی چاہیئے کیونکہ حقیقتاً اور مستقلاً وہی پریشانیوں کو حل فرمانے والا ہے اور مشکل سے نکالنے پر اللہ ﷻ کی بندگی اختیار کرتے ہوئے اس کا شکر بھی ادا کرنا چاہیئے۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۶۵)

۱۰- سب سے بڑا ظلم اللہ ﷻ پر جھوٹ باندھنا اور حق کو جھٹلانا ہے۔(سورۃ العنکبوت، آیت:۶۸)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرکین کے بت پرستی کرنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

(الف) باپ دادا کی پیروی (ب) آخرت میں شفاعت کا حصول (ج) دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی

(۲) قارون، فرعون اور ہامان کو کیوں ہلاک کیا گیا؟

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت جمع کرنے کی وجہ سے (ج) شرک کرنے کی وجہ سے

(۳) نماز کس چیز سے روکتی ہے؟

(الف) سستی اور کاہلی سے (ب) بے حیائی اور برے کاموں سے (ج) وقت اور صلاحیتیں برباد کرنے سے

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

(الف) چاند کو دو ٹکڑے کر دینا (ب) قرآنِ حکیم (ج) معراج کا واقعہ

(۵) آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟

(الف) کھیل اور تماشہ ہے (ب) بے کار اور بے مقصد ہے (ج) کمتر اور مختصر ہے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے والدین سے متعلق کیا ہدایت فرمائی ہے؟

۲- سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں مشرکین کے اس قول کا کیا جواب دیا گیا ہے جو اپنے نوجوانوں سے کہتے تھے کہ ”تم ہماری پیروی کرو ہم قیامت کے دن تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے“؟

۳- سورۃ العنکبوت کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کون سے چار انعامات اور فضائل عطا فرمائے؟

___

___

___

___

___

___

۴- سورۃ العنکبوت کے پانچویں رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ جب کفار ظلم و تشدد پر اتر آئیں تو اہلِ ایمان کو کون سی تین ہدایات پر عمل کرنا چاہیے؟

___

___

___

___

۵- سورۃ العنکبوت کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہدایت کے راستوں کو پانے کا یقینی ذریعہ کیا ہے؟

___

___

___

گھریلو سرگرمی

- ایک مکڑی کا جالا بنا کر نشاندہی کریں کہ ایک مشرک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو چھوڑ کر کن کمزور چیزوں کو اپنا سہارا بناتا ہے۔
- قرآنِ حکیم کی سورتوں کے نام جو جانوروں اور حشرات کے ناموں پر رکھے گئے ہیں تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۵

سُوْرَةُ الرُّوْم

(سورت نمبر:۳۰، کل رکوع:۶، کل آیات:۶۰)

تعارف: سورۃ الروم مکی دور کے وسط میں نازل ہوئی۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ ﷻ نے دو پیشن گوئیاں فرمائیں جو چند ہی سالوں میں پوری ہو گئیں اور اس بات کی دلیل بنیں کہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کا سچا کلام ہے۔ پہلی پیشن گوئی رومیوں کے دوبارہ غالب آنے کی تھی جنہیں ایرانیوں نے ایک بڑی شکست دی تھی۔ رومی اہلِ کتاب عیسائی تھے اور مسلمانوں کو اُن سے ہمدردی تھی جب کہ ایرانی آتش پرست تھے۔ مشرکین مکہ کو ان کے ساتھ ہمدردی تھی اور وہ ایرانیوں کی فتح پر بہت خوش تھے۔ اللہ ﷻ نے پیشن گوئی فرمائی کہ چند ہی سالوں میں رومی ایرانیوں کو شکست دے دیں گے۔ دوسری پیشن گوئی اللہ ﷻ نے یہ فرمائی کہ وہ دن مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کا دن ہوگا۔ غزوۂ بدر کی فتح نے چند ہی سالوں میں اس پیشن گوئی کو پورا کر دکھایا۔ یعنی جس دن رومیوں کو فتح ہوئی اُسی دن مسلمانوں کو میدانِ بدر میں فتح حاصل ہوئی۔ اس سورت میں قیامت اور توحیدِ باری تعالیٰ کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں۔ شرک کی مذمت کی گئی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بیان کئے گئے ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور دینِ فطرت یعنی اسلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں مجرموں کی ہٹ دھرمی اور ان کے بُرے انجام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ۚ ۞ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۞ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۞ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۬ؕ
الٓمّٓ۔ رومی مغلوب ہوگئے۔ قریب کے ملک میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے۔ چند ہی سالوں میں

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۞ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے وہ (اللہ) جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۞ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞
اور وہ بہت غالب ہے نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۞ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫
وہ لوگ صرف دنیا کی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے آپ میں غور نہیں کیا

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
کہ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حق کے ساتھ اور ایک مقرر مدت کے لئے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۞ اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا
اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کا انکار کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا تو وہ دیکھ لیتے

اہم نکات



كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ

کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ اور انہوں نے زمین میں کھیتی باڑی کی اور اسے آباد کیا تھا

اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اس سے کہیں زیادہ جتنا اِنہوں نے اسے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تو اللہ کی شان ایسی نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ؕ۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کا انجام بُرا ہی ہوا جنہوں نے بُرائیاں کی تھیں اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے

ع ١/١٠ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ۧ۱۰ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

اور ان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف واپس کیئے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم مایوس ہو جائیں گے۔ اور ان کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ بنے گا

وَكَانُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۳ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝۱۴

اور وہ خود اپنے شریکوں کا انکار کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝۱۵ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے تو وہ (جنّت کے) باغ میں خوش کیئے جائیں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو

وَلِقَاۗئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۱۶ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝۱۷

اور آخرت کی ملاقات کو تو یہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ تو تم اللہ (ہی) کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور تیسرے پہر بھی اور (اس وقت بھی) جب تم ظہر (دوپہر) کرتے ہو۔ وہی مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے

ع ٢/٩ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ۧ۱۹

اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا ہے اور اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر اب تم انسان ہو کر (زمین میں) پھیل رہے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرما دی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانا

اہم نکات



وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ

اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات اور دن کو سونا

وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٢٣﴾

اور تمہارا اُس کے فضل (رزق) کو تلاش کرنا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ یُرِیۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈرانے اور امید دلانے کے لئے اور وہی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے

فَیُحۡیٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٢٤﴾

تو اسی سے زمین کو اس کے مُردہ (خشک) ہو جانے کے بعد زندہ فرماتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمۡ دَعۡوَةً ۖ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں ایک بار پکارے گا زمین سے

اِذَاۤ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ ﴿٢٥﴾ وَلَهٗ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿٢٦﴾

(تو) تم اُسی وقت نکل پڑو گے (اپنی قبروں سے)۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُهٗ وَهُوَ اَهۡوَنُ عَلَیۡهِ ؕ وَلَهُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی

اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور اسی کی شان سب سے بلند ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿٢٧﴾ ع ضَرَبَ لَكُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ هَلۡ لَّكُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ ع ٣ ٨

آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ وہ (اللہ) تمہارے لئے تم ہی میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارا

مِّنۡ شُرَكَآءَ فِیۡ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِیۡهِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَهُمۡ كَخِیۡفَتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ؕ

شریک ہے اس (رزق) میں جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے کہ تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم ان سے (اسی طرح) ڈرتے ہو جس طرح تم اپنوں سے ڈرتے ہو

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا

اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ بلکہ جن لوگوں نے ظلم کیا وہ پیروی کرتے ہیں

اَهۡوَآءَهُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ یَّهۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿٢٩﴾

اپنی خواہشات کی علم کے بغیر تو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے جسے اللہ (اس کی اپنی نافرمانی کے باعث) گمراہ کرے اور ان کا کوئی (بھی) مددگار نہ ہوگا۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡهَا ؕ

تو آپ اپنا رُخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا

لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٣٠﴾ ۙ مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡهِ

اور اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مسلمانو!) اسی اللہ کی طرف رجوع کئے رکھو

اہم نکات



وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ

اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے

كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۳۳﴾

پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۥ وقفة فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

تاکہ جو (نعمت) ہم نے انہیں عطا فرمائی ہے اس کی ناشکری کریں تو تم فائدہ اٹھالو پھر عنقریب تم جان لوگے۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل فرمائی ہے؟

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ

پھر جو انہیں بتاتی ہو وہ جسے یہ اس (اللہ) کے ساتھ شریک کرتے ہیں؟ اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے لذت آشنا کرتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا

اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے ان (گناہوں) کی وجہ جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تو اچانک وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کہ بے شک اللہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

تو رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اَموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم دیتے ہو

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

جس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو یہی لوگ (اپنا مال اللہ کے ہاں) بڑھانے والے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا

ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا کیا تمہارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے؟

مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱۲

جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کرسکتا ہو وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے ان (اعمال) کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھائے

اہم نکات



لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾

تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ آپ فرمادیجئے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں سے اکثر مشرک تھے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

تو آپ اپنا رخ سیدھے دین کی طرف قائم رکھیے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں

يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو کوئی نیک عمل کرے

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

تو وہ اپنے ہی لئے (جنت کا) سامان تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اپنے فضل سے بدلہ عطا فرمائے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور یقیناً ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

پھر ہم نے (تکذیب انبیاء کا) ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے جرم کیا اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا۔ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر وہ انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے (کرکے تہ بہ تہ) کر دیتا ہے

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب وہ (اللہ) اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے بارش برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

حالانکہ وہ اس بارش کے برسنے سے پہلے یقیناً مایوس ہو چکے تھے۔ تو آپ اللہ کی رحمت کے اثرات کی طرف دیکھیے

كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾

کہ وہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد کیسے زندہ فرماتا ہے یقیناً وہی مردوں کو زندہ فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾

اور اگر ہم (ایسی) ہوا بھیجیں جس سے وہ اس (کھیتی) کو زرد (مرجھائی ہوئی) دیکھیں تو یقیناً اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے۔

اہم نکات



فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٢﴾

تو بے شک نہ تو آپ مُردوں کو سناتے ہیں اور نہ بہروں کو سناتے ہیں (اپنی) پکار جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ تو صرف ان ہی کو سناتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں

ع ٥ ١٣ فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً

پھر وہی فرماں بردار ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا فرمایا پھر کمزوری کے بعد قوت عطا فرمائی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پھر اس قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی

يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

مجرم قسمیں کھائیں گے (اور کہیں گے) کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ بھٹکتے رہے۔ اور وہ لوگ کہیں گے

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

جنہیں علم اور ایمان عطا کیا گیا تھا یقیناً تم اللہ کی کتاب کے مطابق جی اُٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہی ہے جی اُٹھنے کا دن

وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

لیکن تم اسے (حق) نہ جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو نہ تو ان کی معذرت کچھ فائدہ دے سکے گی اور نہ ہی ان سے توبہ کا تقاضا کیا جائے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

اور یقیناً ہم نے لوگوں کے لئے بیان کی ہیں اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے آئیں

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾

تو کافر یقیناً یہی کہیں گے کہ تم سب باطل پر ہو۔ اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو نہیں جانتے۔

ع ٦ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾

تو آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ ہرگز آپ کو (راہِ حق سے) ہٹا نہ دیں جو یقین نہیں رکھتے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ ایمان والوں کی مدد ضرور فرماتا ہے۔(سورۃ الروم، آیات:۴، ۵)

۲- فنا ہو جانے والی کائنات پر غور و فکر انسان کو آخرت کا یقین دلاتا ہے۔(سورۃ الروم، آیت:۸)

۳- قرآنِ حکیم میں گزری ہوئی نافرمان قوموں کا ذکر ہمیں اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ (سورۃ الروم، آیات:۹، ۱۰)

۴- ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں جب کہ کفر کرنے، اللہ ﷻ کی آیات اور آخرت کو جھٹلانے والے جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔(سورۃ الروم، آیات:۱۵، ۱۶)

۵- جو اللہ ﷻ بارش برسا کر مُردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہی اللہ ﷻ مُردہ انسان کو بھی آخرت میں زندہ کر سکتا ہے۔ (سورۃ الروم، آیات:۱۹، ۲۵، ۵۰)

۶- میاں بیوی کا رشتہ باہمی محبت اور ایک دوسرے سے راحت پانے کا ذریعہ ہے۔(سورۃ الروم، آیت:۲۱)

۷- کائنات کی ہر شے کا مالک اللہ ﷻ ہے اور ہر شے اس کی قدرت کے تابع ہے لہٰذا ہمیں اللہ ﷻ کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔ (سورۃ الروم، آیت:۲۶)

۸- اسلام دینِ فطرت ہے ہمیں اسی دینِ فطرت اسلام پر قائم اور عمل پیرا ہونا چاہیے جس دینِ فطرت پر اللہ ﷻ نے سب لوگوں کو پیدا فرمایا۔ اس میں قیامت تک کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔(سورۃ الروم، آیت:۳۰)

۹- رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا اللہ ﷻ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔(سورۃ الروم، آیت:۳۸)

۱۰- اللہ ﷻ کے نزدیک سود سے مال گھٹتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات دینے سے مال بڑھتا ہے۔(سورۃ الروم، آیت:۳۹)

۱۱- خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا انسانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے۔(سورۃ الروم، آیت:۴۱)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الروم کے پہلے رکوع میں کس کی شکست کا ذکر ہے؟

(الف) مشرکینِ مکہ کی　(ب) ایرانیوں کی　(ج) رومیوں کی

(۲) سورۃ الروم کے چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ نے لوگوں کی گمراہی کا کیا سبب بیان کیا ہے؟

(الف) شیطان کی بات ماننا　(ب) اپنی خواہشات کی پیروی کرنا　(ج) رسولوں کا انکار کرنا

(۳) اللہ ﷻ کے نزدیک سود سے مال میں کیا فرق پڑتا ہے؟

(الف) مال بڑھتا ہے　(ب) مال نہیں بڑھتا ہے　(ج) مال ختم ہو جاتا ہے

(۴) سورۃ الروم کے پانچویں رکوع میں خشکی اور تری میں فساد پیدا ہونے کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

(الف) موسمی تبدیلی (ب) فرشتوں کی بد دعا (ج) انسانوں کے گناہ

(۵) اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا مُردہ زمین کو بارش کے ذریعہ زندہ کر دینا کس بات کی دلیل ہے؟

(الف) مُردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی (ب) زمین کے زرخیز ہونے کی (ج) پانی کے زندگی کا ذریعہ بننے کی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ الروم کے پہلے رکوع میں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے کتنی اور کون کون سی پیشن گوئیاں فرمائیں؟

____

____

____

____

____

۲- سورۃ الروم کے دوسرے رکوع کی روشنی میں قیامت کے دن مجرموں کی پانچ کیفیات تحریر کریں؟

____

____

____

____

____

۳- سورۃ الروم کے تیسرے رکوع میں بیان کی گئیں اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی قدرت کی دس نشانیاں تحریر کریں؟

____

____

____

____

____

____

____

۴- سورۃ الروم کے چوتھے رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والوں کے لئے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

۵- سورۃ الروم کے آخری رکوع میں انسان کی زندگی کے کتنے اور کون سے مراحل بیان کیئے گئے ہیں؟

گھریلو سرگرمی

- خشکی اور تری کے فساد کو مختلف اخبارات کے تراشوں کے ذریعہ ایک چارٹ بنا کر واضح کریں۔
- اس سورت میں بیان کئے گئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ دس، دس کاموں کو نیچے دیئے گئے جدول (Table) کے مطابق لکھیے۔

نمبر شمار	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پسندیدہ کام	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ناپسندیدہ کام
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		
۵۔		
۶۔		
۷۔		
۸۔		
۹۔		
۱۰۔		

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۶

سُوۡرَۃُ لُقۡمٰن

(سورت نمبر:۳۱، کل رکوع:۴، کل آیات:۳۴)

تعارف: سورۂ لقمان مکی سورت ہے۔ اس میں قرآن حکیم سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ ﷻ نے عرب کے انتہائی معروف، معزز، حکیم اور دانا شخص حضرت لقمان اور ان کی وصیتوں کو ذکر فرمایا ہے۔ حضرت لقمان کی حکیمانہ باتوں کو اہلِ عرب بہت اہمیت دیتے تھے، یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا تذکرہ ایک داناو عقلمند شخص کی حیثیت سے کیا ہے۔ حضرت لقمان نے اپنی پوری زندگی کا حاصل چند بہت اہم وصیتوں کی صورت میں اپنے بیٹے سے بیان کیا۔ جن میں پورے دین کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ سورت میں اللہ ﷻ کی توحید، قدرت اور صفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ آخر میں اللہ ﷻ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّلۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۳﴾ الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ

الم۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو ہدایت اور رحمت ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں

وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

اور یہی لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡتَرِیۡ لَہۡوَ الۡحَدِیۡثِ لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ٭ۖ وَّ یَتَّخِذَہَا ہُزُوًا ؕ

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کھیل (تماشے) کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ علم کے بغیر اللہ کی راستے سے گمراہ کریں اور ان (آیات) کا مذاق اُڑائیں

اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسۡتَکۡبِرًا

یہ لوگ ہیں جن کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ اور جب اس پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری آیتیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے

کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا کَاَنَّ فِیۡۤ اُذُنَیۡہِ وَقۡرًا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

گویا اس نے اسے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو آپ اسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنائیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتُ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وَعۡدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۹﴾

اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَہَا وَ اَلۡقٰی فِی الۡاَرۡضِ رَوَاسِیَ اَنۡ تَمِیۡدَ بِکُمۡ

اس (اللہ) نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے جنہیں تم دیکھتے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ تم کو لے کر جھک نہ جائے

وَ بَثَّ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّۃٍ ؕ وَ اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍ کَرِیۡمٍ ﴿۱۰﴾ ہٰذَا خَلۡقُ اللّٰہِ

اور اس میں ہر طرح کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس (زمین) سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق

اہم نکات

ع ۱ ۱۱ فَاَرُوْنِيْ مَا ذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؑ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

تو تم مجھے دکھاؤ کہ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے جو اس (اللہ) کے سوا ہیں بلکہ ظالم واضح گمراہی میں ہیں۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾

کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں (حسن سلوک کی) تاکید فرمائی جسے اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کرتے ہوئے اٹھائے رکھا

وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا (ہوتا) ہے کہ تم میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا (بھی) (تمہیں) میری ہی طرف واپس آنا ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا

اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں اس پر کہ تم میرے ساتھ اسے شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو تو ان دونوں کا کہا نہ ماننا

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

اور دنیا (کے معاملات) میں ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور پیروی کرو اس شخص کے راستے کی جس نے میری طرف رجوع کیا

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ

پھر میری ہی طرف تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ (لقمان نے کہا کہ) اے میرے بیٹے!

اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ

بے شک اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر خواہ وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمینوں میں (تب بھی) اللہ اسے حاضر فرمادے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ

بے شک اللہ بڑا باریک بین باخبر ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم کرو اور بُرائی سے منع کرو اور تمہیں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرو

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ

بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے بے رُخی نہ کرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۚ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ

بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز نیچی رکھنا

ع ۲ ۸ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ؑ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

یقیناً آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے

اہم نکات

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور اس نے تم پر پوری فرما دی ہیں اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۲۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ

جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

اگرچہ شیطان انہیں بلا رہا ہو جہنم کے عذاب کی طرف۔اور جس نے اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیک بھی ہو

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۲۲ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ

تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کر دے

اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۲۳

انہیں ہماری طرف واپس آنا ہے پھر ہم انہیں بتا دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہے بے شک اللہ سینوں کے رازوں کو خوب جاننے والا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۲۴ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

ہم انہیں (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر انہیں مجبور کر کے لے جائیں گے ایک بہت سخت عذاب کی طرف۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ

کہ آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا فرمایا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے آپ (ﷺ) فرما دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۵ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۲۶

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے بے شک اللہ ہی بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم بن جائیں اور سمندر (سیاہی بن جائے) اس کے بعد سات سمندر اور ہو جائیں

مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۲۷ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ بہت غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔ تم سب کا پیدا فرمانا اور (قیامت میں) اٹھانا

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۲۸ اَلَمْ تَرَ

ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص (کو پیدا فرمانا اور اٹھانا) بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ

کہ بے شک اللہ ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے

اہم نکات



كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

ہر ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے اور بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے بڑا باخبر ہے۔ یہ اس لئے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ تَرَ ع ٣ ١١

اور بے شک اُس کے سوا جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور بے شک اللہ ہی بہت بلند بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کہ بے شک کشتیاں سمندر میں اللہ ہی کی نعمت سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے۔ اور جب ان پر موج سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ

پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ہی) اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتا ہے

اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ

جو عہد توڑنے والا بے حد ناشکرا ہے۔ اے لوگو! اپنے رب (کے غضب سے) سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے بدلہ دے سکے گا

وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪

اور نہ کوئی بیٹا اپنے والد کی طرف سے کچھ بھی بدلہ دینے والا ہو گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہر گز تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

اور نہ ہی دھوکہ دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔ بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے

وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ

اور وہی بارش نازل فرماتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا؟

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿٣٤﴾ ع ٤

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا؟ بے شک اللہ خوب جاننے والا بڑا باخبر ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- حکمت و دانائی کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے خالق و مالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۲)

۲- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ ہمیں ہمیشہ ہر قسم کے شرک سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۳)

۳- اگر ماں باپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں اس پر تو عمل نہ کیا جائے لیکن دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیئے اور پیروی اس شخص کی کرنی چاہیئے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۵)

۴- انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۶)

۵- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے لو لگائی جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور اگر مصائب آئیں تو ان پر صبر کیا جائے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۷)

۶- ہمیں عاجزی و انکساری اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ تکبر کرنے اور شیخی بگھارنے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۸)

۷- ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۱۹)

۸- اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں، سات سمندر سیاہی بن جائیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلمات لکھے جائیں تو یہ سب ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۲۷)

۹- قیامت کے دن نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ ہر شخص خود ہی اپنے کیئے کا ذمہ دار ہو گا، کوئی قریبی رشتہ دار بھی کسی قسم کا بدلہ نہ دے سکے گا لہٰذا وہ خود ہی اپنے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا کوئی اور یہ بوجھ اُٹھانے کو تیار نہیں ہو گا اس لئے ہمیں اُس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۳۳)

۱۰- ہمیں ہر وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیئے اور دنیا کے دھوکے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیئے کیونکہ محض دنیا کی کامیابی ایک دھوکا ہے جب کہ اصل کامیابی آخرت میں کامیاب ہونا ہے۔ (سورۃ لقمان، آیت: ۳۳)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بعد کس کا حق بیان فرمایا ہے؟

(الف) اساتذہ کا　(ب) پڑوسیوں کا　(ج) والدین کا

(۲) والدین خدانخواستہ اگر گناہ یا شرک کرنے کا حکم دیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

(الف) ان کی بات مان لینی چاہیے　(ب) ان کی خدمت نہیں کرنی چاہیے　(ج) ان کی بات نہیں ماننی چاہیے

(۳) حضرت لقمان نے کس چیز کے بارے میں فرمایا کہ "یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے"؟

(الف) وقت پر نماز پڑھنا　(ب) مصیبتوں پر صبر کرنا　(ج) والدین کی خدمت کرنا

(۴) سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ گدھے کی آواز کو سب سے بُری آواز کیوں کہا گیا؟

(الف) کافی دیر تک آواز نکالنے کی وجہ سے　(ب) بار بار بولنے کی وجہ سے　(ج) اُونچی آواز نکالنے کی وجہ سے

(۵) انسان کے کون سے اعمال محفوظ ہیں جن کا نتیجہ قیامت کے دن نکلے گا؟

(الف) تمام بڑے بڑے اعمال　(ب) ہر چھوٹا بڑا عمل　(ج) وہ اعمال جو انسان نے جان بوجھ کر کیے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ لقمان کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے فائدہ اٹھانے والے نیکوکاروں کی کون سی تین صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۃ لقمان کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے محروم رہنے والوں کی کون سی تین کمزوریاں بیان کی گئی ہیں؟

۳- سورۃ لقمان کے پہلے رکوع میں توحیدِ باری تعالیٰ کے لئے دیئے گئے کوئی چار دلائل تحریر کریں؟

۴- سورۃ لقمان کے دوسرے رکوع میں حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں سے کوئی آٹھ تحریر کریں؟

۵- سورۃ لقمان کے آخری رکوع کی روشنی میں اللہ ﷻ کے علم کی وسعت کے بارے میں پانچ باتیں بیان کریں؟

گھریلو سرگرمی

- حضرت لقمان کی طرح مزید دو نیک کردار قرآن حکیم میں تلاش کریں۔
- ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے حوالے سے کوئی پانچ باتیں لکھیں؟

دستخط استاد مع تاریخ: ____________

دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۷

سُوْرَةُ السَّجْدَة

(سورت نمبر:۳۲، کل رکوع:۳، کل آیات:۳۰)

تعارف: سورۃ السجدہ مکی سورت ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اس سورت سے خاص محبت تھی۔ جامع ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرما لیتے۔ اسی طرح آپ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر کی تلاوت فرماتے۔ اس سورت میں قرآن حکیم کو ماننے کی دعوت دی گئی ہے، توحید اور آخرت کے دلائل بیان کئے گئے ہیں، منکرینِ قیامت کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے نیز قیامت کے دن مومنوں اور مجرموں کے انجام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ
الٓمّٓ۔ کتاب کا اتارنا بے شک پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (رسول ﷺ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾
بلکہ یہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ انہیں (برے انجام سے) ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اَللهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ
اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ
اس کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے

ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾
پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے اس (حساب) سے جو تم گنتے ہو۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ
یہی ہے (اللہ) جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ جس نے جو چیز بھی بنائی نہایت خوب بنائی

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ
اور اس نے مٹی سے انسان کی پیدائش کا آغاز فرمایا۔ پھر اس کی نسل بنائی ایک حقیر پانی (نطفہ) کے خلاصے سے۔ پھر اس (کے اعضاء) کو درست فرمایا

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ
اور اس میں اپنی روح میں سے پھونکا اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے

اہم نکات



ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ بَلۡ هُمۡ بِلِقَآئِ رَبِّهِمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝١٠ قُلۡ يَتَوَفّٰٮكُمۡ مَّلَكُ الۡمَوۡتِ

تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرنے والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے موت کا فرشتہ تمہاری جان لیتا ہے۔

ع ١١ الَّذِىۡ وُكِّلَ بِكُمۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۝١١ وَلَوۡ تَرٰٓى اِذِ الۡمُجۡرِمُوۡنَ نَاكِسُوۡا رُءُوۡسِهِمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ

جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ اور اگر آپ دیکھیں (تو عجب حال دیکھیں) جب مجرم سر جھکائے کھڑے ہوں گے اپنے رب کے سامنے

رَبَّنَآ اَبۡصَرۡنَا وَسَمِعۡنَا فَارۡجِعۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا

(عرض کریں گے) اے ہمارے رب! ہم نے (سب کچھ) دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا پھر ہمیں (دنیا میں) واپس بھیج دیجئے کہ ہم نیک عمل کر لیں

اِنَّا مُوۡقِنُوۡنَ ۝١٢ وَلَوۡ شِئۡنَا لَاٰتَيۡنَا كُلَّ نَفۡسٍ هُدٰٮهَا

بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ (اللہ فرمائے گا) اگر ہم چاہتے تو ہم یقیناً (دنیا ہی میں) ہر شخص کو اس کی ہدایت عطا فرما دیتے

وَلٰـكِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّىۡ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ۝١٣ فَذُوۡقُوۡا

لیکن میری طرف سے یہ بات طے ہو چکی کہ یقیناً میں جہنم کو ضرور بھروں گا تمام (سرکش) جنّات اور انسانوں سب سے۔ تو (اب) تم مزہ چکھو

بِمَا نَسِيۡتُمۡ لِقَآءَ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيۡنٰكُمۡ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ

اس وجہ سے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا بے شک (آج) ہم نے بھی تمہیں نظر انداز کر دیا اور ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو

بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝١٤ اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِّرُوۡا بِهَا

ان (اعمال) کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے

السجدة خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۝١٥ السجدة تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ

تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو الگ رہتے ہیں بستروں سے

يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝١٦ فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ

وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں خوف اور امید کے ساتھ اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی شخص نہیں جانتا

مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٧ اَفَمَنۡ كَانَ مُؤۡمِنًا

کہ اُس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے یہ ان (اعمال) کا بدلہ ہوگا جو وہ کرتے تھے۔ بھلا جو مومن ہو

كَمَنۡ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسۡتَوٗنَ ۝١٨ اَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

فَلَهُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝١٩ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ

تو ان کے لئے رہنے کے باغات ہیں (یہ) مہمانی ہو گی ان (اعمال) کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اور رہے وہ جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے

كُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا مِنۡهَاۤ اُعِيۡدُوۡا فِيۡهَا وَقِيۡلَ لَهُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ۝٢٠

جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں واپس کر دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اہم نکات



وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

اور ہم ضرور انہیں چکھائیں گے چھوٹے چھوٹے عذاب (اس) بڑے عذاب سے پہلے تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے

ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۱

جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے بے شک ہم مجرموں سے (ضرور) بدلہ لینے والے ہیں۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی تو آپ اس (موسیٰ علیہ السلام) سے ملاقات میں شک نہ کریں

وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ ج وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً

اور ہم نے ہی اسے ہدایت (کاذریعہ) بنایا تھا بنی اسرائیل کے لئے۔ اور ہم نے ان میں سے امام بنائے تھے

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ قف وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

بے شک آپ کا رب ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا قیامت کے دن ان (باتوں) کا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اَوَ لَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

اور کیا انہیں (اس بات سے) رہنمائی نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کیا تھا جن کے رہنے کی جگہوں میں آج یہ چلتے پھرتے ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں

تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

جس میں سے ان کے جانور (بھی) کھاتے ہیں اور یہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟ اور وہ کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہو گا؟ اگر تم (لوگ) سچے ہو۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

آپ فرما دیجئے فیصلہ کے دن نہ کافروں کو ان کا ایمان فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ تو آپ ان سے منہ پھیر لیجئے

وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۸

اور انتظار کیجئے بے شک وہ لوگ (بھی) انتظار کر رہے ہیں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآن حکیم اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کے بُرے انجام سے ڈرایا جائے اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی جائے۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۳)

۲- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہی اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی کائنات کے تمام معاملات کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ (سورۃ السجدہ، آیات:۴،۵)

۳- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا اور آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں اور دل عطا فرمائے تاکہ ہم ان کا صحیح استعمال کر کے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۹)

۴- ہمیں ایمان و یقین کے ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے زندگی بسر کرنی چاہیئے کیوں کہ قیامت کے دن نہ ہی نیک اعمال کرنے کے لئے دنیا میں واپسی کی خواہش کا کوئی فائدہ ہوگا اور نہ ہی اس وقت ایمان لانے کا۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۱۲)

۵- جو شخص دنیا میں مگن ہو کر قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات کو بھلا دیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ بھی اسے جہنم میں ڈال کر نظر انداز کر دے گا۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۱۴)

۶- ایمان والوں کی شان یہ ہے کہ وہ تکبر و غرور میں مبتلا ہونے کے بجائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں، اس کی تسبیح و تحمید بجا لاتے ہیں اور جب لوگ سوئے ہوتے ہیں اس وقت وہ بستروں سے علیحدہ ہو کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں آہ و زاری اور دعا و التجاء میں مشغول ہوتے ہیں۔ (سورۃ السجدہ، آیات:۱۵،۱۶)

۷- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی فرماں برداری کرنے والے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے برابر نہیں ہوسکتے۔ فرماں بردار جنت میں اور نافرمان جہنم میں ہوں گے۔ (سورۃ السجدہ، آیات:۱۹،۲۰)

۸- اللہ سبحانہ و تعالیٰ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آئیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۲۱)

۹- صبر کرنے والوں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ لوگوں کا امام اور پیشوا بناتا ہے۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۲۴)

۱۰- سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے نشانِ عبرت ہیں۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۲۶)

۱۱- ہمیں قیامت کی فکر کرتے ہوئے اُس کی تیاری کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ قیامت کے دن نہ تو ایمان لانا قبول کیا جائے گا اور نہ ہی نیک اعمال کرنے کی مہلت ملے گی۔ (سورۃ السجدہ، آیت:۲۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن مجرمین اللہ ﷻ سے کس بات کی التجا کریں گے؟

(الف) دنیا میں واپس جانے کی (ب) مغفرت کی (ج) موت کی

(۲) سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کیوں بھیجتا ہے؟

(الف) تاکہ انہیں دو مرتبہ سزا ملے (ب) تاکہ وہ چیخ و پکار کریں (ج) تاکہ وہ باز آجائیں

(۳) تورات خاص طور پر کن لوگوں کے لئے نازل کی گئی؟

(الف) بنی اسماعیل علیہ السلام کے لئے (ب) بنی اسرائیل کے لئے (ج) بنی آدم علیہ السلام کے لئے

(۴) سورۃ السجدہ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کفار کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی؟

(الف) کفار سے جنگ کیجیے (ب) کفار کو سزا دیجیے (ج) کفار سے اعراض کیجیے

(۵) سورۃ السجدہ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ امامت کا منصب کن لوگوں کو عطا فرماتا ہے؟

(الف) علم رکھنے اور جہاد کرنے والوں کو (ب) صبر کرنے اور اللہ ﷻ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو

(ج) سیاست اور معیشت کی اعلیٰ تعلیم رکھنے والوں کو

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ السجدہ کے پہلے رکوع میں بیان کیے گئے انسان کی تخلیق کے پانچ مراحل تحریر کریں؟

۲- سورۃ السجدہ کے پہلے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا اعتراض ذکر کیا گیا ہے اور اس کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

۳- سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں مومنوں کے کوئی پانچ اوصاف بیان کریں؟

۴- سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع میں مومن اور فاسق کے درمیان کیا فرق بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورۃ السجدہ کے تیسرے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا اعتراض ذکر کیا گیا ہے اور اس کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

- رات کو سونے سے پہلے آپ ﷺ کے کم از کم پانچ معمولات تلاش کر کے لکھیں۔
- سجدہ کی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بندگی کے اظہار کے کم از کم تین دیگر مخصوص طریقے اپنے بزرگوں سے معلوم کر کے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۸

سُوْرَۃُ سَبَا

(سورت نمبر:۳۴، کل رکوع:۶، کل آیات:۵۴)

تعارف: سورۂ سبا مکی سورت ہے۔ اس کے آغاز میں عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ اللہ ﷻ اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ پھر حضرت داوٗد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں اللہ ﷻ نے عظیم الشان بادشاہت کے ساتھ بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ یہ انبیاء علیہما السلام ان نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر اور اس کی فرماں برداری کرتے رہے۔ پھر قومِ سبا کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں اللہ ﷻ نے بڑی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اللہ ﷻ کی توفیق سے انہوں نے دریا پر ایک بڑا بند بنایا۔ پھر اس سے کئی نہروں کا جال بچھا کر آب پاشی کا شاندار نظام بھی قائم کیا۔ اللہ ﷻ نے انہیں دو وسیع باغات عطا فرمائے۔ نیز یمن سے فلسطین تک ان کی تجارت کو پھیلا دیا۔ لیکن اس قوم نے اللہ ﷻ کی ناشکری کی جس کی وجہ سے اللہ ﷻ نے ان پر عذاب نازل کیا۔ دریا پر بنایا گیا بند ٹوٹ گیا، ان کے باغ اُجڑ گئے اور ان کی تجارت تباہ ہوگئی۔ سورت کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے نیز آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۱ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ
اور وہ بڑی حکمت والا بڑا باخبر ہے۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى
اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ نہایت رحم فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ (ﷺ) فرمادیجیے کیوں نہیں!

وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ
میرے رب کی قسم! جو غیب کا جاننے والا ہے وہ تم پر ضرور آئے گی اس سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۳ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور نہ اس سے کوئی چھوٹی (چیز ہے) اور نہ بڑی مگر واضح کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔ تاکہ وہ (اللہ) انہیں پورا بدلہ عطا فرمائے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴
اور انہوں نے نیک اعمال کئے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۵
اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی کہ (ہم کو) مغلوب کردیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔

اہم نکات

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ

اور جنہیں علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ اس کا راستہ دکھاتا ہے

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ

جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔ اور کافروں نے کہا کیا ہم تمہیں وہ آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے

اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

تو تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے۔ کیا انہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا انہیں کچھ جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ

وہ عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے آسمان اور زمین میں سے

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٩ ع ١

اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر گرا دیں آسمان کے ٹکڑے یقیناً اس میں نشانی ہے ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ

اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑا فضل عطا فرمایا (اور حکم فرمایا) اے پہاڑو! تم بھی ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا)

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۝١٠ۙ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ

اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو (بھی) نرم کر دیا تھا۔ (انہیں فرمایا) کہ کشادہ زرہیں بنایئے اور اندازہ کے مطابق اس کی کڑیاں جوڑیئے

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝١١ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ

اور تم لوگ نیک عمل کرتے رہو بے شک میں خوب دیکھ رہا ہوں جو تم کر رہے ہو۔ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا کو (قابو میں) کر دیا

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ

اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ

اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کچھ جنّات وہ تھے جو ان کے سامنے کام کرتے تھے ان کے رب کے اذن سے

وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝١٢ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ

اور جو ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جائے ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ (جنّات) ان کے لئے جو وہ چاہتے تھے بنا دیتے تھے

مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ

قلعے اور مورتیاں اور (بڑے بڑے) حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں اے داؤد کے گھر والو! شکر ادا کرنے کے لئے (نیک) عمل کرو

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝١٣ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ

اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم نے ان کی موت کا فیصلہ فرمادیا تو ان (جنّات) کو ان کی موت کا پتا نہیں دیا

اہم نکات

إِلَّا دَآبَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ

مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اِن کی لاٹھی کھاتا رہا تو جب (سلیمان علیہ السلام زمین پر) آرہے تو جنّات پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے

مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ

تو اس ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔ یقیناً قوم سبا کے لئے ان کے رہنے کی جگہ میں ایک نشانی تھی (وہ) دو باغ تھے دائیں طرف اور بائیں طرف

كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ﴿۱۵﴾ فَأَعْرَضُوا

(کہا گیا کہ) اپنے رب کا عطا کیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو کہ (تمہارا) شہر کتنا پاکیزہ ہے اور (کیسا) بخشنے والا رب ہے۔ پھر انہوں نے منہ پھیر لیا

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ

تو ہم نے ان پر زور دار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کو بدل دیا دو (ایسے) باغوں سے جو بد مزہ پھلوں والے تھے

وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿۱۶﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿۱۷﴾

اور (ان میں) جھاؤ کے درخت اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں۔ یہ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ

اور ہم نے بنا دیں ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جنھیں ہم نے برکت عطا فرمائی تھی نمایاں بستیاں اور ان (بستیوں) میں چلنے کی منزلیں مقرر فرما دی تھیں

سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا

چلو پھرو ان (راستوں) میں راتوں کو اور دنوں کو امن سے۔ تو انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کے درمیان دوری پیدا فرما

وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا اور ہم نے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ

سب صبر شکر کرنے والوں کے لئے۔ اور یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اُس کی پیروی کی

إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے۔ اور اس (ابلیس) کا ان پر کچھ زور نہ تھا (اور یہ اس لئے ہوا) تاکہ ہم ظاہر کر دیں

ع ۲/۱۲ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۲۱﴾

کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے ان لوگوں میں سے جو اس کے بارے میں شک میں ہیں اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ

آپ (ﷺ) فرما دیجیے ان کو پکارو جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھ رہے ہو

لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ

وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر (کسی چیز) کے مالک ہیں اور نہ زمینوں میں اور نہ ہی ان دونوں میں ان کا کوئی حصہ ہے

اہم نکات



وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ

اور نہ ان میں سے کوئی اس (اللہ) کا مددگار ہے۔ اور اس (اللہ) کے سامنے (کسی کی) شفاعت فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جس کو وہ خود اجازت عطا فرمائے

حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ

یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق (فرمایا) ہے

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ

اور وہی سب سے بلند بہت بڑا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے تمہیں کون رزق عطا فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں سے (خود ہی) فرمادیجیے کہ اللہ (عطا فرماتا ہے)

وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا

اور یقیناً ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی میں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے نہ ہمارے گناہوں کے بارے میں تم سے سوال ہو گا

وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ

اور نہ ہم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔ آپ فرمادیجیے ہمارا رب ہم سب کو جمع فرمائے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا

وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ

اور وہی فیصلہ فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے مجھے وہ شریک تو دکھاؤ جنہیں تم نے اس (اللہ) کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز نہیں!

بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

بلکہ وہی اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا؟ اگر آپ سچے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیجیے تمہارے لئے (ایسے) وعدہ کا دن مقرر ہے

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ع ٣ ٩

نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافر کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ

اور نہ اُن (کتابوں) پر جو اس سے پہلے ہیں اور کاش آپ دیکھیں کہ جب ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

(تو) ایک دوسرے کو الزام لگا رہے ہوں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے تکبر کیا

لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى

اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے تکبر کیا ان لوگوں سے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا

بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

اس کے بعد جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم تو خود ہی مجرم تھے۔ اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے تکبر کیا

اہم نکات



بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ

بلکہ یہ (تمہاری) رات اور دن کی مکاری تھی جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کفر کریں اللہ کے ساتھ اور اس کے لئے شریک بنائیں

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب عذاب دیکھ لیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے خوشحال لوگوں نے کہا

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ

بے شک ہم انکار کرتے ہیں اس چیز کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں

وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے

ع وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى

اور تنگ کرتا ہے (جس کے لئے چاہے) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں جو تمہیں ہمارے قریب تر کر دیں

اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا

ہاں مگر جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں تو ایسے ہی لوگوں کے لئے دوگنا بدلہ ہے اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیا

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن میں ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ

آپ (ﷺ) فرما دیجیے بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا ہے (جس کے لئے چاہے)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

اور جو بھی چیز تم خرچ کرتے ہو تو وہ اس کی جگہ اور عطا فرماتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور جس دن وہ ان سب کو جمع فرمائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کیا کرتے تھے۔ وہ (فرشتے) عرض کریں گے پاکی تیرے لئے ہے تو ہمارا کارساز ہے نہ کہ وہ لوگ

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ

بلکہ یہ لوگ جنّات کی پوجا کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر انہی پر ایمان رکھتے تھے۔ تو آج تم میں سے کوئی کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا

اور ہم ظالموں سے کہیں گے آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات وہ کہتے ہیں

اہم نکات

مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

یہ شخص تو چاہتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں سے روک دے جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس ایک گھڑا ہوا جھوٹ ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ

اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور ہم نے ان (مکہ والوں) کو نہ (آسمانی) کتابیں عطا کی تھیں

يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ

جنہیں یہ لوگ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے ان کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا (رسول) بھیجا تھا۔ اور ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۪ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵

اور یہ لوگ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا تھا تو انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا پس (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۣ

آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب غور کرو

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

کہ تمہارے صاحب (نبی ﷺ) میں جنون کی کوئی بات نہیں ہے؟ وہ تو تمہیں صرف ڈرانے والے (رسول) ہیں ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

آپ فرما دیجئے کہ (بالفرض) میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) جو اجر مانگا ہو تو وہ تم ہی رکھو میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

آپ فرما دیجئے بے شک میرا رب حق نازل فرماتا ہے وہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ آپ فرما دیجئے حق آچکا اور باطل نہ پہلی بار (کچھ) پیدا کر سکتا ہے

وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ

اور نہ دوبارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آپ فرما دیجئے اگر (بالفرض) میں بہک جاؤں تو اس کا نقصان مجھ ہی کو ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں

فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا

تو یہ اس لئے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہ خوب سننے والا بہت قریب ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ

تو وہ بچ نہ سکیں گے اور قریب جگہ سے پکڑ لیئے جائیں گے۔ (اس وقت) وہ کہیں گے کہ ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے

وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ

اور ان کے لئے (ایمان کو) حاصل کرنا کیسے ممکن ہے (اتنی) دور کی جگہ سے؟ حالانکہ یقیناً انہوں نے اس سے پہلے اس کا انکار کیا تھا

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

اور دور کی جگہ سے بغیر دیکھے (گمان کے) تیر چلاتے تھے۔ اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی ان کے درمیان اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کریں گے

كَمَا فُعِلَ بِاَشۡيَاعِهِمۡ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا فِىۡ شَكٍّ مُّرِيۡبٍ ۵۴ ع ۶ ۹

جیسا کہ اس سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا بے شک وہ لوگ (بھی) بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ سبا، آیت:۳)

۲- محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناتے تھے۔ (سورۃ سبا، آیت:۱۱)

۳- ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا اور اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرتے رہنا چاہیے۔ (سورۃ سبا، آیات:۱۰-۱۳)

۴- اللہ ﷻ کی ناشکری پر نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (سورۃ سبا، آیات:۱۶، ۱۷)

۵- ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قیامت کے دن کسی شخص سے کسی دوسرے کے جرائم کے بارے میں باز پُرس نہیں کی جائے گی۔ (سورۃ سبا، آیت:۲۵)

۶- انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے والے اکثر و بیشتر خوش حال اور کھاتے پیتے لوگ تھے جو دنیا کی نعمتوں میں کھو کر آخرت سے غافل ہو چکے تھے۔ (سورۃ سبا، آیات:۳۴، ۳۵)

۷- ایمان اور عمل صالح کے ساتھ مال کو اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے سے اللہ ﷻ کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (سورۃ سبا، آیت:۳۷)

۸- قرآن حکیم کی واضح آیات انسان کو شرک سے روکتی ہیں اور دین کا صحیح تصور عطا کرتی ہیں۔ (سورۃ سبا، آیت:۴۳)

۹- ہمیں بغیر کسی دنیاوی لالچ کے محض اخلاص کے ساتھ لوگوں کو اللہ ﷻ کے دین کی طرف بلانا چاہیے۔ (سورۃ سبا، آیت:۴۷)

۱۰- جھوٹے معبود نہ کوئی چیز پہلی بار پیدا کر سکتے ہیں اور نہ ہی دوبارہ پیدا کر سکیں گے۔ (سورۃ سبا، آیت:۴۹)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ سبا کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اہلِ علم کی قرآنِ حکیم کے بارے میں کیا رائے بیان کی گئی ہے؟

(الف) قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی طرف راستہ دکھاتا ہے　　(ب) قرآنِ حکیم علم کا خزانہ ہے

(ج) قرآنِ حکیم سابقہ امتوں کی تاریخ بیان کرتا ہے

(۲) اس سورت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ ﷻ کی طرف سے عطا کئے جانے والے کس معجزے کا ذکر ہے؟

(الف) ان کے ہاتھوں سے کوڑھ کے مریض کو شفا دینا　(ب) ان کے ہاتھ کا چمکنا　(ج) لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کر دینا

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر ہوا ایک دن میں کتنی مسافت طے کرتی تھی؟

(الف) ایک مہینے کی مسافت (ب) دو مہینوں کی مسافت (ج) تین مہینوں کی مسافت

(۴) حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا علم جنّات کو کیسے ہوا؟

(الف) فرشتوں کے بتانے سے (ب) جنّات کے علمِ نجوم سے (ج) دیمک کے عصا کھا جانے سے

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ناشکری کرنے پر قومِ سبا کا کیا انجام ہوا؟

(الف) ان کے باغات اور تجارت تباہ ہو گئی (ب) وہ زلزلہ سے ہلاک کر دیئے گئے (ج) ان پر پتھروں کی بارش ہوئی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۂ سبا کے پہلے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کوئی ایک اعتراض اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب بیان کریں؟

۲- سورۂ سبا کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جنّات کے کوئی دو کام تحریر کریں جو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے کرتے تھے؟

۳- سورۂ سبا کے تیسرے رکوع کی روشنی میں تحریر کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں شفاعت کن لوگوں کے کام آئے گی؟

۴۔ سورۂ سبا کے چوتھے رکوع میں گمراہ لوگوں کو لیڈر بنانے کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۵۔ سورۂ سبا کے آخری رکوع میں اللہ ﷻ نے پانچ بار ”قل (اے نبی ﷺ آپ فرما دیجیے)“ فرما کر نبی کریم ﷺ کو کفار کو کن امور کی دعوت دینے کی طرف متوجہ فرمایا؟

گھریلو سرگرمی

- اپنے گھر والوں کی مدد سے دس باتوں پر مشتمل ایک فہرست بنائیں کہ قومِ سبا کے ملک کی طرح اللہ ﷻ نے ہمارے ملک کو کیا نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔
- پاکستان کی زراعت اور نظامِ آب پاشی کے بارے میں کوئی دس باتیں تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۱۹

سُوۡرَةُ فَاطِر

(سورت نمبر:۳۵، کل رکوع:۵، کل آیات:۴۵)

تعارف: سورۂ فاطر مکی سورت ہے۔ سورت کا نام "فَاطِرُ" پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ اسی سورت کا دوسرا نام "ملائکہ" بھی ہے، کیونکہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ اس میں کثرت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ زندگی کے دھوکے اور شیطان کی دشمنی سے انسان کو خبردار کیا گیا ہے۔ شرک کی ہلاکت خیزی اور جھوٹے معبودوں کی بے بسی کا ذکر کیا گیا ہے۔ خاص کر پہاڑوں اور جانوروں کے مختلف رنگوں کی حکمت میں غور و فکر کی دعوت دی گئی اور واضح کیا گیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے حقیقتاً اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم کی عظمت و صداقت کا ذکر فرماتے ہوئے قرآنِ حکیم کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی۔ سورت کے آخر میں مشرک اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمان قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا فرمانے والا ہے جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے

اُولِىۡۤ اَجۡنِحَةٍ مَّثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيۡدُ فِى الۡخَلۡقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱﴾

جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے اضافہ فرماتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

مَا يَفۡتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَةٍ فَلَا مُمۡسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمۡسِكۡ ۙ فَلَا مُرۡسِلَ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ

جو اللہ لوگوں کے لئے (اپنی) رحمت میں سے جو کھول دے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں اور جو وہ (اللہ) روک دے تو اس کے بعد کوئی اسے کھولنے والا نہیں

وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَيۡرُ اللّٰهِ

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اے لوگو! یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا فرمانے والا ہے؟

يَرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۳﴾ وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ

جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹکے چلے جا رہے ہو؟ اور اگر یہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جھٹلائیں

فَقَدۡ كُذِّبَتۡ رُسُلٌ مِّنۡ قَبۡلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تو یقیناً آپ سے پہلے بھی کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿۵﴾

تو کہیں دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

اِنَّ الشَّيۡطٰنَ لَكُمۡ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوۡهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدۡعُوۡا حِزۡبَهٗ لِيَكُوۡنُوۡا مِنۡ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ ؕ ﴿۶﴾

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن (ہی) سمجھو بے شک وہ اپنے گروہ والوں کو اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہنم والوں میں سے ہو جائیں۔

اہم نکات



ع ۱ / ۷

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۬ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۧ ﴿۷﴾

جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ

بھلا جس کے لئے اس کا بُرا عمل خوشنما کر دیا گیا ہو پھر وہ اسے اچھا بھی سمجھنے لگے (کیا وہ نیک آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) تو بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾

اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے تو آپ (ﷺ) کی جان ان پر حسرتوں کی وجہ سے نہ جاتی رہے بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

وَ اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ

اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر ہم اُس (بادل) کو مُردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں

فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

پھر ہم اس سے زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مُردہ ہونے کے بعد اسی طرح دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ جو شخص عزت چاہتا ہے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ

تو ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے اور جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ یَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ

ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی چال ہی برباد ہونے والی ہے۔ اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا

وَ مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَ مَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر اس کے علم سے (ہوتا ہے) اور نہ کسی بڑی عمر والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے

وَّ لَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ ۖۗ

اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر (یہ) ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور دونوں سمندر برابر نہیں ہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا

یہ (ایک) میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھارا سخت کڑوا ہے اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو

وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ

اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم اِن (سمندروں) میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ

تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے

وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖؗ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ

اس نے سورج کو اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک چل رہا ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہی ہے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ

اور جنہیں تم اس کے سوا پوجتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے

وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ

اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کریں گے

ع ۲ / ۷ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

اور آپ کو خبر دینے والے (اللہ) کی طرح (کوئی اور) خبر نہیں دے سکتا۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ (بات) اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ والا کسی کو بلائے گا اپنے بوجھ (اٹھانے) کی طرف

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

تو اس کے بوجھ سے ذرا سا بھی نہ اُٹھایا جائے گا۔ اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو آپ تو صرف (انہیں) ڈرانے والے ہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ

اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص بھی (اپنے نفس کو) پاک کرتا ہے تو وہ اپنے (فائدے کے) لئے اپنے نفس کو پاک کرتا ہے

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ ۙ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ ۙ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ ۚ

اور اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ اور برابر نہیں ہوسکتے اندھا اور دیکھنے والا۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔ اور نہ ہی سایہ اور نہ دھوپ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾

اور برابر نہیں ہو سکتے زندہ لوگ اور نہ مُردے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور آپ انہیں سنانے والے نہیں جو قبروں میں ہیں۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ

آپ تو صرف ڈرانے والے (رسول) ہیں۔ بے شک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً ان سے پہلے کے لوگ (بھی) جھٹلا چکے ہیں

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان کے پاس ان کے رسول لے کر آئے تھے واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب۔ پھر میں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا جنہوں نے کفر کیا

ع ۳ / ۱۲ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ

تو (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس کے ذریعے پھل نکالے

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾

جن کے رنگ مختلف ہیں اور پہاڑوں میں سے کچھ سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور کچھ بالکل کالے سیاہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

بے شک اللہ بہت غالب بڑا بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾

اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں ہر گز خسارہ نہ ہوگا۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾

تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائے بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ

اور جو کتاب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمائی ہے وہی حق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

یقیناً اللہ اپنے بندوں سے بڑا باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا انہیں جنہیں ہم نے چن لیا اپنے بندوں میں سے

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ

تو ان میں سے کوئی تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور اُن میں سے کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہے اور اُن میں سے کوئی نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

اللہ کے حکم سے یہی بہت بڑا فضل ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن

وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ

اور موتی اور اس میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ اور وہ کہیں گے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم دور فرما دیا

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ

یقیناً ہمارا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدر دان ہے۔ جس نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں اُتارا اپنے فضل سے نہ ہمیں اس میں کوئی تکلیف پہنچے گی

وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

اور نہ (ہی) ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ پہنچے گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے وہاں نہ ان پر فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

اور نہ (ہی) ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس (جہنم) میں چلائیں گے

اہم نکات



رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا نَعۡمَلۡ صَالِحًا غَيۡرَ الَّذِىۡ كُنَّا نَعۡمَلُ ؕ

کہ اے ہمارے رب! ہمیں (یہاں سے) نکال دے (اب) ہم نیک عمل کریں گے ان (بُرے اعمال) کے خلاف جو پہلے کیا کرتے تھے

اَوَلَمۡ نُعَمِّرۡكُمۡ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيۡهِ مَنۡ تَذَكَّرَ

(کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں نصیحت حاصل کر لیتا جو کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا

ع ۴ ۱۱ وَجَآءَكُمُ النَّذِيۡرُ ؕ فَذُوۡقُوۡا فَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ نَّصِيۡرٍ ع ۝۳۷

اور تمہارے پاس ڈرانے والے (رسول بھی) آئے تھے تو (اب عذاب کا) مزہ چکھو تو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيۡبِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۳۸

بے شک اللہ آسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰٓئِفَ فِى الۡاَرۡضِ ؕ فَمَنۡ كَفَرَ فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ كُفۡرُهُمۡ

وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا تو جو کوئی کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ اِلَّا مَقۡتًا ۚ وَلَا يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ كُفۡرُهُمۡ اِلَّا خَسَارًا ۝۳۹ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ شُرَكَآءَكُمُ

ان کے رب کے یہاں صرف ناراضگی میں اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے صرف نقصان میں۔ آپ فرما دیجیے کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے

الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوۡنِىۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۚ

جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھا دو کہ انہوں نے زمین سے کیا چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا فَهُمۡ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنۡهُ ۚ بَلۡ اِنۡ يَّعِدُ الظّٰلِمُوۡنَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا اِلَّا غُرُوۡرًا ۝۴۰

یا ہم نے انہیں کوئی کتاب عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہیں؟ بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے صرف دھوکے (کی باتوں) کا وعدہ کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَآ

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر یہ دونوں ہٹ جائیں

اِنۡ اَمۡسَكَهُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا ۝۴۱ وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ

تو اس کے سوا کوئی ان دونوں کو تھام نہیں سکتا بے شک وہ نہایت حلم والا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے تھے

لَئِنۡ جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ لَّيَكُوۡنُنَّ اَهۡدٰى مِنۡ اِحۡدَى الۡاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ نَذِيۡرٌ

کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے تو جب ان کے پاس (برے انجام سے) ڈرانے والا (رسول) آیا

مَّا زَادَهُمۡ اِلَّا نُفُوۡرَا ۝۴۲ اِۨسۡتِكۡبَارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَكۡرَ السَّيِّیٴِ ؕ وَلَا يَحِيۡقُ الۡمَكۡرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ

تو ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔ زمین میں تکبر کی وجہ سے اور بُری چالیں چلنے کی وجہ سے اور بُری چال صرف اُس کے چلنے والے پر ہی آپڑتی ہے

فَهَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِيۡنَ ۚ فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ۚ

پھر کیا یہ لوگ اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلی قوموں کے ساتھ رہا ہے تو آپ اللہ کے دستور (سنت) میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے

اہم نکات



وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور نہ ہی اللہ کے دستور (سنت) کو ہرگز پھرتا ہوا پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تو وہ دیکھتے کہ کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے

وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ

اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور اللہ کی شان ایسی نہیں کہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو پکڑنے لگتا ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے

مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر ایک (بھی) چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں مہلت دے رہا ہے ایک مقررہ وقت تک

فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۸

تو جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا (تو وہ ٹل نہ سکے گا) تو بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔



علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ جب کسی کو کچھ عطا فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں اور جب اللہ ﷻ کسی سے کچھ روک لیتا ہے تو کوئی اسے دینے والا نہیں۔(سورۃ فاطر، آیت:۲)

۲- اللہ ﷻ ہی رازق ہے۔ ہمیں اس کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کا شکر بھی بجالانا چاہیے۔(سورۃ فاطر، آیت:۳)

۳- آخرت کا وعدہ سچا ہے۔ ہمیں ہر وقت چوکنّا رہنا چاہیے کہ کہیں دنیا کی زندگی ہمیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ (سورۃ فاطر، آیت:۵)

۴- ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے جو ہمیں جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔(سورۃ فاطر، آیت:۶)

۵- کلمہ توحید کو اختیار کرنے اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ ﷻ عزت عطا فرماتا ہے جب کہ شرک کرنے اور دین اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والوں پر اللہ ﷻ عذاب نازل کرتا ہے۔(سورۃ فاطر، آیت:۱۰)

۶- تمام انسان اللہ ﷻ کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔(سورۃ فاطر، آیت:۱۵)

۷- قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ ہر ایک کو اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھانا ہوگا۔(سورۃ فاطر، آیت:۱۸)

۸- قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، نماز قائم کرنا اور اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس میں کسی نقصان کا اندیشہ تک نہیں ہے۔(سورۃ فاطر، آیت:۲۹)

۹- قرآن حکیم اچھی طرح تھامنے والوں کے لئے جنت اور اس کی اعلیٰ نعمتوں کی بشارت ہے۔ ہمیں قرآنِ حکیم پر ایمان لا کر، روزانہ تلاوت کرنے، سمجھنے، عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (سورۃ فاطر، آیات:۳۱-۳۳)

۱۰- اللہ ﷻ گناہوں پر فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت عطا فرماتا ہے تاکہ انسان بُرے اعمال سے توبہ کرلے۔(سورۃ فاطر، آیت:۴۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ فاطر کے آغاز میں اللہ ﷻ کی قدرتوں کی کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

(الف) انسانوں کی تخلیق کی (ب) جنّات کی تخلیق کی (ج) فرشتوں کی تخلیق کی

(۲) سورۂ فاطر کے تیسرے رکوع میں نبی کریم ﷺ کی کن دو صفات کا ذکر فرمایا گیا ہے؟

(الف) بشیر اور نذیر (ب) صادق اور امین (ج) مصطفیٰ اور مجتبیٰ

(۳) سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں اہلِ جہنم کی اللہ ﷻ سے کس درخواست کا ذکر ہے؟

(الف) ہمیں موت دے دیجیے تاکہ ہمیں عذاب سے نجات مل جائے (ب) ہمیں جہنم سے نکالیے تاکہ ہم نیک اعمال کرسکیں

(ج) ہمارا عذاب ہلکا کر دیجیے تاکہ ہماری تکلیف کچھ کم ہو جائے

(۴) سورۃ فاطر کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ مشرکین کے رسولوں کا انکار کرنے کی کیا وجوہات بیان کی گئی ہیں؟

(الف) مشرکین کی کفر اور بتوں سے محبت (ب) مشرکین کا تکبر اور سازشیں

(ج) مشرکین کی سرداری اور دولت سے محبت

(۵) سورۃ فاطر کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ مجرموں کو فوراً سزا کیوں نہیں دیتا؟

(الف) کیونکہ اللہ ﷻ صرف آخرت میں سزا دیتا ہے (ب) تاکہ مجرم دنیا میں مزہ کرلیں

(ج) کیونکہ اللہ ﷻ توبہ کی مہلت دیتا ہے

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ فاطر کے پہلے رکوع میں انسانوں کو شیطان سے خبردار کرنے کے لئے کون سی تین باتیں بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں اللہ ﷻ کی جن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

۳- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں جھوٹے اور من گھڑت خداؤں کے بارے میں کیا چار باتیں بیان کی گئی ہیں؟

۴- سورۂ فاطر کے تیسرے رکوع میں ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو ماننے والے مومن اور مشرک کے لئے کیا تقابلی مثالیں دی گئی ہیں؟

۵- سورۂ فاطر کے تیسرے رکوع میں قبروں والوں سے کون مراد ہیں؟

۶- سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں قرآن حکیم کے اچھے وارثوں کو کون سی چار بشارتیں دی گئی ہیں؟

۷- سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع کی روشنی میں تحریر کریں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈرنے والے کون ہیں؟

گھریلو سرگرمی

- سورۂ فاطر کی آیت: ۲۷ میں ذکر ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ بارش برساتا ہے اور اس کے پانی سے پھل پیدا فرماتا ہے۔ بارش کے نازل ہونے اور پھلوں کے پکنے کے عمل کی وضاحت کریں۔
- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں بیان کی گئیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پانچ نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہر ایک کے دو، دو فوائد لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۲۰

سُوْرَۃُ یٰسٓ

(سورت نمبر:۳۶، کل رکوع:۵، کل آیات:۸۳)

تعارف: سورۂ یٰسٓ مکی سورت ہے۔ قرآن حکیم میں اس سورت کا مقام وہی ہے جو ایک انسانی جسم میں دل کا ہوتا ہے۔ دل کے دھڑکنے کی طرح اس سورت میں بھی تیزی سے مضامین بدلتے ہیں۔ پہلے دو رکوعوں میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ تیسرے رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے۔ آخری دو رکوعوں میں قیامت کے حالات، نافرمانوں اور فرماں برداروں کے متفرق انجام کا ذکر ہے نیز قیامت کے واقع ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل جوئی فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ یٰسٓ کو مرنے والوں کے پاس پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی) جس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والوں کے سامنے ایمان کا بیان تازہ ہو جائے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو سکے۔ بیہقی شریف کی ایک روایت میں بشارت دی گئی ہے "جو شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لہذا اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے (حالت نزع کے وقت) پڑھو۔" جامع ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ ہر چیز کا ایک قلب (دل) ہوتا ہے اور قرآن کا قلب سورۂ یٰسٓ ہے اور جس نے سورۂ یٰسٓ کو پڑھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو سورۂ یٰسٓ پڑھنے کی وجہ سے دس مرتبہ قرآن کریم پڑھنے کا اجر عطا فرمائے گا۔

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

يٰسٓ ۚ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ② اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ③ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ④
یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن حکیم کی۔ یقیناً آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھے راستے پر ہیں۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ ⑤ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ
(یہ قرآن) بہت غالب نہایت رحم فرمانے والے (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔ تاکہ آپ اس قوم کو (عذاب سے) ڈرائیں جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا

فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑦ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
تو وہ غافل ہیں۔ ان میں سے اکثر پر (عذاب کا) فیصلہ ہو چکا ہے لہذا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں تو وہ سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے بنا دی ہے ان کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑨ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩
پھر ہم نے انہیں ڈھانپ دیا ہے تو وہ (کچھ) نہیں دیکھ سکتے۔ اور ان پر برابر ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا انہیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ
آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمان سے بغیر دیکھے ڈرے تو آپ اسے خوشخبری دے دیجئے مغفرت کی

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ
اور عزت والے اجر کی۔ بے شک ہم ہی مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم (سب) لکھ رہے ہیں جو (اعمال) انہوں نے آگے بھیجے اور جو انہوں نے پیچھے چھوڑے

اہم نکات



ع ١٢

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣

اور ہم نے ہر چیز کا واضح کتاب (لوحِ محفوظ) میں احاطہ کر رکھا ہے۔ آپ ان کے لئے ایک مثال بیان کیجیے بستی والوں کی جب ان کے پاس رسول آئے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے (رسول) سے (ان کی) مدد فرمائی

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

تو انہوں نے فرمایا بے شک ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ (بستی والوں نے) کہا کہ تم تو بس ہماری ہی طرح کے بشر ہو اور رحمان نے کچھ نازل نہیں فرمایا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦

تم تو صرف جھوٹ بول رہے ہو۔ (رسولوں نے) فرمایا ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف (رسول بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے تم سے برا شگون لیا اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم ضرور تمہیں رجم کر دیں گے

وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ

اور ہماری طرف سے تمہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ (رسولوں نے) فرمایا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا یہ (نحوست) ہے کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠

بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے آخری کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم! تم رسولوں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا فرمایا

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ

اور اسی کی طرف تم (سب) واپس کئے جاؤ گے۔ کیا میں اس (اللہ) کے سوا ایسے معبود بنا لوں کہ اگر رحمان مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے

لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٤

تو ان کی شفاعت میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے بچا سکیں گے۔ یقیناً میں تو اس وقت واضح گمراہی میں ہو جاؤں گا۔

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ

بے شک میں تو تمہارے رب پر ایمان لے آیا تو تم سب میری (بات) سن لو۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٧

اس نے کہا اے کاش! کہ میری قوم جان لیتی۔ کہ میرے رب نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے عزت والوں میں شامل فرما دیا۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝٢٨

اور ہم نے نہیں نازل فرمایا اس کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے کوئی لشکر اور نہ ہم نازل فرمانے والے تھے۔

اہم نکات

اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسۡرَةً عَلَى الۡعِبَادِ ۚ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ

وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی پھر اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔ کتنا افسوس ہے (ایسے) بندوں پر کہ ان کے پاس جو بھی رسول آتے

اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾ اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَـكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾

وہ اُن کا مذاق ہی اڑاتے تھے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کرچکے ہیں جو ان کے پاس واپس نہیں آئیں گے۔

ع ۲ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا

اور وہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے۔ اور ان کے لئے ایک نشانی مُردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ فرمایا اور ہم نے اس سے اناج نکالا

فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ ۙ﴿۳۴﴾

جس سے وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغات پیدا فرمائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں چشمے جاری فرمائے۔

لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَـتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ سُبۡحٰنَ الَّذِىۡ

تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں اور اسے ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تو پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ پاک ہے وہ (اللہ) جس نے

خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾

سب جوڑے پیدا فرمائے ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان (انسانوں) میں سے اور ان چیزوں میں سے بھی جنہیں وہ نہیں جانتے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ ۙ﴿۳۷﴾

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پھر اس وقت وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِىۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ؕ﴿۳۸﴾ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ

اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا جارہا ہے یہ بہت زبردست نہایت علم والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔ اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر فرمادیں

حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِيۡمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ

یہاں تک کہ وہ واپس (کھجور کی) پرانی ٹہنی کی طرح ہوجاتا ہے۔ نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑلے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے

وَكُلٌّ فِىۡ فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۙ﴿۴۱﴾

اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو سوار کیا بھری ہوئی کشتی میں۔

وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ

اور ہم نے ان کے لئے اس (کشتی) جیسی اور (سواریاں) بنائیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں

فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۴۴﴾

پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ کسی طرح بچائے جاسکیں گے۔ مگر (یہ) ہماری رحمت ہے اور ایک مدت تک کا فائدہ ہے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۴۵﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (تو وہ ذرا نہیں سنتے)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

اور جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ان کے رب کی نشانیوں میں سے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ

اس رزق میں سے اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا ہے تو کافر لوگ کہتے ہیں ایمان والوں سے کیا ہم انہیں کھلائیں؟ جنہیں اللہ اگر چاہتا تو کھلا دیتا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

تم تو واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم (لوگ) سچے ہو۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً

وہ صرف ایک چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں پکڑ لے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ پھر اس وقت نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ٣ ع ١٨

اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس ہو سکیں گے۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو فوراً وہ قبروں سے (نکل کر) تیزی سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ

وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا؟ (جواب ہوگا) یہی ہے وہ جس کا رحمان نے وعدہ فرمایا تھا

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا

اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ وہ تو ایک زوردار چیخ ہوگی پھر وہ اچانک ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔ تو آج کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا

وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ

اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم اعمال کیا کرتے تھے۔ بے شک اس دن اہل جنت مشغلوں میں خوش ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾

چھاؤں میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ ان کے لئے (جنت میں) ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے لئے وہ کچھ ہوگا جو وہ طلب کریں گے۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

(اور) نہایت رحم فرمانے والے رب کی طرف سے (انہیں) سلام کہا جائے گا۔ اور اے مجرمو! تم آج (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کی تھی؟ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس (جہنم) میں جھلس جاؤ اس وجہ سے جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے

وَتُكَلِّمُنَآ اَیۡدِیۡهِمۡ وَتَشۡهَدُ اَرۡجُلُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ ﴿۶۵﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِهِمۡ

اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰهُمۡ عَلٰی مَكَانَتِهِمۡ

پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے پھرتے تو وہ کیسے دیکھ سکتے تھے؟ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان کی جگہوں پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

ع فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّلَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنۡ نُّعَمِّرۡهُ نُنَكِّسۡهُ فِی الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾

پھر نہ یہ آگے چل سکتے اور نہ ہی پیچھے جا سکتے۔ اور جسے ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ میں (بچپنے کی طرف) اُلٹ دیتے ہیں پھر بھی کیا وہ سمجھتے نہیں؟

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لَهٗ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۹﴾

اور ہم نے انہیں (نبی کریم ﷺ کو) شعر نہیں سکھائے اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو صرف ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

لِّیُنۡذِرَ مَنۡ كَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ

تاکہ وہ اس شخص کو ڈرائیں جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بے شک ہم نے ان کے لئے پیدا کئے

مِّمَّا عَمِلَتۡ اَیۡدِیۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِكُوۡنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ

مویشی جن کو ہم نے اپنے دستِ (قدرت) سے بنایا پھر وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان (مویشیوں) کو ان کے تابع کیا

فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا یَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمۡ فِیۡهَا مَنَافِعُ

پھر ان میں سے کچھ تو ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو وہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں کئی فائدے ہیں

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور پینے کی چیزیں (بھی) پھر (بھی) کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ اور انہوں نے اللہ کے سوا (دوسرے) معبود بنا لیے ہیں

لَّعَلَّهُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۷۴﴾ لَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ ﴿۷۵﴾

شاید کہ ان کی مدد کی جائے۔ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے اور یہ ان (معبودوں) کے ایسے لشکر ہیں جو خود بھی (اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے۔

فَلَا یَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا یُسِرُّوۡنَ وَمَا یُعۡلِنُوۡنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمۡ یَرَ الۡاِنۡسَانُ

تو ان کی باتیں آپ (ﷺ) کو غمگین نہ کریں بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کیا انسان نے نہیں دیکھا

اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیۡمٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلۡقَهٗ ؕ

کہ بے شک ہم نے اسے نطفہ سے پیدا فرمایا پھر وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔ اور ہمارے لئے مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا

قَالَ مَنۡ یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَهِیَ رَمِیۡمٌ ﴿۷۸﴾ قُلۡ یُحۡیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

اُس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ آپ فرما دیجئے انہیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا

وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِیۡ جَعَلَ لَكُمۡ مِّنَ الشَّجَرِ الۡاَخۡضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنۡتُمۡ مِّنۡهُ تُوۡقِدُوۡنَ ﴿۸۰﴾

اور وہ ہر طرح کا پیدا فرمانا خوب جانتا ہے۔ (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا فرمائی پھر اب تم اس سے آگ جلاتے ہو۔

اہم نکات



اَوَ لَيۡسَ الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنۡ يَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰى ۚ

کیا وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے (دوبارہ) پیدا فرما دے کیوں نہیں

وَهُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيۡـًٔا اَنۡ يَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ

اور وہ بہترین پیدا فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا

ع ۵ ۱۶ فَيَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبۡحٰنَ الَّذِيۡ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ ع

تو وہ ہو جاتی ہے۔تو پاک ہے وہ ذات جس کے دستِ (قدرت) میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اس کی طرف تم سب واپس کیئے جاؤ گے۔

اہم نکات



علم و عمل کی باتیں

۱- اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی نے قرآنِ حکیم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اس لئے نازل فرمایا تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غفلت میں پڑے لوگوں کو بُرے انجام سے ڈرا سکیں۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۲-۶)

۲- قرآنِ حکیم سے وہی لوگ فائدہ اٹھاسکتے ہیں جو نصیحت پر عمل کرنے اور اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔(سورۃ یٰسٓ، آیت:۱۱)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام کا ساتھ دینے والوں اور حق کی خاطر تکالیف اٹھانے والوں کو اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی بخش دیتا ہے اور انہیں معززین و مکرمین میں شامل فرمادیتا ہے۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۲۶،۲۷)

۴- اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی نشانیوں میں سے سورج کا مقرر راستے پر چلنا اور چاند کا منزلیں طے کرنا بھی شامل ہے۔انہی کے ذریعے ہم ماہ و سال کا اندازہ بھی لگاتے ہیں۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۳۸،۳۹)

۵- قیامت کے دن سب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے حضور پیش ہوں گے۔ہمیں آخرت میں کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیے۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۵۲،۵۳)

۶- آخرت میں کامیاب ہونے والے جنت کی گھنی چھاؤں میں تختوں پر آرام کریں گے اور انہیں اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۵۵-۵۸)

۷- قیامت کے دن مجرموں کو نیک لوگوں سے الگ کرکے ان کے کفر کے بدلے انہیں جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔
(سورۃ یٰسٓ، آیت:۶۴)

۸- قرآن شاعری نہیں ہے بلکہ ایک واضح نصیحت ہے تاکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعہ لوگوں کو ڈرائیں۔
(سورۃ یٰسٓ، آیات:۶۹،۷۰)

۹- چوپائے اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کی ایک بڑی نعمت ہیں جن پر ہم سواری کرتے ہیں، ان کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں نیز ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔(سورۃ یٰسٓ، آیات:۷۲،۷۳)

۱۰- اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی کے لئے کوئی کام دشوار نہیں ہے اللّٰہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی جیسے ہی کسی کام کا حکم فرماتا ہے وہ کام فوراً ہو جاتا ہے(سورۃ یٰسٓ، آیت:۸۲)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ یٰسٓ کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ نبی کریم ﷺ کی نصیحت سے کیسے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں؟

(الف) عقلمند اور اللہ ﷻ کی کائنات پر غور کرنے والے　(ب) نصیحت پر عمل کرنے والے اور اللہ ﷻ سے ڈرنے والے

(ج) دولت مند اور اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے والے

(۲) سورۂ یٰسٓ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو نافرمان قوم نے کیا دھمکی دی؟

(الف) قتل کرنے کی　(ب) قید کر دینے کی　(ج) رَجم کرنے کی

(۳) سورۂ یٰسٓ کے دوسرے رکوع میں انبیاء کرام علیہم السلام کی مدد کے لئے دوڑ کر آنے والے شخص کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

(الف) لوگوں نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا　(ب) اللہ ﷻ نے اسے جنت میں داخل فرمادیا　(ج) لوگوں نے اس کی بات مان لی

(۴) سورۂ یٰسٓ کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قیامت کے دن جب اللہ ﷻ مجرموں کے منہ بند کر دے گا تو وہ اللہ ﷻ سے کیسے بات کریں گے؟

(الف) اشاروں سے بات کریں گے　(ب) لکھ کر بات کریں گے　(ج) ان کے ہاتھ پاؤں بات کریں گے

(۵) سورۂ یٰسٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ اللہ ﷻ نے درخت سے حاصل ہونے والی کس نعمت کا ذکر فرمایا ہے؟

(الف) آگ　(ب) پھل　(ج) لکڑی

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ یٰسٓ کے پہلے رکوع میں نبی کریم ﷺ کے ڈرانے سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کی کون سی چار کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

____

____

____

۲- سورۂ یٰسٓ کے دوسرے رکوع میں پیغمبروں کی مدد کے لئے دوڑ کر آنے والے شخص نے اپنی قوم کو جو نصیحتیں کیں ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

____

____

____

____

۳- سورۂ یٰس کے تیسرے رکوع میں جب کفار سے کہا گیا کہ اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو تو انہوں نے اس کا کیا جواب دیا؟

۴- سورۂ یٰس کے چوتھے رکوع میں قیامت کے دن صور پھونکنے کا کیا نتیجہ بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورۂ یٰس کے آخری رکوع کی روشنی میں شرک کی حقیقت پر تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

- چوپائے اللہ ﷻ کی ایک بڑی نعمت ہیں۔ کسی اہل علم سے قرآن و سنت میں ذکر کیئے گئے چوپائیوں کے فوائد معلوم کر کے ان میں سے چند تحریر کیجئے اور دوستوں سے بھی مذاکرہ کیجئے۔
- آخرت کی تیاری کے حوالے سے دس کام تحریر کیجئے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۲۱

سُوْرَۃُ صٓ

(سورت نمبر:۳۸، کل رکوع:۵، کل آیات:۸۸)

تعارف: سورۂ صٓ مکی سورت ہے۔ سورت کے شروع میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانے والی قوموں کے عبرت ناک انجام کا تذکرہ کرکے نبی کریم ﷺ کے جھٹلانے والوں کو بھی تکذیب و توہین رسول کے جرم کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اس کے بعد سورت کے اختتام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و شرف کا بیان ہے، بالخصوص حضرت داوٗد علیہ السلام کے لئے پہاڑ اور پرندے مسخر کیئے جانے، حضرت سلیمان علیہ السلام کو بے مثال حکومت عطا کیئے جانے اور ہوا و جنات کو آپ علیہ السلام کے فرمان کے تابع بنانے اور حضرت ایوب علیہ السلام کے پاؤں مارنے سے چشمہ شفا جاری کرنے جیسے عظیم معجزات کا ذکر فرما کر ایمانیات ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کی حقانیت کے دلائل دیئے گئے ہیں اور سورت کے آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے تخلیق فرما کر اپنی طرف سے ان میں روح پھونکنے، آپ علیہ السلام کے مسجودِ ملائکہ ہونے کی عظمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ علیہ السلام کی بے ادبی کرنے کی وجہ سے شیطان کے ابدی لعنتی اور انسان کے ازلی دشمن ہونے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منتخب بندوں کے سامنے شیطان کی بے بسی کے اعتراف کا ذکر کیا گیا ہے۔

شانِ نزول:

سورت کی ابتدائی آیات کا پس منظر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چچا جناب ابو طالب جب ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ مشورہ یہ ہوا کہ جناب ابو طالب بیمار ہیں، اگر وہ اس دنیا سے گزر گئے اور اس کے بعد ہم نے محمد (ﷺ) کو ان کے نئے دین سے باز رکھنے کے لئے کوئی سخت اقدام کیا تو عرب کے لوگ ہمیں یہ طعنہ دیں گے کہ جب تک جناب ابو طالب زندہ تھے، اس وقت تک تو یہ لوگ محمد (ﷺ) کا کچھ نہ بگاڑ سکے، اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کو ہدف بنا لیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم جناب ابو طالب کی زندگی ہی میں ان سے محمد (ﷺ) کے معاملہ کا تصفیہ کر لیں تاکہ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ یہ لوگ جناب ابو طالب کے پاس پہنچے، اور جا کر ان سے کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو بُرا کہتا ہے آپ انصاف سے کام لے کر اس سے کہیئے کہ وہ جس خدا کی چاہے عبادت کرے، لیکن ہمارے معبودوں کو کچھ نہ کہے۔ جناب ابو طالب نے آپ ﷺ کو مجلس میں بلوایا، اور آپ ﷺ سے کہا کہ بھتیجے! یہ لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کی مذمت کرتے ہو۔ تم انہیں ان کے مذہب پر چھوڑ دو۔ بالآخر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "چچا جان! کیا میں انہیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" جناب ابو طالب نے کہا: "وہ کیا چیز ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلوانا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سارا عرب ان کے آگے سرنگوں ہو جائے اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں" اس پر ابو جہل نے کہا: "بتاؤ وہ کلمہ کیا ہے؟ تمہارے والد کی قسم! ہم ایسا ایک کلمہ نہیں دس کلمے پڑھنے کو تیار ہیں" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "بس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دو" یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک کو اختیار کر لیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔" اس موقع پر سورۂ صٓ کی یہ آیات نازل ہوئیں۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

صٓ اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

تو وہ پکارنے لگے مگر وہ وقت رہائی کا نہ تھا۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے ڈرانے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥

یہ تو ایک بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس (نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا بے شک یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ

اور ان کے سردار (رسول اللہ کے پاس سے) اُٹھ کر چل پڑے (باقی لوگوں سے یہ کہتے ہوئے) کہ تم بھی چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧

یقیناً اس بات میں (اس شخص کی) کوئی (ذاتی) غرض ہے۔ یہ بات تو ہم نے پچھلے دین میں نہیں سنی بے شک یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ

کیا ہم سب میں سے اِنہی پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا ہے؟ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ میرے ذکر کے بارے میں (ہی) شک میں پڑے ہیں

بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩

بلکہ انہوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ جو بہت غالب ہے بہت عطا فرمانے والا ہے۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠

یا ان کے پاس بادشاہت ہے آسمانوں اور زمینوں کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (اگر ایسا ہے) تو ان کو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢

ایک (چھوٹا سا) لشکر ہے لشکروں میں سے جو اس جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ان سے پہلے بھی جھٹلایا تھا قوم نوح (علیہ السلام) نے اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۭ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اور (قومِ) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ والوں (شعیب علیہ السلام کی قوم) نے (بھی جھٹلایا) یہی وہ لشکر ہیں۔ ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا

ع ۱ ۱۴ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥

پس میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا۔ اور یہ لوگ صرف ایک سخت چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی وقفہ نہ ہو گا۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصّہ حساب کے دن سے پہلے ہی جلدی دے دے۔ آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے بندے داوٗد (علیہ السلام) کو یاد کیجئے جو بڑی قوت والے تھے بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لئے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح و شام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے

كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وہ سب ان (کی تسبیح) کی وجہ سے مشغول ذکر رہتے۔ اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا کی

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾

اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ اور کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ دیوار کُود کر (داوٗد علیہ السلام کی) عبادت گاہ میں داخل ہو گئے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ

جب وہ داوٗد (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ (داوٗد علیہ السلام) ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا گھبرایئے نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریق ہیں

بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجیے اور ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیجئے۔

اِنَّ هٰذَاۤ اَخِيْ ۗ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۗ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک (ہی) دُنبی ہے تو یہ کہتا ہے یہ (بھی) میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ

اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یقیناً اُس نے تم پر ظلم کیا تمہاری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اور بے شک اکثر شریک

لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ

یقیناً ایک دوسرے پر زیادتی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

اور داوٗد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ (اس مقدمہ سے) ہم نے ان کی آزمائش کی ہے تو انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی

وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ السجدۃ

اور عاجزی کرتے ہوئے جھک گئے اور انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ تو ہم نے ان (کی اس بات) کو معاف فرما دیا

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ

اور یقیناً ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قُرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (ہم نے) فرمایا اے داوٗد!

اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى

بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے اور خواہش کی پیروی نہ کیجیے

اہم نکات



فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ

تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی بے شک جو اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے

ع ٢ ١٢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۟﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔ اور ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے بے کار پیدا نہیں کیا یہ تو صرف کافروں کا خیال ہے

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو کافروں کے لئے (جہنم کی) آگ سے تباہی ہے۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیئے

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو بُرے لوگوں جیسا کر دیں گے؟ (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) عطا فرمائے

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ﴿٣١﴾

وہ کتنے اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب شام کے وقت ان کے سامنے پیش کئے گئے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ وقفة

تو (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں پسند کرتا ہوں مال (گھوڑوں) کی محبت کو اپنے رب کی یاد کے لئے یہاں تک کہ (گھوڑے) پردے میں چھپ گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا ۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾

(پھر فرمایا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ تو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (ہاتھ) پھیرنا شروع کر دیا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ

اور یقیناً ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش فرمائی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ انہوں نے عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۙ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ

تو ہم نے ہوا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ ان کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جہاں (بھی) وہ پہنچنا چاہتے۔ اور شیاطین (جنّات) کو (بھی قابو میں کر دیا)

كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۙ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا

وہ سب عمارتیں بنانے والے اور (قیمتی پتھروں کے لئے) غوطہ لگانے والے تھے۔ اور دوسرے (بھی) جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری عطا ہے

ع ٣ ١٤ فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ ع

پس آپ (چاہیں) کسی پر احسان کریں یا اپنے پاس رکھیں کوئی حساب نہیں۔ اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۝٤١

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کیجیے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً شیطان نے مجھے بڑی اذیت اور تکلیف پہنچائی ہے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۝٤٢ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ

(ہم نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریئے یہ نہانے اور پینے کے لئے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے عطا فرمائے

وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝٤٣

اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیہ السلام کو عطا فرما دیئے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لئے نصیحت کے طور پر۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ

اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجئے اور اس سے ماریئے اور قسم نہ توڑیئے بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا وہ کتنے اچھے بندے تھے

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝٤٤ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ۝٤٥

بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ اور ہمارے بندوں کو یاد کیجیے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کو جو بڑی قوت والے اور بصیرت رکھنے والے تھے۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝٤٦ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

بے شک ہم نے انہیں چن لیا تھا (ان کی) ایک امتیازی صفت کے ساتھ جو (آخرت کے) گھر کی یاد ہے۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝٤٧ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝٤٨

چنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ اور یاد کیجیے اسماعیل (علیہ السلام) کو اور الیسع (علیہ السلام) کو اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝٤٩ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝٥٠

یہ نصیحت ہے اور یقیناً پرہیزگاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے۔

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝٥١ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝٥٢

وہ ان میں تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے وہ ان میں بہت سے پھل اور مشروب طلب کریں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝٥٣ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝٥٤ هٰذَا ۭ

یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن کے لئے۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ یہ (پرہیزگاروں کا انجام تھا)

وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝٥٥ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝٥٦

اور سرکشوں کے لئے بہت ہی برا ٹھکانا ہوگا۔ جہنم جس میں وہ جھلسیں گے تو وہ بہت بری جگہ ہے۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝٥٧ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝٥٨

یہ ہے کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ تو (اب) وہ اس کے مزے چکھیں۔ اور اسی شکل کے اور بھی طرح طرح کے (عذاب) ہوں گے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝٥٩

یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے ان کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی بے شک یہ آگ میں جھلسنے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝٦٠

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو کہ تمہارے لئے کوئی خوشی نہیں تم ہی تو یہ (انجام) ہمارے سامنے لائے ہو تو وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝٦١ وَقَالُوْا

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جو اس (عذاب) کو ہمارے سامنے لایا تو اسے آگ میں دُگنا عذاب دیجئے۔ اور وہ کہیں گے

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ؕ ۝٦٢ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا

ہمیں کیا ہوا ہے؟ ہم (اُن) لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے یونہی ان کا مذاق بنائے رکھا

اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝٦٣ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝٦٤ ع قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ ع

یا ہماری آنکھیں اُن سے پھر گئیں؟ بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں جھگڑنا یقیناً حق ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے میں تو صرف ڈرانے والا ہوں

وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ ۝٦٥ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝٦٦

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے سب پر غالب ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۙ ۝٦٧ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝٦٨ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٦٩

آپ فرما دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ تم اس سے منہ موڑتے ہو۔ (ان سے فرما دیجئے) مجھے تو عالم بالا (کے فرشتوں) کے متعلق کچھ علم نہ تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧٠ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔ (یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝٧١ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

کہ بے شک میں بنانے والا ہوں مٹی سے ایک بشر۔ پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝٧٢ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۙ ۝٧٣ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٤

تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پھر سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ

(اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو (آدم کو) سجدہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تُو نے تکبر کیا؟

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝٧٥ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝٧٦

یا تُو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۖ ۝٧٧ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٧٨ قَالَ رَبِّ

(اللہ نے) فرمایا پس تُو یہاں سے نکل جا بے شک تُو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی بدلے کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا اے میرے رب!

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝٧٩ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۙ ۝٨٠

پھر تُو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لئے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا تو بے شک تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

اہم نکات

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔ (ابلیس نے) کہا تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ

سوائے ان کے جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ تو میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے

وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾ ع ۵ ۲۴

یہ قرآن تو تمام جہان (والوں) کے لئے نصیحت ہے۔ اور کچھ مدت بعد تمہیں اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم سراسر نصیحت ہے جبکہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (سورۃ صٓ، آیات: ۱،۲)

۲- اللہ ﷻ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ (سورۃ صٓ، آیت: ۴)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی مقدس تعلیمات کو جھٹلانے والوں کا دنیا و آخرت میں عبرتناک انجام ہوتا ہے۔ (سورۃ صٓ، آیات: ۱۲-۱۴)

۴- اس کائنات میں اللہ ﷻ نے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنا مقصدِ زندگی یعنی اللہ ﷻ کی عبادت کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ (سورۃ صٓ، آیت: ۲۷)

۵- اللہ ﷻ کے نزدیک پرہیز گار اور گناہ گار برابر نہیں لہٰذا وہ پرہیز گاروں کو انعام عطا فرمائے گا اور گناہ گاروں کو سزا دے گا۔ (سورۃ صٓ، آیت: ۲۸)

۶- قرآنِ حکیم کو سمجھنے کے دو درجے ہیں۔ ایک تدبُّر یعنی قرآنِ حکیم کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکُّر یعنی قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنا۔ (سورۃ صٓ، آیت: ۲۹)

۷- ہمیں مشکلات میں اللہ ﷻ کو پکارنا چاہیے اور اس سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔ (سورۃ صٓ، آیات: ۴۱-۴۴)

۸- اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔ ہمیں دنیا کی عارضی نعمتوں کے بجائے جنت کی دائمی نعمتوں کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے۔ (سورۃ صٓ، آیت: ۵۲)

۹- قیامت کے دن دین سے غافل لیڈر اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لئے زیادہ عذاب کی بددعائیں کریں گے۔ (سورۃ صٓ، آیات: ۵۹-۶۳)

۱۰- اللہ ﷻ کے مقدس اور برگزیدہ بندوں پر شیطان کا کوئی بس نہیں چلتا۔ (سورۃ صٓ، آیت ۸۳)

۱۱- شیطان ہمارا دشمن ہے جو ہمیں گمراہ کرنا چاہتا ہے ہمیں بھی اسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیے۔ (سورۃ صٓ، آیات: ۷۵-۸۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ صٓ کے پہلے رکوع میں قریش کی طرف سے آپ ﷺ پر (معاذ اللہ) کیا تہمت لگائی گئی؟

(الف) آپ ﷺ شاعر ہیں (ب) آپ ﷺ کاہن ہیں (ج) آپ ﷺ جھوٹے جادوگر ہیں

(۲) سورۂ صٓ میں اللہ ﷻ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی کس نعمت سے محبت کا ذکر فرمایا ہے؟

(الف) بھیڑوں (ب) گھوڑوں (ج) اونٹوں

(۳) کس نبی علیہ السلام نے بیماری میں اللہ ﷻ کو پکارا تو اللہ ﷻ نے ان کے پاؤں مارنے سے ایک ٹھنڈے میٹھے پانی کا چشمۂ شفا جاری فرمایا جس کے ذریعے انہیں صحت عطا فرمائی؟

(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت ایوب علیہ السلام (ج) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

(۴) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ شیطان نے انسانوں سے متعلق اپنے کس عزم کا اظہار کیا؟

(الف) میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا (ب) میں ان سے جھوٹے وعدے کروں گا

(ج) میں ان سے گناہ کراؤں گا

(۵) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ آپ ﷺ کی کیا عظیم شان بیان کی گئی ہے؟

(الف) آپ ﷺ بدلہ لینے والوں میں سے نہیں ہیں (ب) آپ ﷺ غصہ کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

(ج) آپ ﷺ تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ صٓ کے پہلے رکوع کی روشنی میں رسولوں کا انکار کر کے تباہ و برباد ہونے والی قوموں کی نشاندہی کریں؟

۲- سورۂ صٓ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں ذکر کیجیے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے دو جھگڑنے والے کیا مقدمہ لے کر آئے؟

۳- سورۂ صٓ کے تیسرے اور چوتھے رکوع کی روشنی میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی دعائیں اور ان کے معجزات تحریر کریں؟

۴- سورۂ صٓ کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جنت کی کوئی سی پانچ نعمتوں اور جہنم کے کوئی سے تین عذابوں کا ذکر کیجیے؟

۵- سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کس طرح ہوئی اور شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی کیا وجہ بیان کی؟

گھریلو سرگرمی

❁ قصہ آدم علیہ السلام وابلیس قرآنِ حکیم میں سات بار بیان ہوا ہے ان مقامات کو تلاش کر کے حوالہ مندرجہ ذیل جدول میں لکھیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت آغاز	آیت اختتام
۱	صٓ	۷۱	۸۵

❁ حضرت ایوب علیہ السلام کے قصہ پر غور و فکر کر کے ہر آیت کے حوالہ سے کم از کم تین رہنما اصول تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

سبق:۲۲

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

(سورت نمبر:۴۶، کل رکوع:۴، کل آیات:۳۵)

تعارف: سورۂ احقاف مکی سورت ہے۔ اَحقاف ریت کے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب واقع ہے۔ احقاف قومِ عاد کا مسکن رہا ہے۔ سورت کے آغاز میں شرک کی مذمت کی گئی ہے نیز قرآنِ مجید، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور نیک اولاد کی یہ خوبی بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے اوپر اور اپنے آباء و اجداد پر اللہ ﷻ کی نعمتوں کا شکر بجالانے کی توفیق طلب کرتی ہے اور اپنی اولاد کے نیک صالح ہونے کی دعا کرتی ہے جب کہ نافرمان اولاد کا برا انجام بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تاریخ سے بُرے کردار کی مثال کے طور پر قومِ عاد کا قصہ ذکر کیا گیا ہے۔
سورت کے آخر میں جنّات کا نبی کریم ﷺ سے قرآن سن کر ایمان لانے کے واقعہ اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ۚ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ
حٰمٓ۔ اس کتاب کا اتارنا اللہ کی طرف سے جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ
حق کے ساتھ اور ایک مقرر وقت کے لئے اور کافروں کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اسی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے!

اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ
کیا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم (لاؤ) جو چلا آتا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً
جو اسے جواب نہیں دے سکتے قیامت کے دن تک جب کہ وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ
اور وہ ان کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو کافر حق کے بارے میں کہتے ہیں

لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
جب وہ ان کے پاس آچکا کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو انہوں نے گھڑ لیا ہے؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ
اگر (بالفرض) میں نے اسے گھڑا ہے تو تم مجھے اللہ سے بچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتے وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٨ قُلْ

وہی گواہ کے طور پر میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْؕ

میں کوئی نیا رسول نہیں آیا ہوں اور نہ میں (از خود) یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا (معاملہ) کیا جائے گا؟ اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا ہو گا؟)

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٩ قُلْ

میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا (رسول) ہوں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس جیسی (ایک کتاب) کی گواہی دی

ع ۱ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تو وہ ایمان بھی لے آیا اور تم (پھر بھی) تکبر کرتے رہے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں عطا فرماتا۔ اور کافر کہتے ہیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِؕ

ایمان والوں کے متعلق کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ آگے بڑھتے

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١

اور جب انہوں (کافروں) نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو اب یہ کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةًؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (تورات) رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) عربی زبان میں ہے تصدیق کرنے والی (تورات کی)

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْاۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

تاکہ انہیں ڈرائے جنہوں نے ظلم کیا اور نیک لوگوں کو خوشخبری دے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۚ

پھر وہ (اس پر) قائم رہے تو ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًاؕ

یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًاؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًاؕ

اس کی ماں نے اسے تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت تیس مہینے ہے

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةًۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ

یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دے

اہم نکات



اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جس سے تو نے مجھے اور میرے والدین کو نوازا اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾

اور میری خاطر میری اولاد کو نیک بنا دے بے شک میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول فرماتے ہیں اور ان کی بُرائیوں سے درگزر فرماتے ہیں (یہی) جنت والے ہیں

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ

(یہ اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اُف (بیزار ہوں) تم دونوں سے کیا تم مجھے (اس بات) کا یقین دلاتے ہو؟

اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ

کہ میں (قبر سے زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ (اے لڑکے!) تیری خرابی ہو

اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ښ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

مان لے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی

فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ

(یہ شامل ہو گئے اُن) امتوں میں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جنّات اور انسانوں میں سے بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔ اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں

مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان کے اعمال کی وجہ سے تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جس دن کافر پیش کئے جائیں گے

عَلَي النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

آگ پر (کہا جائے گا) تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں حاصل کر چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج تمہیں سزا دی جائے گی ذلت کے عذاب کی

بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع ٢/١ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ

اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔ اور (قومِ) عاد کی برادری کے فرد (ہود علیہ السلام) کو یاد کیجیے

اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں (بُرے انجام سے) ڈرایا اور (ایسے ہی) ڈرانے والے ان سے پہلے بھی گزر چکے تھے

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾

اور ان کے بعد (بھی آتے رہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے پاس (اس لئے) آئے ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں تو لے آئیں ہم پر (وہ عذاب)

اہم نکات



بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ

جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچوں میں سے ہیں؟ (ہود علیہ السلام) نے فرمایا کہ (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور میں تو تمہیں صرف وہ (پیغام) پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ

پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح دیکھا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا

(نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم جلدی مانگتے تھے (یہ) ایسی آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ پھینکے گی

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

تو وہ اس طرح ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نہ دکھائی دیتا تھا اس طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۡ

اور یقیناً ہم نے انہیں ان (چیزوں) میں قدرت دی تھی جن میں ہم نے تمہیں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی عطا کئے تھے

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تو نہ تو ان کے کان ان کے کسی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ہی ان کے دل کچھ بھی (کام آئے) کیونکہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے

ع ٣ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى

اور انہیں (اس چیز نے) گھیر لیا جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ہلاک کر دیا تمہارے آس پاس جو بستیاں ہیں

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ

اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں ظاہر کیں شاید وہ واپس آئیں۔ پھر (ان معبودوں نے) ان کی مدد کیوں نہ کی

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنایا تھا قرب حاصل کرنے کے لئے؟ بلکہ وہ تو ان سے گم ہوگئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو وہ بہتان باندھتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

اور یاد کیجئے جب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف متوجہ فرمایا جنّات کی ایک جماعت کو کہ وہ غور سے قرآن سُنیں تو جب وہ اُن کے پاس حاضر ہوئے

قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ

(تو) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب (قرآن) پڑھا جا چکا تو وہ واپس آئے اپنی قوم کی طرف (بُرے انجام سے) ڈرانے والے بن کر۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم!

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے (یہ) تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی) جو اس سے پہلے ہیں

يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ

ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف۔ اے ہماری قوم! تم اللہ کی طرف بلانے والے (رسول ﷺ) کی بات قبول کر لو

وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾

اور ان پر ایمان لے آو وہ (اللہ) تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور دردناک عذاب سے تمہیں پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ

اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اُس (اللہ) کو نہ بے بس کر سکے گا اور نہ اُس کے سوا اس کے اور مددگار ہوں گے

اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

یہی لوگ واضح گمراہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾

اور وہ ان کے پیدا فرمانے سے نہیں تھکا (وہ) اس بات پر (بھی) قادر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ فرمادے کیوں نہیں! بے شک وہ تو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ

اور جس دن کافر پیش کئے جائیں گے آگ پر (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

(اللہ) فرمائے گا تو چکھو عذاب کا مزہ اس کے بدلہ جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ تو (اے رسول ﷺ!) آپ صبر کیجیے جیسے عزم (وہمت) والے رسولوں نے صبر کیا

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ

اور ان کے بارے میں جلدی نہ کیجیے گویا جس دن وہ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ٩

تو (سمجھیں گے) جیسے (دنیا میں) دن کی ایک ہی گھڑی رہے (یہ قرآن) ایک (عظیم) پیغام ہے تو (اب) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان لوگ ہیں۔

علم و عمل کی باتیں

۱- لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا جن جھوٹے معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جوب دے سکتے ہیں۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۵)
۲- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود اُن کے دشمن ہوں گے۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۶)
۳- قرآن حکیم ظالموں کو اللہ تعالیٰ کے دائمی عذاب سے ڈراتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی ابدی نعمتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ (سورۃ الاحقاف، آیات:۱۲-۱۴)
۴- اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۱۵)
۵- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحبِ ایمان اور نیک اولاد کو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ (سورۃ الاحقاف، آیت:۱۶)
۶- آخرت میں اللہ تعالیٰ کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۲۰)
۷- قرآن حکیم حق اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۳۰)
۸- جب جنّات نے نبی کریم ﷺ سے قرآن مجید سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انھوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔(سورۃ الاحقاف، آیت:۳۱)
۹- ہمیں بھی عالی و بلند ہمت انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے راہِ حق میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الاحقاف، آیت:۳۵)
۱۰- آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ (سورۃ الاحقاف، آیت:۳۵)

سمجھیں اور حل کریں

سوال ۱ صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قیامت کے دن کون لوگ مشرکین کے دشمن ہوں گے؟
(الف) جنّات　(ب) اہلِ ایمان　(ج) ان کے جھوٹے معبود

(۲) سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ کافروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ کہاں ملے گا؟
(الف) صرف دنیا میں　(ب) صرف آخرت میں　(ج) دنیا و آخرت میں

(۳) سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ قوم عاد نے عذاب کے بادل کو آتے دیکھ کر کیا کہا؟
(الف) اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمادے　(ب) بھاگو عذاب آرہا ہے　(ج) یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا

(۴) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کس بات کی تلقین فرمائی؟

(الف) اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کیجیے (ب) اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کیجیے (ج) اللہ ﷻ کی راہ میں صبر کیجیے

(۵) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں کس کے ایمان لانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے؟

(الف) جنّات (ب) فرشتے (ج) قوم عاد

سوال ۲ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱۔ سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع میں شرک کی مذمت میں بیان کئے گئے کوئی پانچ دلائل تحریر کریں؟

۲۔ سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں منکرین قرآن کے دو اعتراضات اور ان کے جوابات تحریر کریں؟

۳۔ سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع میں نیک اولاد کی کیا دعا بیان کی گئی ہے اور ان کا کیا انجام ذکر فرمایا گیا ہے؟

۴۔ سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا ان کی قوم نے کیا جواب دیا؟

۵- سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں جنّات نے اپنی قوم سے قرآنِ حکیم کا جو تعارف کرایا اس سے متعلق تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

- جنّات کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دو اور سورتوں سے کم از کم دس باتیں تلاش کر کے تحریر کریں۔
- قرآنِ حکیم کی پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن میں قومِ عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

دستخط استاد مع تاریخ: ____________ دستخط والدین مع تاریخ: ____________

مشکل الفاظ کے معنی

قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آل	اولاد، بیٹا بیٹی، بچے، خاندان، کنبہ	صفحہ:۱۲، پیراگراف: ۳، آخری سطر
.2	ائمہ	امام کی جمع (امام: پیشوا، آگے چلنے والا، ہادی، رہبر، رہنما)	صفحہ:۱۵، پیراگراف: ۲، سطر: ۲
.3	بانجھ	وہ عورت جس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو	صفحہ:۱۳، پیراگراف: ۵، سطر: ۱
.4	حَمل	بچہ جو عورت کے پیٹ میں ہو، بوجھ، وزن	صفحہ:۱۳، پیراگراف:۶، سطر:۱
.5	کامل	پورا، تمام، سب، سارا، ماہر، پُرہنر، پُہنچا ہوا	صفحہ:۱۳، پیراگراف:۴، سطر:۳
.6	وارث	میراث لینے والا، حقدار، مردے کے مال میں حصے لینے والا	صفحہ:۱۲، پیراگراف: ۳، آخری سطر

قصّہ حضرت مریم علیہا السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اجنبی	جس سے جان پہچان نہ ہو، ناواقف، انجان	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۷، سطر:۳
.2	اندیشہ	فکر، خیال، ڈر، کھٹکا، خوف، خطرہ	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۹، سطر:۲
.3	برس پڑنا	ڈانٹنا، پھٹکارنا، غصہ کرنا، جھڑکنا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱۲، سطر:۱
.4	پاک دامنی	پارسائی، بُرائیوں سے بچنا، عزت وعصمت کی حفاظت، گناہ سے مبرا	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۱۰، سطر:۳
.5	تخلیق	پیدائش، پیدا کرنا، وجود میں لانا	صفحہ:۱۶، سطر:۴
.6	حاملہ	وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو	صفحہ:۱۶، سطر:۸
.7	دائی	دایہ یا خادمہ جو پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کی دیکھ بھال کرے	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۱۰، سطر:۴
.8	دنگ رہ جانا	حیران ہو جانا، ششدر رہ جانا، ہکّا بکّا ہونا	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۱، سطر:۱
.9	سرکش	باغی، نافرمان، حکم نہ ماننے والا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱۳، سطر:۳
.10	شیریں	میٹھا، خوشگوار	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۱۰، سطر:۱
.11	عِصمت وعِفت	شرم وحیاء، عزت، پاک دامنی	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۹، سطر:۱

.12	غیر عادی امور	کسی کام کا معمول سے ہٹ کر ہونا، وہ کام جو عادۃً اسباب کے تحت انجام نہ دیئے جاتے ہوں۔	صفحہ:۱۲، پیراگراف:۲، سطر:۵
.13	کفالت	ذمہ داری، ضمانت، نان نفقہ اور خرچ وغیرہ کی ذمہ داری	صفحہ:۱۶، ہیڈنگ:۱
.14	کنارہ کش	جُدا، علیحدہ، الگ تھلگ، بے تعلق	صفحہ:۱۷، پیراگراف:۹، سطر:۳
.15	گہوارا	بچوں کے سُلانے کا جھولا، پالنا، پنگھوڑا	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱۲، سطر:۵
.16	مصائب	مصیبت کی جمع، دکھ، پریشانیاں، تکالیف، مصیبتیں، آفتیں، بلائیں	صفحہ:۱۸، پیراگراف:۱۴، سطر:۵
.17	مَنَّت	نیت، نذر، عہد، نیاز	صفحہ:۱۲، پیراگراف:۱، سطر:۱
.18	نذر	کسی بات یا عہد کو اپنے اوپر لازم کر لینا، منّت ماننا، نیت کرنا	صفحہ:۱۵، پیراگراف:۳، پہلی سطر
.19	وقف	وہ چیز جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور اللہ ﷻ کی راہ میں دے دی جائے۔ قانونی عمل جس کے ذریعے ایک شخص کسی چیز کو ہمیشہ کے لیے صدقہ کر دیتا ہے۔	صفحہ:۱۵، پیراگراف:۳، سطر:۲

قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اصلاح	درستی، خامیاں یا برائیاں دور کرنا، صحیح راستے پر ڈالنا	صفحہ:۲۱، ہیڈنگ:۷
.2	آمد	آنا، پہنچنا	صفحہ:۲۲، پیراگراف:۱۱، سطر:۲
.3	تقاضا کرنا	مطالبہ کرنا، خواہش کرنا، مانگنا، طلب کرنا، درخواست کرنا	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۵، سطر:۱
.4	خوان	کھانا وغیرہ لانے لے جانے کا تھال، کھانا جو خوان پر چُنا ہوا ہو	صفحہ:۲۰، پیراگراف:۵، سطر:۱
.5	سُولی	پھانسی دینا، جان سے مار دینا	صفحہ:۲۱، پیراگراف:۹، سطر:۳
.6	عِلمِ طب	علاج معالجے کا علم، علم ادویات، Medical Sciences	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۱، سطر:۱۱
.7	کوڑھ	بَرَص، ایک سخت مرض کا نام ہے جس میں یا تو بدن پر سفید دھبّے پڑ جاتے ہیں یا اعضاء پر ورم ہو کر انگلیاں وغیرہ گرنے لگتی ہیں جسے "Leprosy" جُذام بھی کہتے ہیں	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۱، سطر:۱۱
.8	مُرتَد	اسلام سے پھرا ہوا، دین سے منحرف، اسلام لانے کے بعد کافر ہو جانا	صفحہ:۲۱، پیراگراف:۹، سطر:۲
.9	معاذاللہ	اللہ کی پناہ، کلمۂ استغفار، اللہ ﷻ محفوظ رکھے، کسی غلطی یا گستاخی کی	صفحہ:۲۱، پیراگراف:۹، سطر:۳

		بات پر بولتے ہیں یعنی اللہ ﷻ اس غلطی یا گستاخی کو معاف فرمائے	
10.	ملامت کرنا	لعن طعن کرنا، بُرا بھلا کہنا، ڈانٹنا	صفحہ:۲۱، پیراگراف:۸، سطر:۲
11.	واضح	روشن، اجاگر، کھلا ہوا، صاف، ظاہر	صفحہ:۱۹، پیراگراف:۱، سطر:۱

سُوْرَۃُ مَرْیَم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	احاطہ کرنا	چاروں طرف سے گھیرنا، محصور کرنا، حد باندھنا، ہر طرف سے قابو کرنا	صفحہ:۳۴، آیت: ۹۴
2.	بدکار	بد فعل، فاسق، بُرے کام کرنے والا	صفحہ:۲۶، آیت: ۲۰
3.	بُھولی بِسری	گئی گزری، بھولی ہوئی	صفحہ:۲۸، آیت: ۲۳
4.	پیروی کرنا	تقلید، کسی کے عمل کو نمونہ بنا کر ویسا ہی کام کرنے کا عمل، کسی کی نقل کرنا، اطاعت کرنا، فرمان برداری کرنا، اتباع کرنا، پیچھے چلنا	صفحہ:۳۰، آیت: ۴۳
5.	ثلاثہ	عربی میں تین "۳" کو کہتے ہیں	صفحہ:۲۴، پیراگراف: ۲، سطر: ۱
6.	جانشین	قائم مقام، نائب، وارث	صفحہ:۳۱، آیت: ۵۹
7.	دردِزہ	بچہ پیدا ہونے کا درد	صفحہ:۲۸، آیت:۲۳
8.	رَجم	کسی کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنے کی سزا، سنگسار کرنا	صفحہ:۳۰، آیت:۴۶
9.	شق ہو جانا	پھٹ جانا، شگاف پڑ جانا، دراڑ پڑ جانا	صفحہ:۳۴، آیت:۹۰
10.	عرصہ حیات	زندگی کی مدت، زندگی کا زمانہ، دور، زندگی کا دورانیہ	صفحہ:۲۴، پیراگراف: ۱، سطر: ۲
11.	عنقریب	بہت جلد، نزدیک، قریب	صفحہ:۳۰، آیت:۴۷
12.	ناخلف	وہ بیٹا جو باپ کے اوصاف نہ رکھتا ہو، نالائق لڑکا یا اولاد	صفحہ:۳۰، آیت:۵۹
13.	ہانک	چلّاہٹ، آواز، صدا، پکار، للکار، شور و غل	صفحہ:۳۴، آیت:۸۶

سُوْرَۃُ طٰہٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اعراض کرنا	منہ پھیر لینا، انکار کرنا، کنارہ کشی کرنا، پرہیز کرنا، اجتناب کرنا	صفحہ:۳۸، سطر:۹
2.	برہنہ	عُریاں، ننگا، بغیر لباس کے ہونا	صفحہ:۴۲، آیت: ۱۱۸

.3	پوشیدہ	مخفی، چھپا ہوا، خفیہ، درپردہ، پیٹھ پیچھے، بغیر دیکھے	صفحہ:۳۸، آیت: ۷
.4	تحمل	بُردبار، برداشت، نرم دلی	صفحہ:۳۸، سطر: ۱۱
.5	جلوہ فرما ہونا	ظاہر ہونا، نمودار ہونا، متوجہ ہونا، شان و شوکت ظاہر کرنا، رونق افروز ہونا	صفحہ:۳۸، آیت:۵
.6	خطا	غلطی، قصور، بھول چوک، لغزش	صفحہ:۴۲، آیت:۱۱۵
.7	رُسوا	ذلیل و خوار، بدنام، بے عزت	صفحہ : ۴۴، آیت : ۱۳۴
.8	معاش	روزگار، روزی، رزق، نوکری، کاروبار	صفحہ:۴۲، آیت:۱۲۴

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	احوال	حال کی جمع، حالات، کیفیت، (واقعہ یا ماجرہ وغیرہ کا) بیان، ذکر، خیر خیریت	صفحہ:۴۸، پیراگراف: ۱، سطر: ۷
.2	ایندھن	چولھے وغیرہ میں جلانے کی لکڑی، کوئلہ، جلائے جانے کے قابل کوئی چیز fuel وغیرہ	صفحہ:۶۰، آیت: ۹۸
.3	پیشن گوئی	کسی واقعہ کا قبل از وقوع بیان کرنا، مستقبل میں ہونے والی بات کی پہلے سے خبر دینا	صفحہ:۶۳، سوال: ۲ (۵)
.4	زرہیں	زرہ کی جمع۔ باریک کڑیوں کا چھوٹی آستین کا فولادی لباس جو دورانِ جنگ جسم کی حفاظت کے لئے عام لباس کے اوپر پہنا جاتا ہے	صفحہ:۵۶، آیت:۸۰
.5	غافل	غفلت کرنے والا، بے پروا، بے فکر، غیر متوجہ	صفحہ:۴۸، آیت:۳
.6	منکر	انکار کرنے والا، کافر، بے دین	صفحہ:۵۴، آیت:۳۶
.7	ناقدری	بے وقعتی، ناقدرشناسی، اہمیت نہ دینا	صفحہ:۵۸، آیت:۹۴

سُوْرَۃُ الْحَجِّ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اُچک لینا	یکایک چھین لینا، اڑا لینا، اوپر ہی اوپر لے لینا	صفحہ:۶۹، آیت: ۳۱
.2	بناوٹ	ساخت، وضع قطع، تراش خراش	صفحہ:۶۴، آیت: ۵
.3	ٹیڑھ	کجی، خم، اکڑ، شرارت، سرکشی، مڑا ہوا ہونا	صفحہ:۶۹، آیت: ۲۵

.4	شانہ	کندھا، مونڈھا، ہاتھ کا بالائی حصہ جو سینے کے اوپر گردن سے ملا ہوتا ہے	صفحہ:۶۶، آیت:۹
.5	قناعت	تھوڑی سی چیز پر رضا مند ہو جانا، جو کچھ مل جائے اس پر صبر کر لینا	صفحہ:۶۶، آیت:۳۶
.6	کارساز	کام پورے کرنے، حاجتیں پوری کرنے، کام بنانے کام سنوارنے والا	صفحہ:۷۷، آیت:۷۸
.7	لاچارگی	لاچاری، مجبوری، معذوری، بے بسی	صفحہ:۷۹، سوال:۲ (۴)
.8	مسخر کرنا	کام میں لگانا، تابع کرنا، قابو میں دینا	صفحہ:۷۰، آیت:۳۶
.9	مناسک	منسک کی جمع: عام طور پر یہ لفظ حج کے ارکان کے لئے بولا جاتا ہے، حاجیوں کی عبادات کے مقامات یا طریقے، زہد و عبادت کے طریقہ	صفحہ:۸۰، گھریلو سرگرمی:۱
.10	ناگواری کا اظہار کرنا	ناپسندیدگی کا اظہار کرنا، ناپسند کرنا	صفحہ:۷۶، آیت:۷۲

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اسراف	فضول خرچی، حد سے تجاوز، کسی ضرورت پر ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کا عمل	صفحہ:۹۲، علم و عمل کی باتیں: ۹
.2	اعتدال	میانہ روی، درمیانی راہ، بیچ کا راستہ	صفحہ:۹۰، آیت: ۶۷
.3	انکساری	خاکساری، عاجزی، تکبر کی ضد	صفحہ:۹۲، علم و عمل کی باتیں: ۷
.4	سراب	وہ چمکتی ہوئی ریت جس پر دھوپ میں دور سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے، دھوکہ، فریبِ نظر	صفحہ:۹۲، سوال:۱ (ا)،(ب)
.5	سیراب کرنا	تروتازہ کرنا، شاداب کرنا، سرسبز، زرخیز کرنا، پیاس بجھانا	صفحہ:۸۸، آیت:۴۹
.6	فرقان	حق و باطل میں فرق کرنے والا، وہ چیز جو سچ اور جھوٹ میں تمیز کرے	صفحہ:۸۱، آیت:۱
.7	منفی عادات	بُری صفات، بُری عادات، منفی صفات	صفحہ:۹۴، گھریلو سرگرمی:۲
.8	میانہ روی	اعتدال، توسط، کفایت شعاری، افراط و تفریط سے بچنا، زیادتی اور کمی سے بچنا	صفحہ:۹۲، علم و عمل کی باتیں:۹

قصّہ حضرت لوط علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اُجڑی ہوئی ہونا	تباہ و برباد کی ہوئی، بکھری ہوئی، ویران ہونا	صفحہ:۹۵، پیراگراف:۳، سطر:۷
.2	بحر مردار	دنیا کی سب سے نمکین جھیل جس کے مغرب میں اسرائیل اور مشرق میں	صفحہ: ۹۵، پیراگراف: ۳، سطر: ۷

		اردن واقع ہے اور اس میں نباتات اور حیوانات نہیں پائے جاتے یا زندہ نہیں رہ سکتے۔	
.3	بے حیائی	بے شرمی، شرم وحیا کے خلاف کوئی عمل کرنا	صفحہ: ۹۶، آیت: ۸۰
.4	پٹخنا	اوپر اُٹھا کر نیچے پھینک دینا	صفحہ: ۹۵، پیراگراف: ۳، سطر: ۵
.5	تنگی محسوس کرنا	گھٹن محسوس کرنا	صفحہ: ۹۸، آیت: ۷۷
.6	خدشہ	اندیشہ، فکر، ڈر، خوف خطرہ، شک وشبہ	صفحہ: ۹۵، پیراگراف: ۲، سطر: ۲
.7	کنکریاں	مٹی کے چھوٹے چھوٹے سخت پتھر	صفحہ: ۹۸، آیت: ۸۲
.8	نکاح	شادی، بیاہ، مسنون طریقے سے مرد اور عورت کا شادی کے مقدس رشتہ میں بندھنا۔	صفحہ: ۹۵، پیراگراف: ۱، سطر: ۴

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بیزار	اکتاہٹ، ناراض، ناخوش، لاتعلق	صفحہ: ۱۰۶، آیت: ۲۱۶
.2	تواضع	خاطر مدارت، آؤبھگت، مہمان نوازی، انکساری، عاجزی	صفحہ: ۱۰۸، علم وعمل کی باتیں: ۷
.3	عزیمت	بلند ارادہ، پختہ ارادہ، ثابت قدم، فقہ میں یہ ایسا حکم جس کو سخت سمجھا جائے، سختیوں اور مجبوریوں کے باوجود حکم الٰہی کی پابندی۔ یہ رخصت کی ضد ہے جس میں استثنا یا اجازت کی گنجائش ہوتی ہے۔	صفحہ: ۱۰۴، پیراگراف: ۱، سطر: ۴

قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	پجاری	پوجا کرنے والا، پرستش کرنے والا، مندر وغیرہ کا مجاور	صفحہ: ۱۱۱، ہیڈنگ: ۶
.2	پنڈلیاں	ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے کے اوپر ہوتا ہے	صفحہ: ۱۱۳، پیراگراف: ۱۵، سطر: ۲
.3	تانبا	ایک سرخی مائل دھات جس سے اکثر بجلی کے تار بنائے جاتے ہیں	صفحہ: ۱۱۰، پیراگراف: ۱، سطر: ۳
.4	حوض	تالاب، پانی جمع کرنے کا مکان	صفحہ: ۱۱۰، پیراگراف: ۲، سطر: ۲
.5	سپہ سالار	فوج کا سربراہِ اعلیٰ	صفحہ: ۱۱۱، ہیڈنگ: ۸
.6	قاصد	پیغام لے جانے والا، ایلچی، سفیر	صفحہ: ۱۱۲، پہلی سطر

7.	قائل	تسلیم کرنے والا، مان جانے والا، قبول کرنے والا	صفحہ:۱۱۲، پیراگراف:۱۲، سطر:۳
8.	قوی ہیکل	دیو ہیکل، بڑا، پُر شکوہ، عظیم	صفحہ:۱۱۲، پیراگراف:۱۱، سطر:۲
9.	مقدمہ	جھگڑا، دعویٰ، استغاثہ، معاملہ، مسئلہ	صفحہ:۱۱۲، پیراگراف:۱۴، سطر:۱
10.	ہیکل	عبادت گاہ، شکل و صورت، نقشہ، سراپا	صفحہ:۱۱۷، پیراگراف:۱، سطر:۵
11.	ہیکل سلیمانی	حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی عبادت گاہ	صفحہ:۱۱۷، پیراگراف:۱، سطر:۱

سُوْرَةُ النَّمْل

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اوندھے	اُلٹا، جس کا اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو	صفحہ:۱۲۶، آیت:۹۰
2.	پیٹھ پھیرنے والا	انکار کرنے والا، کسی کام سے منہ موڑنے والا، لاتعلقی کا اظہار کرنا	صفحہ:۱۱۶، آیت:۱۰
3.	توفیق	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بندے کی کسی نیک خواہش کے موافق اسباب بہم پہنچانا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہدایت یا تائید، فراخی، وسعت	صفحہ:۱۱۶، آیت:۱۹
4.	حشمت	شان و شوکت، مرتبہ، رعب و دبدبہ، لوازمات، شان و شوکت، دولت، ساز و سامان، نوکر چاکر، فوج وغیرہ	صفحہ:۱۱۴، پیراگراف:۱، سطر:۳
5.	خوشنما	خوبصورت، حسین، اچھا دکھائی دینے والا، اچھا، دلکش، مبارک، موزوں، مناسب	صفحہ:۱۱۴، آیت:۴
6.	سُلگنا	آگ پکڑنا، آہستہ آہستہ جلنا، دھواں دیتے ہوئے جلنا	صفحہ:۱۱۴، آیت:۷
7.	سینکنا	گرماہٹ، تپش، گرمائی، حرارت حاصل کرنا۔	صفحہ:۱۱۴، آیت:۷
8.	شوکت	قوت، زور، رُعب، دبدبہ	صفحہ:۱۱۴، پیراگراف:۱، سطر:۳
9.	قطعی	یقینی، بلاشبہ، آخری، حتمی، فیصلہ کن	صفحہ:۱۱۸، آیت:۳۲
10.	کاری گری	ہنر مندی، مہارت	صفحہ:۱۲۶، آیت:۸۸

سُوْرَةُ الْقَصَص

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اِترانا	گھمنڈ کرنا، غرور کرنا، شیخی مارنا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا	صفحہ:۱۳۷، علم و عمل کی باتیں:۲

.2	اسباب	سبب کی جمع، باعث، وجہ، لئے، واسطے	صفحہ:۱۳۰، پیراگراف:۱، سطر:۳
.3	تحقیق	چھان بین، دریافت، جستجو، حالات واقعات معلوم کرنا	صفحہ:۱۳۶، آیت: ۷۸
.4	ٹھاٹ باٹ / باٹھ	شان و شوکت، سامان عیش	صفحہ:۱۳۸، سوال: ۱ (۳)
.5	جمعیت	گروہ، سپاہ، فوج، دستہ، جتھا، افرادی قوت	صفحہ:۱۱۳۶، آیت: ۷۸
.6	معیشت	وہ چیزیں جن سے زندگی گزاریں، گزربسر کا ذریعہ، روزگار، روزی، معاش، کاروبار	صفحہ:۱۳۲، آیت:۵۸
.7	مکالمہ	دو یا دو سے زیادہ اشخاص کی گفتگو، دو شخصوں کے مابین بات چیت یا سوال جواب	صفحہ:۱۳۰، پیراگراف:۱، سطر:۲

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	بالاخانہ	اونچے اونچے کئی منزلہ محل	صفحہ:۱۴۸، آیت:۵۸
.2	جھوٹ گھڑنا	جھوٹ بنانا، خلاف حقیقت بات کرنا	صفحہ:۱۴۳، آیت:۱۷
.3	حَرَم	مسجد حرام اور مسجدِ نبوی کے ارد گرد وہ خاص قابل احترام حدود جن کا تعین قرآن و حدیث سے کیا گیا ہے۔ اسے حرم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے ان کی عزّت قائم کی ہے اور ان مقامات پر بعض افعال اور اقدامات ممنوع ہیں مثال کے طور پر یہاں جنگ نہیں ہو سکتی درختوں کو نہیں کاٹا جا سکتا وغیرہ نیز اس میں داخل ہونے والا تکلیف، نقصان وغیرہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جب دونوں حرم مراد ہوں تو انہیں عموماً "حرمین" کہتے ہیں۔ قابل عزت شے، مقدس چیز، احترام کے لائق، مکے مدینے اور ان کے ارد گرد کے چند میل کا علاقہ حرم کہلاتا ہے۔	صفحہ:۱۴۸، آیت:۶۷
.4	حشرات	چھوٹے کیڑے مکوڑے	صفحہ:۱۵۱، گھریلو سرگرمی:۲
.5	رَنج	دکھ، درد، تکلیف، غم	صفحہ:۱۴۰، پیراگراف:۱، سطر:۵
.6	فساد مچانے والا	فتنہ پھیلانے والا، جھگڑا کرنے والا، لڑا دینے والا، شریر	صفحہ:۱۴۴، آیت:۳۰
.7	لعنت	اللہ ﷻ کی رحمت سے محرومی، عذاب، مصیبت، ذلت	صفحہ:۱۴۴، آیت:۲۵

سُوۡرَۃُ الرُّوۡم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اموال	مال کی جمع، دولت، زر، خزانہ، ساز و سامان، اثاثے	صفحہ:۱۵۸، آیت: ۳۹
.2	تری	خشکی کی ضد، نمی، رطوبت، گیلا پن	صفحہ:۱۵۸، آیت: ۴۱
.3	ٹلنا	جگہ سے ہٹنا، سرک جانا، کھسکنا، ملتوی ہو جانا	صفحہ:۱۶۰، آیت: ۴۳
.4	مذمت	عیب، توہین	صفحہ:۱۶۰، پیراگراف:۱، سطر:۷
.5	مُرجھائی ہوئی	پھول پتوں وغیرہ کا سوکھنا اور خشک ہو جانا، اداس ہونا، افسردہ ہونا، غمگین ہونا، رنگ اُڑ جانا یا پھیکا پڑ جانا،	صفحہ:۱۶۰، آیت:۵۱
.6	مغلوب	جس پر غلبہ پالیا گیا ہو، دبایا ہوا، ہارا ہوا، شکست دیا ہوا	صفحہ:۱۵۲، آیت:۲
.7	وبال	سختی، عذاب، قہرِ الٰہی، گناہوں کی سزا، آفت، مصیبت	صفحہ:۱۶۰، آیت:۴۴
.8	وسط	بیچوں بیچ، عین درمیان، مرکز، بالکل وسط میں	صفحہ:۱۵۲، پیراگراف:۱، سطر:۱
.9	یکسوئی	دل جمعی، اطمینان، فرصت، پوری توجہ کے ساتھ	صفحہ:۱۴۸، آیت:۳۰

سُوۡرَۃُ لُقۡمٰن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	سائبان	سایہ دینے والا، سہارا، امان، پناہ دینے والا	صفحہ:۱۷۲، آیت:۳۲
.2	شیخی بگھارنا	ڈینگ مارنا، بڑائی جتانا	صفحہ:۱۷۳، علم و عمل کی باتیں:۶

سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	منصب	رتبہ، عہدہ، درجہ، مقام، فرض، ذمہ داری	صفحہ:۱۸۲، سوال:۱ (۵)

سُوۡرَۃُ سَبَا

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آب پاشی	چھڑکاؤ، پودوں کو پانی دینا، کھیتوں کو پانی دینا، سیراب کرنا	صفحہ:۱۸۴، پیراگراف:۱، سطر:۴

.2	باز پرس کرنا	پوچھ گچھ کرنا، محاسبہ کرنا، سوالات کرنا	صفحہ:۱۹۵، علم و عمل کی باتیں: ۵
.3	جنون	دیوانہ پن، پاگل پن، عقل کھو بیٹھنا	صفحہ:۱۸۶، آیت: ۸
.4	جھاؤ کا درخت	ایسا درخت جو دریا کے کنارے ہوتا ہے جس کے پتوں سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں	صفحہ:۱۸۸، آیت:۱۶
.5	زراعت	کاشتکاری، زرعی کام، کھیتی باڑی	صفحہ:۱۹۷، گھریلو سرگرمی:۲
.6	طوق	وہ زنجیریں جو مجرم کے گلے میں پہنائی جاتی ہیں	صفحہ:۱۹۲، آیت:۳۳
.7	لگن	طشت، تسلا، ٹب، ایک بڑا برتن	صفحہ:۱۸۶، آیت:۱۳

سُوْرَۃُ فَاطِر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تقابلی	مقابلہ، موازنہ، باہم جائزہ	صفحہ:۲۰۹ سوال: ۱(۴)
.2	تھامنا	روکنا، باندھنا، ٹھہرانا، جانے نہ دینا، سنبھالنا، قابو میں رکھنا	صفحہ:۲۰۷، علم و عمل کی باتیں: ۹
.3	جننا	بچہ پیدا کرنا	صفحہ:۲۰۰، آیت:۱۱
.4	خسارہ	نقصان، کمی، گھاٹا	صفحہ:۲۰۲، آیت:۲۹
.5	دستور	عادت، معمول، طور طریقہ، قانون، ضابطہ، رسم و رواج، قاعدہ	صفحہ:۲۰۴، آیت:۴۳
.6	گھاٹیاں	دو پہاڑوں کے بیچ کا دشوار گزار راستہ، درہ، وہ میدان یا نشیبی زمین جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو	صفحہ:۲۰۲، آیت:۲۷
.7	من گھڑت	خود سے بنایا ہوا، مصنوعی، فرضی، جعلی	صفحہ:۲۰۸، سوال:۱(۳)
.8	ہلاکت خیزی	تباہی، بربادی	صفحہ:۱۹۸، پیراگراف:۱، سطر:۳

سُوْرَۃُ یٰسٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1			
.2	آنکھیں مٹانا	اندھا کرنا، بے نور کر دینا، بینائی ختم کرنا	صفحہ:۲۱۶، آیت:۶۶
.3	ٹھوڑیاں	ٹھوڑی کی جمع، چہرہ کا نچلا حصہ، Chin	صفحہ: ۲۱۰، آیت: ۸

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
4.	چوپائے	چار پاؤں والا جانور، مویشی، حیوان	صفحہ:٢١٩، علم و عمل کی باتیں:٩
5.	دستِ قدرت	پورا اختیار، مکمل قابو، بھرپور قوت و طاقت، قابلیت	صفحہ:٢١٦، آیت:٧١

سُوْرَةُ صٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اَذیت	جسمانی تکلیف، دکھ، ذہنی کوفت، روحانی صدمہ	صفحہ:٢٢٧، آیت: ٤١
2.	اقدام	پیش قدمی، تدبیر، عمل، کاروائی، آگے بڑھنا	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف: ٢، سطر: ٣
3.	تصفیہ	فیصلہ، صلح، سمجھوتا	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف: ٢، سطر: ٥
4.	تکلف	ایسی بات دِکھانا جو اپنے میں نہ ہو، ظاہر داری، بناوٹ، زحمت اٹھا کر کوئی کام کرنا، اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنا	صفحہ:٢٣٠، آیت: ٨٦
5.	سرنگوں	سر کے بل، شرمندہ، اوندھے منہ	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف:٤، سطر:٢
6.	عالَمِ بالا	اس کائنات سے پرے روحوں اور فرشتوں کا جہاں یا کُرّہ زمین سے اوپر کا حصہ، فضائے آسمانی	صفحہ:٢٢٨، آیت:٦٩
7.	کپڑے جھاڑ کر اُٹھ کھڑے ہونا	اُٹھ کر چلے جانا، ناپسندگی اور ناراضگی کا اظہار کرنا	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف:٤، سطر:٤
8.	مجلسِ مشاورت	وہ کمیٹی یا مجلس جو مختلف امور پر باہم صلاح و مشورہ کرے	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف:٢، سطر:٢
9.	مَشروب	پینے کی چیز	صفحہ:٢٢٧، آیت:٥١
10.	ہدف	نشانہ، مقصد، Target	صفحہ:٢٢٢، پیراگراف:٢، سطر:٤

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
1.	اُف	(محاورہ) افسوس	صفحہ:٢٣٢، آیت:١٧
2.	ٹیلہ	تودہ، پہاڑی، اونچی زمین، مٹی پتھر وغیرہ کا انبار	صفحہ:٢٣٣، پیراگراف: ١، سطر: ١
3.	مسکن	رہنے کی جگہ، ٹھکانا، رہائش، جائے سکونت	صفحہ:٢٣٣، پیراگراف:١، سطر:٢

یادداشت

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے مکمل نصاب کی تفصیل بمع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصّہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الصّٰٓفّٰت) ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَةُ الْفَاتِحَة، سُوْرَةُ الْفِيْل، سُوْرَةُ قُرَيْش، سُوْرَةُ الْمَاعُوْن، سُوْرَةُ الْكَوْثَر، سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْن، سُوْرَةُ النَّصْر، سُوْرَةُ اللَّهَب، سُوْرَةُ الْاِخْلَاص، سُوْرَةُ الْفَلَق، سُوْرَةُ النَّاس، سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

حصّہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم ﷺ کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَةُ الضُّحٰى، سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَةُ التِّيْن، سُوْرَةُ الْعَلَق، سُوْرَةُ الْقَدْر، سُوْرَةُ الْبَيِّنَة، سُوْرَةُ الزِّلْزَال، سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت، سُوْرَةُ الْقَارِعَة، سُوْرَةُ التَّكَاثُر، سُوْرَةُ الْعَصْر، سُوْرَةُ الْهُمَزَة، سُوْرَةُ النَّبَا، سُوْرَةُ النّٰزِعٰت، سُوْرَةُ عَبَس، سُوْرَةُ التَّكْوِيْر، سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار، سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن، سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق، سُوْرَةُ الْبُرُوْج، سُوْرَةُ الطَّارِق، سُوْرَةُ الْاَعْلٰى، سُوْرَةُ الْغَاشِيَة، سُوْرَةُ الْفَجْر، سُوْرَةُ الْبَلَد، سُوْرَةُ الشَّمْس، سُوْرَةُ الَّيْل

حصّہ سوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۲، قصص: ۲ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۲ فیصد

قصص: شمائل النبی ﷺ، قصّہ حضرت یوسف علیہ السلام (سورۃ یوسف)

سورتیں: سُوْرَةُ يُوْسُف، سُوْرَةُ الزُّخْرُف، سُوْرَةُ الدُّخَان، سُوْرَةُ الْجَاثِيَة، سُوْرَةُ قٓ، سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت، سُوْرَةُ الطُّوْر، سُوْرَةُ النَّجْم، سُوْرَةُ الْقَمَر، سُوْرَةُ الرَّحْمٰن، سُوْرَةُ الْوَاقِعَة، سُوْرَةُ الْمُلْك، سُوْرَةُ الْقَلَم، سُوْرَةُ الْحَآقَّة، سُوْرَةُ الْمَعَارِج، سُوْرَةُ نُوْح، سُوْرَةُ الْجِنّ، سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل، سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر، سُوْرَةُ الْقِيَامَة، سُوْرَةُ الدَّهْر، سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات

حصّہ چہارم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام، قصّہ حضرت مریم علیہا السلام، قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (سورۃ مریم)، قصّہ حضرت لوط علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام (سورۃ النمل)

سورتیں: سُوْرَةُ مَرْيَم، سُوْرَةُ طٰهٰ، سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء، سُوْرَةُ الْحَجّ، سُوْرَةُ الْفُرْقَان، سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، سُوْرَةُ النَّمْل، سُوْرَةُ الْقَصَص، سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت، سُوْرَةُ الرُّوْم، سُوْرَةُ لُقْمٰن، سُوْرَةُ السَّجْدَة، سُوْرَةُ سَبَا، سُوْرَةُ فَاطِر، سُوْرَةُ يٰسٓ، سُوْرَةُ صٓ، سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

حصّہ پنجم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۵، قصص: ۷ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۲۵ فیصد

قصص: قصّہ اصحابِ سبت (سورۃ الاعراف)، واقعۂ معراج، تاریخِ بنی اسرائیل (سورۃ بنی اسرائیل)، قصّہ اصحابِ کہف، باغ والے کا قصّہ، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام، قصّہ ذوالقرنین (سورۃ الکہف)

سورتیں: سُوْرَةُ الْاَنْعَام، سُوْرَةُ الْاَعْرَاف، سُوْرَةُ يُوْنُس، سُوْرَةُ هُوْد، سُوْرَةُ الرَّعْد، سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْم، سُوْرَةُ الْحِجْر، سُوْرَةُ النَّحْل، سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل، سُوْرَةُ الْكَهْف، سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن، سُوْرَةُ الزُّمَر، سُوْرَةُ الْمُؤْمِن، سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة، سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

حصّہ ششم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۴، قصص: ۳ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۵ فیصد

قصص: غزوہ احد (سورۃ اٰل عمران)، غزوہ بدر (سورۃ الانفال)، غزوہ تبوک (سورۃ التوبہ)

سورتیں: سُوْرَةُ الْبَقَرَة، سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَان، سُوْرَةُ الْاَنْفَال، سُوْرَةُ التَّوْبَة

حصّہ ہفتم (مدنی سورتیں) — سورتیں: ۱۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۱۷ فیصد

قصص: قصّہ ہابیل و قابیل، (سورۃ المآئدہ)، واقعہ افک (سورۃ النور)، غزوۂ احزاب (سورۃ الاحزاب)، فتح مکہ (سورۃ الفتح)، غزوۂ بنو نضیر (سورۃ الحشر)

سورتیں: سُوْرَةُ النِّسَآء، سُوْرَةُ الْمَآئِدَة، سُوْرَةُ النُّوْر، سُوْرَةُ الْاَحْزَاب، سُوْرَةُ مُحَمَّد، سُوْرَةُ الْفَتْح، سُوْرَةُ الْحُجُرَات، سُوْرَةُ الْحَدِيْد، سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة، سُوْرَةُ الْحَشْر، سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة، سُوْرَةُ الصَّفّ، سُوْرَةُ الْجُمُعَة، سُوْرَةُ الْمُنَافِقُوْن، سُوْرَةُ التَّغَابُن، سُوْرَةُ الطَّلَاق، سُوْرَةُ التَّحْرِيْم